صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 28 مئی 2021ء بمطابق 16 شوال 1442 ہجری صبح گیارہ بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى O الَّذِىْ خَلَقَ فَسَوّٰى O وَالَّذِىْ قَدَّرَ فَهَدٰى O وَالَّذِىْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى O فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى O سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى O اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى O وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى O فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى O سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى O وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى O الَّذِىْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى O ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيمِ۔

(ترجمہ): (اے نبیؐ) اپنے رب برتر کے نام کی تسبیح کرو۔ جس نے پیدا کیا اور تناسب قائم کیا۔ جس نے تقدیر بنائی پھر راہ دکھائی۔ جس نے نباتات اگائیں پھر اُن کو سیاہ کوڑا کرکٹ بنا دیا۔ ہم تمہیں پڑھوا دیں گے، پھر تم نہیں بھولو گے۔ سوائے اُس کے جو اللہ چاہے، وہ ظاہر کو بھی جانتا ہے اور جو کچھ پوشیدہ ہے اُس کو بھی۔ اور ہم تمہیں آسان طریقے کی سہولت دیتے ہیں۔ ہٰذا تم نصیحت کرو اگر نصیحت نافع ہو۔ جو شخص ڈرتا ہے وہ نصیحت قبول کرلے گا۔ اور اس سے گریز کریگا وہ انتہائی بد بخت۔ جو بڑی آگ میں جائے گا۔ پھر نہ اس میں مرے گا نہ جیے گا۔ و آخِرُ الدَعْوَانا أنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ 'کوئسچنز آور'

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: After Questions`hour، جی پہلے فضل الٰہی صاحب، Then کنڈی صاحب۔

جناب فضل الٰہی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میری قوم خلیل مہمند سے تعلق رکھنے والے ایک سماجی کارکن اور ٹاؤن تھری کے سابق نائب ناظم عبدالوہاب خلیل صاحب جو کہ گردوں کے مرض میں مبتلا تھے، وہ گزشتہ دن فوت ہو گے ہیں، اس سے پہلے وہاں پر جب میں ان سے ملا، انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ میرا جو پیغام ہے، یہ آپ سپیکر صاحب کو ضرور دے دیں۔ انہوں نے مجھے یہ کہا کہ یہاں پر جو Dialysis system ہے وہ پشاور میں دو تین جگہوں پر ہونا چاہیئے کیونکہ میں یہاں سے گزرا ہوں، کافی تکلیف ہوتی ہے، بندہ کے ٹی اتیچ جائے تو وہاں پر یہ ایک ہے۔ دوسرا، انہوں نے دعا کے لئے درخواست کی ہے، میری ریکویسٹ ہے کہ ان دونوں باتوں پر غور کیا جائے۔ شکریہ، تھینک یو۔

جناب سپیکر: ہدایت الرحمان صاحب! پہلے دعا کرالیں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر کوئسچنز آور کے بعد لے لیں جی، کنڈی صاحب نے پہلے بتایا تھا۔

نکتہ اعتراض

جناب احمد کنڈی: سر، یہ ایک بڑا Important issue ہے، مجھے یقین ہے، Being the Custodian of the House آپ اس پر رولنگ دینگے کیونکہ اگر آپ رولنگ نہیں دینگے، ہماری جتنی یہ کارروائی ہو رہی ہے، یہ Unconstitutional ہے، وہ اس لئے Unconstitutional ہے کہ جو Recently خیبر پختونخوا کی کابینہ Expand ہوئی، According to the Constitution of Islamic Republic of Pakistan Article-130, sub clause(6) کے نیچے اس کی جو Strength ہے وہ Defined ہے، یا آپ Fifteen members رکھیں گے یا آپ Eleven Percent of the total membership of the Assembly رکھیں گے، Eleven percent of the total Assembly is 15.95 that mean 16، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ کابینہ غیر آئینی ہے، آرٹیکل 5 کیا کہتا ہے؟ آرٹیکل 5 کہتا ہے، Obedience to the Constitution and law is the 1[inviolable] obligation of every citizen مجھے بتائیں کہ دستور

اورآئین کی اطاعت جوہے وہ واجب التعمیل ذمہ داری ہے،اس کے بعد ہم حلف اٹھاتے ہیں،آپ نے دو دفعہ حلف اٹھایا،ایک دفعہ آپ نے ممبر کے طور پر پھر سپیکر کے طور پر،اس میں آپ کہتے ہیں، That I will preserve, protect and defend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan،جناب سپیکر! بہت بڑی ذمہ داری ہے،آپ نے اور ہم نے قسم کھائی ہے، تمام منسٹروں نے کھائی ہے کہ اگر ہم Constitution کی Violation کریں گے، میں Verbally کہتا رہا کہ ان منسٹروں کو میں اس سٹیج پر نہیں آنا چاہتا تھا لیکن بد قسمتی یہ ہے یہ لوگ غیر سنجیدہ ہیں، بات کو وقعت نہیں دیتے، مجھے شرم آتی ہے کیونکہ پورا پاکستان ہم پر ہنس رہا ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ اگر آج آپ رولنگ نہیں دیتے تو کسی اور ایوان سے رولنگ آجائے گی،اس ہاؤس کی بے توقیری ہوگی، یہ میرے پاس One pager ہے،اس One pager کے اندر، یہ میں میڈیا کو بھی دینا چاہتا ہوں، حکومت کو بھی دینا چاہتا ہوں،آپ کو بھی دینا چاہتا ہوں،اس میں کیبنٹ کی Strength ہے،اس میں Constitution کا Reference ہے، Rules of Business بھی میں آپ کو Define کر دیتا ہوں، صرف ایک منٹ کے اندر میں Windup کرتا ہوں، Rule 2 sub clause (d) of the Khyber Pakhtunkhwa, Government Rules of Business, 1985 _ Cabinet means, the cabinet of Ministers, appointed under Article.

جناب سپیکر: Where is the Law Minister, he will respond، لاء منسٹر نہیں ہے، اس کا کام یہاں پر ہے، باہر جانے کا نہیں، وہاں پر اور منسٹر جا سکتے تھے، Law Minister should be here، ہو سکتا ہے، Anything can come in the House but Law and Parliamentary Affairs should be here.

جناب احمد کنڈی: سر! اگر آپ رولنگ نہیں دینگے تو یہ سارا Unconstitutional ہے، Frankly speaking یہ غیر آئینی ہے سارا، اگر ہم آگے بڑھتے ہیں، Cabinet means the cabinet of Ministers, appointed under Article 132 of the Constitution and includes the Chief Minister appointed under Article 130 of the Constitution، جناب سپیکر! اس کے ساتھ آپ آرٹیکل 130 اگر دیکھ لیں، وہ کہتا ہے:

“ [5][**130.**(1) There shall be a Cabinet of Ministers, with the Chief Minister at its head, to aid and advice the Governor in the exercise of his functions.”

مجھے یہ جواب دیں جناب سپیکر! آپ مجھ سے اور ہم سب سے Experienced بندہ ہیں، Being the Custodian of the House، ان سے ہمیں توقع نہیں ہے، Being of the

Custodian of the House, unconstitutional business چل رہا ہے، تمام فیصلے Unconstitutional ہیں، اگر کیبنٹ کا اجلاس ہوا تو وہ Unconstitutional ہوگا، آرٹیکل 5 کے خلاف ہوگا، خدارا اس پر آپ عمل کریں۔

Mr. Speaker: It's totally Constitutional matter and it`s very valid Point of Order and who will respond to this? Ji, Shoukat.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت): جناب سپیکر! چونکہ لاء منسٹر صاحب آ چکے ہیں لیکن شاید انہوں نے بات نہیں سنی ہوگی، اس پر Already ایڈوکیٹ جنرل کے ساتھ مشاورت ہو رہی ہے، Already جو ہمارا لاء ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کو بھی بھیجا گیا ہے، جب سے یہ Point raise ہوا ہے، جیسے ہی وہاں سے جواب آجائے۔۔۔۔

Mr. Speaker: Again please?

وزیر محنت: Already ایڈوکیٹ جنرل سے بھی اس پر مشاورت ہوئی ہے، ہمارے لاء ڈیپارٹمنٹ کو بھی یہ کیس بھیجا گیا ہے، جب سے میڈیا کے اوپر یہ ایشو آیا ہے، ان کی طرف سے ایک دو دن میں جواب آجائے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ According the rules اسی طرح فیصلہ ہوگا، کوئی ایسا نہیں ہے کہ مطلب Above the law کوئی نہیں چل سکتا لیکن یہ ایک ٹیکنیکل پوائنٹ تھا، ٹیکنیکل ایشو ہے، اس کے مطابق لاء ڈیپارٹمنٹ سے مشاورت مانگی گئی ہے، جیسے ہی وہ اپنا فیصلہ دے گا ، ان شاء اللہ اس پر ہم چلیں گے۔ میں مشکور ہوں کہ انہوں نے یہ ایشو اٹھایا ہے لیکن یہ Already media کے اوپر آچکا ہے، اس پر ہماری مشاورت ہو رہی ہے ان شاء اللہ، کیونکہ قانونی نکتہ ہے، قانونی نکتے کی جیسے ہی وہ وضاحت کر دے، جیسے ہی اس کا جواب آجائے، ان شاء اللہ ہم Implement کرینگے۔

جناب سپیکر: جی، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ ہمارے کنڈی صاحب نے بہت اچھا Point raise کیا ہے لیکن ایک چیز میں اس کو پڑھ رہا تھا، یہ ٹوٹل جواب، ہماری جو Strength ہے، Total strength 145 ہے، انہوں نے Present جو ہمارے منسٹرز ہیں وہ 16 ہیں، وہ 16 تھے، یہ یہاں پر کہہ رہے ہیں کہ یا Fifteen percent یا Eleven percent اگر میں نے یہ Calculation کر لی تو 11 ضرب 145 تقسیم 100 تو یہ آتا ہے 15.95، ہماری General interpretation یہ ہے، شاید گورنمنٹ نے بھی یہ کی ہو، لاء منسٹر کو چاہیئے کہ وہ میری طرف توجہ دیں، اگر یہاں پر جو اعشاریہ ہے وہ 9 ہے، یعنی 15.9 ہے تو

Generally لاء میں Interpretation یہ ہے کہ جو (.5) Point five سے زیادہ آ جائے تو آپ اس کو ایک شمار کریں گے تو It means کہ یہ 16 ہو گیا۔ جہاں تک میری اپنی Interpretation ہے، آئین اور قانون، اس پر میں نے سٹڈی کی ہے، انہوں نے مجھے فون کیا تھا تو جب میں نے یہ Calculation کر لی، میں نے Divide کر لیا تو یہ 15.95 آ گیا، (.9) Point nine آ گیا، Nine is more than five تو اس کا مطلب ہے کہ ہم ایک عدد یہاں لے آئیں گے، Interpretation ہے، یہ 16، تو میری اپنی یہ ہے کہ جو Sixteen appointments کی ہیں یا انہوں نے لئے ہیں تو وہ Constitution کے مطابق ٹھیک ہیں۔

جناب سپیکر: کنڈی صاحب کیا کہتے ہیں کہ Sixteen سے زیادہ ہیں۔

جناب احمد کنڈی: سر! میری گزارش ہے، میں ابھی ایک منٹ میں یہ کلیئر کر دیتا ہوں۔ میں تو ایک بڑا نالائق سٹوڈنٹ تھا، مجھے یہ پتہ ہے، ایک دیہات سے میرا تعلق ہے، خوشدل صاحب بہت بڑے Lawyer ہیں اور شوکت صاحب تو ماشاء اللہ دوسری دفعہ آئے ہیں۔ میری جو Mathematics ہے، میری Mathematics دیہات کی ہے، وہ یہ کہتی ہے، یہ کابینہ Seventeen بندوں کی ہے، خوشدل صاحب نے جو پوائنٹ اٹھایا ہے، وہ میری بات کو Negate کر رہے ہیں-----

جناب سپیکر: نہیں، ابھی Seventeen ہیں۔

جناب احمد کنڈی: ابھی Seventeen ہیں۔ سر! یہ Constitution کہتا ہے احمد کنڈی نہیں کہتا، Constitution کے مطابق یہ Seventeen ہیں، ان کے پاس Sixteen ہونے چاہئیں، یہ آج ابھی آپ رولنگ دیں، میری گزارش سنیں، یہ کوئی Technical matter نہیں ہے، یہ آپ Constitution کی Violation کر رہے ہیں جس کا ہم نے حلف اٹھایا ہے، جس کی پاسداری ہم کریں گے، We will protect, preserve and defend the Constitution، دو دفعہ آپ نے حلف اٹھایا ہے، Being the Custodian of the House اگر آپ ایک منٹ کے لئے بھی آگے بڑھتے ہیں تو وہ Unconstitutional ہے، Illegal ہے، یہ Seventeen members کی کابینہ ہے، Including Chief Minister، ابھی آپ رولنگ دیں کہ یہ لوگ De-notify کریں ایک منسٹر کو، Otherwise یہ Unconstitutional ہے۔

جناب سپیکر: جی، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ Sixteen ان کے منسٹرز ہیں اور جو Seventeen ہمارے کنڈی بھائی کہہ رہے ہیں تو One is Chief Minister تو Chief Minister is the member of the cabinet تو Meaning hereby, they are in the number of seventeen، جب یہ Seventeen ہے تو پھر یہ Unconstitutional ہے اور اس کی جتنی بھی کارروائی اب تک ہو رہی ہے وہ غلط ہے، لہذا اس کو آپ Revisit کر لیں۔

جناب سپیکر: اس پر یوں کرتے ہیں کنڈی صاحب! Monday کو ایڈوکیٹ جنرل کو ہاؤس میں بلاتے ہیں، وہ یہاں آ کر چونکہ He can speak here، وہ اپنی ڈیٹیل بتا دیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب۔

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ سر، ایک تو میں ذرا سا ٹیکنیکل ہے یہ چیز اور May be ان کے نالج میں اس طرح نہ ہو کہ کیبنٹ جو ہے، Basically اس وقت وہ Sixteen کی ہی ہے کیونکہ کیبنٹ اس کو ہم کہتے ہیں جو کیبنٹ میٹنگ میں آ جائے، جس بندے کے پاس Portfolio ہو، ایک تو ہمارے ممبران کے پاس Portfolio نہیں ہے، وہ ایشو جو ہے، ہم قانون کے مطابق ہی اس کو Solve کریں گے، جو Constitution میں ہو گا اسی طرح ہو گا، ہم Constitution کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے، ہم سب Constitution کے اندر Bound ہیں، اس طرح کی کوئی بات نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر: Monday کو بس ٹھیک ہو گیا جی، کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر! کہیں پر یہ مجھے لاء منسٹر صاحب دکھا دیں کہ جو منسٹر کی Definition میں یہ لکھا ہو، جب Portfolio announce ہو گا تو That will be called Minister سر، یہ نوٹیفکیشن ہوا ہے، خدارا اس ایوان کے ساتھ اس صوبے کے ساتھ زیادتی نہ کریں، Unconstitutional یہ آپ کر رہے ہیں سب کچھ، اگر آپ نے کسی کو بلانا ہے، آج Friday کا دن ہے، اس کو بلائیں، آپ ایک قدم بھی اگر آگے بڑھ رہے ہیں آپ Unconstitutional کام کر رہے ہیں، یہ بڑا کلیئر ہے اور Constitution میں اس کی Definition موجود ہے، میں رولز کی بات بھی نہیں کر رہا، Constitution کی بات کر رہا ہوں، Which is the supreme law of this land۔ جناب سپیکر! یہ لاء منسٹر مجھے دکھا دیں، کہیں پر اگر منسٹر کی Definition میں Portfolio کے بعد اگر ہے، انہوں نے منسٹرز اناؤنس کر دیئے ہیں، Portfolio یہ دیتے ہیں یا نہیں دیتے، یہ ان کی مرضی

ہے لیکن Seventeen members کی کابینہ ناقابل قبول ہے، غیر آئینی ہے، غیر دستوری ہے جو Un constitutional ہوگی، یہ Sixteen کریں، De-notify کریں، اس میں کوئی قانونی سقم نہیں ہے، یہ کوئی ٹیکنیکل ایشو نہیں ہے، یہ بڑا عام سا ایک مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت): جناب سپیکر! ان کا یہ مجھے اندازہ ہے، یہ بڑا اچھا پوائنٹ اٹھایا ہے، بار بار بات دہرائی جارہی ہے، اس مسئلے کا حل چاہتے ہیں نا، ہم تو کہہ رہے ہیں کہ آپ کے ساتھ Agree ہیں، ہم اس مسئلے کا حل نکال رہے ہیں۔ میرے بھائی، مجھے پتہ ہے کہ فیصل امین صاحب کو اس سے اتنی زیادہ تکلیف نہیں ہوگی۔۔۔۔

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی ان کے پاس فلور ہے، آپ لوگ تشریف رکھیں۔ جی، شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت: لیکن میرے بھائی، جو قانون اور جو رولز، اس سے Above، اس سے ہم کوئی بالاتر نہیں ہیں، میں نے آپ سے یہ کہا ہے کہ مشاورت مانگیں گے، دیکھیں یہاں پر جو بھی کام ہوتا ہے، Through لاء ڈیپارٹمنٹ ہی ہوتا ہے، Through ایڈوکیٹ جنرل ہی ہوتا ہے، یہ ایشو جب سے اٹھا ہے، ہم نے کیس بھیجا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ جب Monday کو ہم آئیں گے تو کیس کا رزلٹ آ چکا ہو گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر محنت: میں آپ کو جواب دے سکتا ہوں، لاء منسٹر بھی جواب دے سکتا ہے۔۔۔۔

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کنڈی صاحب! ٹھیک ہو گیا ناں۔

وزیر محنت: نہیں، یہ آپ کی خواہش کے مطابق نہیں ہوگا، یہ فیصلے آپ کی خواہش کے مطابق نہیں ہو سکتے ہیں، آپ نے ایک Point raise کر دیا ہے، یہ پوائنٹ ہم نے بھیجا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، پوائنٹ آگیا ہے۔

وزیر محنت: آپ نے Point raise کر دیا ہے، اس کے مطابق آپ کو جواب مل گیا، اگر فیصل امین صاحب سے آپ کو تکلیف ہے تو میں ان سے کہوں گا کہ خیر ہے Monday تک آپ کچھ نہ کریں، یہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: کنڈی صاحب! دیکھیں پوائنٹ آ گیا ہے، You have raised a very valid point on the floor of the House and the government is giving assurance that on Monday, when they will come in the House, they will come with the result. Your point is very valid, as I said previously, so please آج کا اجلاس چلنے دیں اور Monday کو پھر ہم اجلاس کے آغاز میں ہی یہ بات ہو جائیگی، ٹھیک ہے۔ لاء منسٹر صاحب! ٹھیک ہے؟

وزیر قانون: جی سر۔

Mr. Speaker: Monday, you will come with the----

وزیر قانون: جی سر، Monday کو ہم For sure اس مسئلے کا حل نکال لیں گے۔

جناب سپیکر: اوکے جی، منور خان صاحب کا مائیک کھولیں۔

جناب منور خان: جناب سپیکر! یہ جو اب اسمبلی کا سیشن ہو رہا ہے، یہ سارا Illegal without Constitution ہو رہا ہے، میرے خیال میں شوکت یوسفزئی صاحب سے یہ ریکویسٹ کروں گا، آپ سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ یہ سارے، جو Violation ہو رہی ہے، آپ یہاں پر Resign کر لیں اور یہ According to Constitution چلائیں، اس کی وہ بات اس جیسی ہے کہ ایک منسٹر Resign دیدیں۔

Mr. Speaker: One thing I want to tell you, if there are seventeen Ministers.

اسمبلی کی کارروائی کوئی Illegal نہیں ہو رہی، اسمبلی کی کارروائی Is something else, if the Ministers, seventeenth members sit in the cabinet then کیبنٹ کی کارروائی کو آپ کہہ سکتے ہیں کہ غلط ہے یا صحیح ہے، ہماری کارروائی صحیح ہو رہی ہے، But کنڈی صاحب کا پوائنٹ Is very valid.

وزیر محنت: جناب سپیکر!----

جناب سپیکر: جی۔

وزیر محنت: جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو نوٹیفکیشن ہوا ہے یا جو حلف ہوا ہے، یہ آج نہیں ہوا ہے جس طرح آج آپ کو سمجھ آئی ہے نا، اس طرح ہمیں بھی سمجھنے دیں، یہ تو انسان ہے، ہم سارے انسان ہیں۔۔۔۔۔

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

وزیر محنت: میری بات سنیں نا، کل بھی، پرسوں بھی اجلاس ہوا ہے، Monday کو بھی اجلاس ہوا ہے تو کیا آپ کو قانون کا پتہ نہیں تھا؟ دیکھیں میرے بھائی، جب سے یہ ایشو اٹھا ہے، اس کا حل ہم نکال رہے ہیں، اس کو اتنا ضد اور انا کا مسئلہ نہ بنائیں، یہ Constitution میں غلطی آئی ہے، اس کو ٹھیک کریں گے ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: ہمایون خان صاحب۔

جناب ہمایون خان: جناب سپیکر صاحب! میرے خیال میں کنڈی صاحب نے اچھا سا پوائنٹ اٹھایا ہے، آپ نے جواب بھی دیدیا مگر وہ خواہ مخواہ اس پر اصرار کر رہے ہیں، اگر Broad sense میں اس کی وہ دیکھ لیں، ان کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کیبنٹ کا Decision سترہ (17) کا ہو تو پھر یہ Illegal ہے، ہم ان سے Agree کرتے ہیں، بے شک آج کل یا پرسوں سے کیبنٹ کا کوئی Decision نہیں ہے، Monday تک ان شاء اللہ ہو جائے گا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہو جائے گا؟

جناب ہمایون خان: اسمبلی کی کارروائی قانونی ہے۔

Mr. Speaker: Questions` Hour.

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر صاحب! میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں، اگر آپ اجازت دیں تو۔

جناب سپیکر: بس کرو ناں جی، کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر! یہ جو بات آپ کر رہے ہیں، یہ بڑی Constitutional بات ہے، میں یہ کہہ رہا ہوں، اب اس میں سے ہمیں پتہ نہیں ہے کہ کونسا وزیر جائے گا؟ Notify تو ہونا ہے، اگر آپ نہیں کریں گے تو عدالت کرے گی، اب ہمیں یہ بتائیں، فیصل امین اور شوکت صاحب کہتے ہیں، میں نے نہیں کہا، شوکت صاحب نے کہا ہے، ڈی آئی خان کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں، میں یہ کہتا ہوں، اب ہمیں پتہ نہیں، ان میں سے کونسا وزیر De-notify ہوگا؟ آج ہمیں وہ جواب دے رہا ہے، دیکھیں میں نے زبانی کہا ہے،

خدا کی قسم مجھے اس ایوان کی توقیر بہت عزیز ہے، میں خود ایک ڈیموکریٹک بندہ ہوں، میں چاہتا ہوں کہ آئین اور قانون کے مطابق چیزیں ہوں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کے کہنے پر سپیکر نے رولنگ دیدی ہے کہ Monday کو حل کر کے ہاؤس میں تشریف لائیں۔

<u>Mr. Ahmad Kundi: Okay.</u>

<u>جناب سپیکر:</u> بس بات ختم ہو گئی کہ Monday کو یہ حل ہو کر آئیں گے، آج کا اجلاس تو Continue رکھیں نا، ہمارے پاس آگے بہت زیادہ بزنس ہے۔ جی، درانی صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> جناب سپیکر صاحب! میں اس ہاؤس سے یہ روزانہ کہتا ہوں کہ اس حکومت نے ایک تماشہ بنایا ہے، مجھے حیرت ہوتی ہے کہ یہاں پر جب منسٹر اٹھتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ ہماری تیاری آج اس کے لئے نہیں ہے، ہمیں پتہ نہیں ہے، میں نے کل بھی اپنے برخوردار کو کہا کہ آپ کو جو منسٹری دی گئی ہے وہ مشکل منسٹری ہے، فضل شکور خان! تیاری کر کے آئیں۔ ابھی یہ ہے کہ اگر چیف منسٹر اور لاء سیکرٹری بھی لاعلم ہوں، وہاں پر چیف منسٹر کو جو فائل اور سمری کوئی Put up کرتا ہے تو میرے خیال میں آپ ایڈوکیٹ جنرل کو کہہ دیں کہ وہ آجائیں، جہاں پر ایڈوکیٹ جنرل ہے، ادھر سے پانچ منٹ کا فاصلہ ہے، آپ سوالات ضرور لے لیں لیکن میں نے یہاں پر اس ہاؤس میں کہیں پر بھی کسی روز بھی نہ ایڈوکیٹ جنرل کو دیکھا ہے اور نہ میرے خیال میں تین سال میں تین دفعہ وزیراعلیٰ غالباً آئے ہیں، وہ بھی کوئی خاص موقع ہو، ابھی اگر آپ تھوڑا سا اس کو اس طرح دھکا دینے کی کوشش کریں کہ آج نہیں کل اور پرسوں، یہ تو سب وزراء کے لئے بڑی شرمندگی ہے، حکومت کو اتنا پتہ نہیں کہ ہم کتنے وزیر رکھیں، میں نے تو پرسوں بھی اس کی عزت نفس کے لئے یہ تین وزیر بھی کئی دن تک بے محکمہ رہے، ابھی بھی ایک وزیر بے محکمہ ہے، اس کے پاس Portfolio نہیں ہے، ابھی یہ ہے کہ اگر یہ غلط کام ہوا ہے، سوموار کو یہاں پر ایڈوکیٹ جنرل یہ تسلیم کریں کہ ہم ایک وزیر کو کم کرتے ہیں، غلطی کسی نے کی ہے وہ اتنا نالائق ہے کہ ذمہ داری کس پر آئیگی، کیا سپیکر صاحب! اس پر بھی حکومت ایکشن لے گی کہ آپ نے یہ کام کیوں کیا؟ گورنمنٹ کی شرمندگی ہوئی، اسی دن سے سترہ (17) وزیر تنخواہ بھی لے رہے ہیں، اگر یہ بات اور یہ پوائنٹ غیر قانونی نکلا تو انہوں نے جو تنخواہ لی ہے یا اس دوران سولہ منسٹروں نے جو احکامات کئے ہیں، کیا وہ قانون کے مطابق ہیں؟ وہ آرڈرز جو میرے وزراء نے کئے ہیں، میں ایک کی بات نہیں کر رہا ہوں، میں یقین سے کہتا ہوں کہ ہمارا جو ابھی بے محکمہ کے وزیر ہیں، اس پر ہم خوش ہیں، وہ میرے گھر کا لڑکا ہے، مجھے

کوئی خوشی نہیں ہوگی لیکن میرے قریب لوگوں کو اس سے فائدہ ہوگا، ہم وہ نیک نیت لوگ ہیں کہ میں نے پرسوں بھی اس کو کہا کہ یقین جانیں ہم آپ کے لئے خوش ہیں، میں نے مبارکباد بھی بھیج دی ہے، یہ بھی ساتھ پھر وضاحت ہونی چاہیئے کہ اس دوران جب سے انہوں نے حلف لیا ہے، تنخواہ لی ہے، اس دوران گورنمنٹ نے جو احکامات اس محکمے میں کئے ہیں وہ Legal ہیں یا Illegal ہیں؟ پھر یہ بھی ساتھ ایڈوکیٹ جنرل ہمیں اس دن یہ بھی بتادیں، باقی آپ ابھی بھی اس کو بلا سکتے ہیں، میں تو ہمیشہ کہتا ہوں کہ اتنا زیادہ ریلیف کسی کو بھی نہ دیں، اگر کسی نے بھی غلطی کی ہے، اس اسمبلی کی اور ان وزراء کی توہین ہے، چیف منسٹر کی توہین کی گئی ہے، چیف منسٹر صاحب کے ساتھ عقل کل بھی تھا جو ابھی پرنسپل سیکرٹری سے ایڈیشنل چیف سیکرٹری بنا، یہ لوگ کیا کرتے ہیں؟ ان لوگوں کی ذمہ داری کیا ہے؟ یہ فائل نہیں دیکھتے جو روزانہ حکومت کو شرمندگی ہوتی ہے، کیا ان لوگوں سے باز پرس نہیں ہونی چاہیئے؟ آپ میرے خیال میں اگر آج بلاتے ہیں یا کنڈی صاحب Agree ہیں کیونکہ پوائنٹ اس کا ہے یا سوموار کو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> درانی صاحب، چیک کر لیتے ہیں، کیا پتہ ہے کہ وہ آج سپریم کورٹ میں ہو، ہائی کورٹ میں ہو، کدھر ہو لیکن ہمیں One day before بتانا ہوتا ہے، بندہ بھیجا ہے۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> ان شاء اللہ پھر تو آ جائے گا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> کوشش کر رہے ہیں کہ اگر کوئسچنز آور If he is available

<u>Leader of Opposition:</u> Okay.

<u>جناب سپیکر:</u> 'کوئسچنز آور': نگہت اورکزئی صاحبہ، کوئسچن نمبر 11368۔ یہ دو کوئسچنز تو آپ نے Defer کروا دیئے ہیں۔

<u>Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you.</u>

<u>جناب سپیکر:</u> اس کے بعد ایک کوئسچن لے لیں، آپ کا ایک کوئسچن رہ گیا ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر، دو کوئسچنز ہیں لیکن میں دونوں کوئسچنز پر تھوڑی سی بات کروں گی کیونکہ دونوں کوئسچنز کے جواب نہیں آئے ہیں، میں چاہتی ہوں کہ میرا کوئسچن۔۔۔۔۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> سردار یوسف صاحب! کوئسچنز آور کے بعد لے لیں، بس ایک کوئسچن ہے۔ جی، شوکت صاحب۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر! میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب! کوئی Points clarify کرتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی، پلیز۔

وزیر محنت: میرے خیال سے اپوزیشن لیڈر نے بات کی ہے کیونکہ یہ عام ممبر نہیں، میری صرف اتنی گزارش ہے، انہوں نے کہا کہ حیرت ہوئی ہے، حیرت کی بات کیوں ہوئی؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن لیڈر اور وزیر اعلیٰ کے پریویلجز میں کوئی اتنا زیادہ فرق نہیں ہوتا ہے، اپوزیشن لیڈر اور اپوزیشن کا کام یہ ہوتا ہے کہ اگر گورنمنٹ غلطی کرتی ہے تو اس کو فوراً Pinpoint کریں، یہ نہیں ہے کہ وہ سوتے رہیں، اچانک جاگ کر وہ کہیں کہ جی یہ ہو رہا ہے، اس کو فوراً کریں، اگر یہ اس وقت Pinpoint کر دیتے تو شاید ہم دس دن پہلے اس کا فیصلہ کر لیتے۔ جناب سپیکر! ہم یہ عرض کر رہے ہیں کہ قانونی نکتہ ہے، اس پر کتنے دن گزر گئے، یہ اگر اس پر بات آتی ہے، یہاں پر اس ملک کے وزراء اعظم چلے گئے، ان کی ساری چیزیں کیا ہم غیر قانونی، ہم یہاں پر ڈیکلیئر کریں، اپوزیشن لیڈر کی کیا ذمہ داری ہوتی ہے کہ کیا پریویلجز لینا ہوتا ہے، کیا صرف یہاں آکر خطاب کرنا ہوتا ہے؟ ایسا تو نہیں ہے نا، اپوزیشن اس لئے ہوتی ہے کہ اگر گورنمنٹ کہیں غلطی کرتی تو وہ اس کو Pinpoint کرے، آج انہوں نے کیا ہے، میں فیصل کریم بھائی کا مشکور ہوں، انہوں نے کیا ہے، ان شاء اللہ ہم اس کا رزلٹ دیں گے، میں اپنے اپوزیشن لیڈر صاحب سے گزارش کرونگا، ہمارے لئے بڑے محترم ہیں، وزیر اعلیٰ خود رہ چکے ہیں، میں ان کی Respect بھی کرتا ہوں کیونکہ ہم ان سے چھوٹے ہیں، میں صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ اس پر صرف پوائنٹ سکورنگ نہ کی جائے، یہ جنرل ایشوز ہیں، جنرل ایشو اٹھایا گیا، اس کا ہم ان شاء اللہ تعالیٰ حل نکال لیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر محنت: میں نے Already کہا ہے۔

جناب سپیکر: ایڈوکیٹ جنرل کو بھی فون کر دیا ہے، نگہت اورکزئی صاحبہ، آپ اور خوشدل خان صاحب آگے نکلیں ورنہ اگلا ایجنڈا رہ جائے گا، وقفہ برائے نماز ایک بجے ہو جائے گا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ پوائنٹ سکورنگ ابھی رہنے دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ہو گیا نا، طے ہو گیا کہ بھئی ایڈوکیٹ جنرل کو بلا رہے ہیں، اب فون کر دیا ہے۔ جی، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: انہوں نے آپ لوگوں کو موقع دیدیا، تھینک یو۔ شوکت یوسفزئی صاحب! آپ نے جو جواب دیا وہ قانون وآئین کے مطابق نہیں ہے، یہاں پر ہم کوئی سکورنگ کے لئے نہیں آتے ہیں، یہاں پر جب ہم آتے ہیں، پڑھ کر آتے ہیں، ہم کتاب کو دیکھتے ہیں، ہم رات کو سٹڈی کرتے ہیں، یہ آپ جو کہہ رہے ہیں، مطلب یہ کہ ان کے اتنے دن ہوگئے، یہ آپ کا چیف سیکرٹری کیا کام کرتے ہیں ؟آپ کا سیکرٹری لاء کیا کام کرتے ہیں ؟آپ کا ایڈوکیٹ جنرل کیا کام کرتے ہیں؟ (تالیاں) اتنی Facilities لیتے ہیں، ہمارے غریبوں کی تنخواہوں پر وہ مزے کرتے ہیں، ہم غریبوں کے ٹیکس پر وہ مزے کرتے ہیں، اگر یہاں میرے ایک ساتھی نے پوائنٹ اٹھایا ہے جو Constitutional point ہے، آپ کہتے ہیں کہ پوائنٹس سکورنگ ہے، آپ کو چاہیئے، یہ غیرت کا تقاضا ہے، اخلاقاً آپ کو استعفیٰ دینا چاہیئے، آپ کے وزیراعلیٰ کو استعفیٰ دینا چاہیئے، آپ کے چیف سیکرٹری کو جانا چاہیئے کہ اتنا Blunder ہوا ہے، جتنے بھی Decisions ہوچکے ہیں، جتنی بھی Activities ہوچکی ہیں، اس کیبنٹ میں وہ سارا Un constitutional, illegal ہے، آپ بھی یہاں پر Illegal بیٹھے ہیں، نہ آپ ہمیں جواب دے سکتے ہیں، نہ آپ اس پروسیڈنگز میں حصہ لے سکتے ہیں، یہ تو غیر آئینی ہوتی ہے۔

جناب احمد کنڈی: مجھے ایک منٹ اور دیدیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: کنڈی صاحب! پھر اس ڈیبیٹ پر لگے رہیں، میں سارا ایجنڈا ختم کردیتا ہوں۔

جناب احمد کنڈی: ایک منٹ، ایک منٹ۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس یہ پوائنٹ آگیا، ایڈوکیٹ جنرل کو ٹیلی فون ہوگیا ہے، He is coming۔

جناب احمد کنڈی: یہ تو ختم کردیں نا۔۔۔۔

جناب سپیکر: کنڈی صاحب! بس Last word۔

جناب احمد کنڈی: میں By God آپ کو کہتا ہوں، میں نے Verbally کابینہ کے ممبران کو دس بستہ گزارش کی تھی، یہ شرمندگی اس ہاؤس میں مت لائیں، ایمان سے سر، شرم آتی ہے، ہم اس ایوان میں اس طرح کی چیزیں لاتے ہیں، میں نے Verbally ان کے منسٹروں کو کہا، De-notify کریں، ایک ہفتے سے کہہ رہا ہوں، جب مجھے ان کی غیر سنجیدگی کا یقین ہوگیا، میں اس ہاؤس میں آیا ہوں، میں شوکت بھائی کو یہ کہنا چاہتا ہوں (تالیاں) یہ بڑی بے عزتی ہے، یہ ہماری بے عزتی ہے، یہ اس ہاؤس کی بے عزتی ہے، ہم یہ پوائنٹ آف آرڈر لائے ہیں، اس لئے میں کہہ رہا ہوں، خدارا یہ باتیں نہ کریں۔

جناب سپیکر: میں یہ سمجھتا ہوں، یہ جو ایشو ہے، اس کی ذمہ داری مجھ سے لیکر یہاں Left سے ہوتے ہوئے یہاں پر سب کی ہے، یہ کل نہیں بنا، پرسوں نہیں بنا، کوئی دو مہینے ہو گئے ہیں کہ یہ Oath ہوئی ہے اور ابھی میڈیا پر آنے کے بعد ہم سب لوگوں کو پتہ چلا، ہم نے توجہ نہیں کی، ہاں جو بیوروکریٹس ہیں، ان کی یہ ذمہ داری بنتی تھی کہ جو Law knowledge والے لوگ ہیں، کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ آپ 17 نمبر نہیں لے سکتے؟ بہرکیف اب پتہ لگ گیا، دیر آید درست آید، جو بھی کہہ لیں، اس کا حل نکالنا ہے Because this is unconstitutional, so the Advocate General is coming، آج ابھی ہم میسج کر رہے ہیں، ہم اس کو If he is around, he will come, if not around, he will come on Monday, so, on Monday definitely the issue will be resolved by one way or the other، ٹھیک ہے، جی شوکت صاحب۔

وزیر محنت: جی سر۔

جناب سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ آپ کے آبپاشی سے Related دو کوئسچنز ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں اس پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، بڑی مشکل سے مائیک ملتا ہے تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو تو بہت جلد ہی ملتا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: وہ اس لئے کہ کوئسچنز جلد ہی آ جاتے ہیں، پہلے نمبر پر ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! میں پہلا جو کوئسچن ہے وہ ڈیفر کروا رہی ہوں کیونکہ کمیٹیاں اتنی فعال نہیں کہ میں کمیٹیوں میں بھجواتی رہوں، میرے پہلے بھی بہت سارے سوالات چلے گئے ہیں، اس میں ابھی تک ایک کمیٹی نے بھی مجھے نہیں بلایا، میرا پہلا کوئسچن وہ ڈیفر کریں لیکن اس میں ایک بات کروں گی کہ آج یوم تکبیر ہے، آج یوم تکبیر اس لئے ہے کہ اس میں ذوالفقار علی بھٹو نے کہا تھا کہ ہم گھاس کھائیں گے لیکن ایٹم بم بنائیں گے۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ پوائنٹ آف آرڈر پر بعد میں بات کر لیں نا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، پہلی میری بات سنیں، مجھے جب مائیک ملا تو پوری بات میری سن لیا کریں نا، کوئی پوائنٹ سکورنگ کی بات نہیں کر رہی ہوں، یہ ایک یادگار دن ہے، انہوں نے کہا کہ ہم گھاس کھائیں گے لیکن ہم ایٹم بم بنائیں گے، انہوں نے اپنی جان تختہ دار پہ چڑھا دی لیکن اس گورنمنٹ کو اور

پاکستان کو انہوں نے ایٹمی طاقت بنا کر یہ ثابت کر دیا کہ پاکستان وہ ایٹمی طاقت بنا ہے، وہ پاکستان کے قائد جمہوریت ذوالفقار علی بھٹو اور ان کی بیٹی بے نظیر بھٹو کو جنہوں نے میزائل کی ٹیکنالوجی لے کر اور ان کے قتل کی وجہ بھی یہی چیز ہے، میں ان کو یہاں سے داد دیتی ہوں، میں ان کو یہاں سے اپنے قائدین کو سلوٹ کرتی ہوں جن کی وجہ سے آج ہم ایٹمی طاقت بنے ہیں، آج ایٹمی طاقت کی وجہ سے کوئی آدمی میلی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا، تھینک یو جناب سپیکر، پہلا کوئسچن میرا چلا گیا ہے، ڈیفر ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے دونوں کوئسچنز ڈیفر کر دیئے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نا، دونوں نہیں، دوسرے پر میں بات کروں گی۔۔۔۔

جناب سپیکر: آج آبپاشی والا ڈیفر ہوا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، نہیں، ایک ڈیفر ہوا ہے، دوسرا، جو میں بات کرنا چاہتی ہوں، یہاں پر میں نے آپ سے پوائنٹ آف آرڈر بھی مانگا تھا لیکن آپ نے نہیں دیا، کہ جو فضل الٰہی نے بات کی ہے، جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سردار یوسف صاحب! یہ کوئسچنز آور چل رہا ہے، اس کے بعد آپ بات کریں۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر! نگہت صاحبہ نے جو بات کی ہے۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میں نے تو اپنے کوئسچن پر شروع کیا ہے نا، جب میرے کوئسچن کا جواب نہیں آیا تو اس پر بات۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوئسچن کی بات انہوں نے کی ہے، دیکھیں، ہاؤس کو کسی رولز کے تحت چلنے دیں ورنہ میں Adjourn کر کے اٹھ جاؤں گا، اگر آپ ایسے کریں گے، یہ طریقہ نہیں ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: یہاں پھر کوئی طریقہ کار۔۔۔۔

جناب سپیکر: پھر تو کوئی نہیں یا پھر ایجنڈے کو اٹھا کر ادھر پھینکیں گے اور سارے پوائنٹ آف آرڈر پر لگے رہیں، میں یہ ایجنڈا رکھ دیتا ہوں، اب جس جس نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھانا ہے، لگے رہو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میں نہیں کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: کریں، بس چھوڑیں، سردار صاحب! آپ غلط ٹائم پر کھڑے ہوتے ہیں۔

سردار محمد یوسف زمان: میں کس طرح غلط ہوں؟

جناب سپیکر: کوئسچنز آور میں پوائنٹ آف آرڈر کا یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، ہاں، جیسا کنڈی صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا تھا کہ ایوان کے اندر کوئی غلطی ہو رہی ہے، Constitution کی خلاف ورزی ہو رہی ہے، آپ Any time you can raise that، آپ بولیں، آپ یوم تکبیر پر بولیں، کسی پر بولیں، مجھے ایک سوال لینے دیں، Questions` Hour will be over، آپ کریں۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر! میری بات سنیں، جب کنڈی صاحب نے یہ پوائنٹ اٹھایا تو میں بھی بات کر سکتا تھا، آپ نے مجھے اجازت نہیں دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے اس وقت مجھ سے ٹائم نہیں لیا، بس چھوڑیں، ایجنڈا ہی نہ کریں، بس نئے نئے پوائنٹ لایا کریں، درانی صاحب! میں ایجنڈا ختم کرتا ہوں، اگر اس طرح ہے، ایک بجے جمعہ کی نماز ہے، کس وقت آپ کی ایڈجرنمنٹ موشن آئے گی، کس وقت ہم اس پر بحث کریں گے، چشمہ رائٹ بینک کینال پر بات کس وقت کریں گے، آپ پوائنٹ آف آرڈر جب کریں گے، کریں۔ سردار یوسف صاحب! مجھے کیا ہے، جب ایک بجے گا میں اجلاس ختم کر دوں گا۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر! میں اصولی بات کرتا ہوں، اگر نگہت صاحبہ کا کوئسچن تھا تو وہ کوئسچن ہوتا ہے، یہ بات نہ کرتی پھر بھی بات ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: کریں جی، اپنی بات پر آجائیں۔

سردار محمد یوسف زمان: انہوں نے جو بات شروع کی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: کریں، بات کریں نا، بولیں۔

سردار محمد یوسف زمان: جس پوائنٹ پر بات کی ہے، اس پر ہمیں بھی بولنے دیں۔ جناب سپیکر! نگہت صاحبہ نے جو بات کی، جس طریقے سے ذوالفقار علی بھٹو صاحب کے حوالے سے بات کی کہ ایٹمی طاقت اس ملک کو بنانے کے لئے واقعی ہم بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں، آج 28 مئی یوم تکبیر کے حوالے سے پوری قوم اس کو مناتی ہے، یہ قوموں کی تاریخ میں کبھی کبھی جو مواقع ہوتے ہیں، آپ ضرور، یہ نیشنل ایشو ہے، یہ کسی ایک شخص کی، کسی ایک پارٹی کی بات نہیں ہے بلکہ یہ نیشنل ایشو ہے، اس پر بات کرنے دیں کہ 28 مئی کو یوم تکبیر جو پوری قوم مناتی ہے وہ کیوں مناتی ہے؟ اس دن پاکستان کی حکومت نے اس وقت پاکستان کے عوام کے مطالبے پر جو دھماکے کئے، انڈیا کے مقابلے میں پانچ کے مقابلے میں چھ دھماکے

کئے، واقعی ایک تاریخی موقع تھا، تاریخی دن ہے، اس کو ہمیں اس سے یاد کرنا چاہیئے، دفاعی طور پر پاکستان نا قابل تسخیر ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اب یہ بتائیں، آپ ایک سلجھے ہوئے پارلیمنٹرین ہیں، اس بات کا کوئسچنز آور سے کیا تعلق ہے؟

سردار محمد یوسف زمان: اس میں نواز شریف صاحب جو ہے، اس وقت وزیر اعظم تھے، انہوں نے یہ دھماکے کئے، پاکستان کو ناقابل تسخیر بنایا۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور: کوئسچنز آور میں ویسے یہ باتیں نہیں آتیں۔ خوشدل خان صاحب، کوئسچن نمبر 11432۔ سردار صاحب! پہلے اسمبلی رولز سیکھیں تو پھر اسمبلی میں آئیں۔

* 11432 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا کوارٹر الاٹمنٹ رولز 2018ء کے تحت ریٹائرڈ ملازمین کے ملازم بچے ان کے گریڈ کے مطابق سرکاری رہائش کے حقدار ہیں، ان ملازمین کا کوٹہ صرف سال میں تین مکانات ہے، یہ تو بہت کم ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت مذکورہ کوٹہ تین سے چھ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مذکورہ قاعدہ کے Spirit کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اسٹیٹ آفس نے سن کوٹہ کے افسران بی پی ایس 17 تا اوپر اور ماتحت عملہ ایک تا 16 کے لئے ویٹنگ لسٹ مرتب کی ہے، آیا مذکورہ ویٹنگ لسٹ کو علیحٰدہ علیحٰدہ مرتب کرنا چاہتے ہیں، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں، حکومت مذکورہ کوٹہ تین سے بڑھا کر چھ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی اور موجودہ لسٹ قانون کے عین مطابق ہے، فی الحال اس میں ردوبدل کی کوئی تجویز زیر غور نہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! میں اس کو پریس نہیں کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی سر۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اس کوئسچن کی جو Reply دی گئی ہے، یہ کوئسچن نمبر 11432 اس کو میں پریس نہیں کرتا ہوں، اس کو میں ایڈمٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 11432آپ کا ہے نا۔
جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جی ہاں۔
جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 11428کو پریس نہیں کرتے ہیں، کوئسچن نمبر 11432تو آپ کا ہے۔
جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اس کا جواب نہیں آیا ہے، اس کو ڈیفر کریں۔
جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 11432کا جواب آیا ہے۔
جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کوئسچن نمبر 11428کا جواب نہیں آیا ہے۔
جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 11432کا جواب آیا ہے جو ایڈمنسٹریشن سے Related ہے۔
جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: نہیں، نہیں سر، آج میرے جو دو کوئسچنز ہیں وہ یہ ہیں۔
جناب سپیکر: اس کے جواب سے آپ مطمئن ہیں اور دوسرے پر پریس نہیں کرتے ہیں۔
جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اس کو میں ڈیفر کرتا ہوں۔
جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 11428کو ڈیفر کیا جاتا ہے۔

Mr. Khushdil Khan Advocate: Thank you, Sir.
Mr. Speaker: Leave applications.

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر!۔۔۔۔
جناب سپیکر: دیکھیں، سردار صاحب! یہ Leave application کے بعد آپ فلور لے لیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: کوئسچنز آور ختم ہوا۔ Leave applications، یہ کچھ Leave applications آئی ہیں: ڈاکٹر امجد علی صاحب، وزیر ہاؤسنگ، آج کے لئے، جناب عاقب اللہ خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب بلاول آفریدی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب ظہور شاکر صاحب، معاون خصوصی آج کے لئے، جناب عبدالکریم صاحب، معاون خصوصی آج کے لئے، جناب عبدالسلام صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب محمد نعیم خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ عائشہ نعیم صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، جناب سردار خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب آصف خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب شفیق شیر آفریدی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب ریاض خان، معاون خصوصی، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

اب سردار صاحب، آپ بات مکمل کر لیں۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ شروع سے شروع نہ کریں، جہاں سے چھوڑی تھی، وہاں سے شروع کریں۔

(شور)

سردار محمد یوسف زمان: شروع کر لوں، پہلے تو آپ سنتے ہی نہیں۔

جناب سپیکر: جہاں سے چھوڑی تھی، وہاں سے آگے چلیں۔

(شور)

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر! یہ اسمبلی Elected لوگوں پر مشتمل اسمبلی ہے، عوام کی نمائندہ اسمبلی ہے، عوام کی جو ترجمانی کرتی ہے۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: Order in the House, please.

(شور)

جناب سپیکر: نگہت بی بی! اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں۔

سردار محمد یوسف زمان: آج اس اسمبلی میں مختلف پارٹیوں کے لوگ بھی ہیں، عوام کے نمائندے ہیں، نیشنل ایشو پر بات کرنا ہر شخص کا حق بھی بنتا ہے، تاہم آج کے حوالے سے چونکہ پاکستان کی تاریخ میں ایک ایسا دن ہے جو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اس وقت کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے جس وقت پاکستان میں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Photographer is not allowed inside the House.

سردار محمد یوسف زمان: پہلے بنانے کے لئے جو کوشش کی گئی ہے، ان کو اگر خراج تحسین پیش نہ کیا جائے تو یہ بھی زیادتی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ جب اس ملک میں جس شخص نے انڈیا کے مقابلے میں دھماکے کئے، اس کو بھی اگر خراج تحسین پیش نہ کیا جائے تو یہ بھی زیادتی ہو گی جس طرح کہ نواز شریف صاحب نے 28 مئی پاکستان کے عوام کی ترجمانی کرتے ہوئے انڈیا کے مقابلے میں چھ دھماکے کر کے یہ ثابت کیا کہ ان شاء اللہ پاکستان دفاعی طور پر مضبوط ملک ہے، ان شاء اللہ ہم ڈٹ کر مقابلہ کر سکتے ہیں، یہ بہت بڑی بات ہے، ہمیں پاکستانیوں کو اس پر فخر ہے کیونکہ ایسے جو مواقع ہوتے ہیں جس میں قوم کی بقاء

اور استحکام کے لئے جو بات کی جاتی ہے، اس پر پوری قوم کو فخر بھی ہے اور پوری قوم کو اعتماد بھی ہوا ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ 28 مئی پوری قوم کو منانا چاہیئے، کسی پارٹی کے حوالے سے بھی اور کسی بھی حکومت میں اگر اس طرح کی بات ہوتی ہو جو ملک اور قوم کے لئے اور دفاع کے لئے آج کا دن، ہم اپنے سائنس دانوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں، ہم اپنے ان دفاعی اداروں کو بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں، سیاسی زعما ء کو بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں، نواز شریف صاحب کو خاص طور پر کہ آج وہ اس ملک میں نہیں ہیں لیکن پوری قوم یاد کرتی ہے کہ انہوں نے وہ کام جو پوری تاریخ کا حصہ بن گیا ہے، اس لئے ان کو بھی ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے پوری قوم کا سر فخر سے بلند کیا ہے، پاکستان کو اسلامی ممالک میں ایک ایسی حیثیت دی کہ ان شاء اللہ قیامت تک یاد رکھی جائے گی۔ دوسری بات یہ کہ جس طریقے سے آئینی بات ہو رہی تھی، ایک معزز ممبر نے آئینی پوائنٹ اٹھایا ہے، اس پر بات ہوئی ہے، اس پر اپنی رائے دینا ہر ممبر کا حق بھی بنتا ہے۔ ابھی ہمارے معزز ممبران صاحبان پچیسویں آئینی ترمیمی بل کے حوالے سے نیچے بیٹھے ہوئے اس اسمبلی کے ممبرز ہیں، نیچے وہ احتجاج کر رہے ہیں، اس پر بھی بات کرنی چاہیئے، ٹائم دینا اور دیکھنا چاہیئے کہ Unconstitutional-----

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ نہیں تھے، بڑی تفصیل سے اس دن اس پر بات ہو چکی ہے نا۔

سردار محمد یوسف زمان: وہی میں کہہ رہا تھا-----

جناب سپیکر: آپ Windup کریں پلیز، Let me go towards agenda، ایک گھنٹہ ہمارے پاس رہ گیا ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: آج جو بھی بات ہو، اس کا حل آپ نے دے دیا، آپ نے رولنگ دے دی۔ دوسری بات یہ ہے، دیکھیں، کم از کم آپ تھوڑا سا موقع ہمیں دے دیا کریں، میری وہ عادت نہیں ہے، میں چیختا چلاتا نہیں اور نہ مجھے اس طرح کی حرکتیں آتی ہیں، کم از کم اگر کوئی بات ہم کرنا چاہیں تو اس کی آپ تھوڑی رعایت کریں، مجھے امید ہے کہ ضرور کریں گے۔ اس وقت ملکی حالات جو ہیں، پورے ملک کے بھی اور خاص طور پر خیبر پختونخوا کے مختلف علاقوں میں تعلیمی اداروں کے لوگ بھی ملے، انہوں نے ہر جگہ سے بلکہ والدین بھی ملتے ہیں، خدارا ان تعلیمی اداروں کو دوبارہ کھول کر کم از کم تعلیمی-----

جناب سپیکر: 9 جون سے سکولز کھول رہے ہیں نا۔

سردار محمد یوسف زمان: ایک سلسلہ ہے، اس کو جاری رکھا جائے، اس پر عمل درآمد کرایا جائے اور جو بچے ہیں، ان کا جو نقصان ہو رہا ہے، اس کا ازالہ بھی کیا جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کورونا اگر پھیل گیا تو آپ اس کے ذمہ دار ہونگے۔

(قہقہے)

سردار محمد یوسف زمان: تو اس کے لئے ایس او پیز ہیں، اس پر عمل درآمد کرایا جائے۔ اب سیاحت کے لئے علاقے کھول دیئے گئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کون کرا سکتا ہے؟

سردار محمد یوسف زمان: اب تعلیمی ادارے بند۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز، آپ مجھے ایجنڈے کی طرف آنے دیں، میرے پاس بہت بڑا ایجنڈا ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: یہ ایجنڈا ہمارا ہے، سارا ایجنڈا ہمارا ہے، اس پر ان شاء اللہ کریں گے۔ تیسری بات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نماز کے لئے آج چھٹی کا اعلان کریں کہ آج جمعہ نہیں پڑھتے۔

سردار محمد یوسف زمان: آپ نے فیصلہ کیا تھا کہ ایک ہفتے میں چار دن ہونگے لیکن اس کے باوجود تین دن ہوئے، اگر آپ نے۔۔۔۔۔

تحریک التواء

جناب سپیکر: میں ابھی کسی کو بھی ٹائم نہیں دے رہا، I will go for the Order of the Day. Mr. Inayatullah Khan, MPA, to please move his Adjournment motion No. 300, in the House.

ٹائم نہیں ہے، دیکھیں نماز کا ٹائم ہے۔ جی، عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر ایک اہم اور مفاد عامہ کے مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ حکومت کئی سالوں سے این ٹی ایس کے ذریعے اساتذہ کی بھرتی کر رہی ہے، گزشتہ دو سالوں کے دوران بڑے پیمانے پر بدعنوانی، امتحانی ہالوں کے بکنے اور Testing authorities کی شفافیت کے حوالے سے کئی سکینڈلز سامنے آئے ہیں، این ٹی ایس سے امیدواران کا اعتماد اٹھتا جا رہا ہے، لہذا اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر صاحب! آپ کے علم میں ہے کہ یہ مسئلہ گزشتہ دو تین سالوں سے سٹوڈنٹس بڑے پیمانے پر Agitate کر رہے ہیں کیونکہ اس کے ذریعے سے ہزاروں اساتذہ کی بھی Recruitment ہوتی ہے اور گورنمنٹ کے جو ایمپلائیز ہیں، اب بیشتر محکموں نے Through testing authorities recruitment شروع کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارا جو امتحانی نظام ہے، اس پر ہم عدم اعتماد کر رہے ہیں، ہم میٹرک سے لے کر ماسٹر تک، پی ایچ ڈی تک سٹوڈنٹس تیار کر رہے ہیں، اس کے لئے ایک Elaborate system ہے، بورڈز کا سسٹم ہے، یونیورسٹیز کا سسٹم ہے، سمسٹر سسٹم ہے، اس پورے سسٹم کے اوپر ہم نے عدم اعتماد کر دیا ہے کیونکہ وہ جو Academic record ہے، وہ جو Academic qualification ہے، اس کو ہم کوئی Weight age بڑا کم دے رہے ہیں، این ٹی ایس کے پیپرز جو کہ ایک دن کا پیپر ہوتا ہے، دو تین گھنٹوں کے اندر اس کو Dispose off کیا جاتا ہے، زیادہ تر Objective type پر ہوتا ہے، اس میں ایسی چیزیں سامنے آئی ہیں کہ ایک بندے نے، ایک Candidate نے پہلے والے امتحان کے اندر 10 نمبر لئے ہیں لیکن اسی Candidate کو اگلے والے امتحان کے اندر 82 اور 90 نمبر ملیں گے، یہ کیسے پانچ چھ مہینوں کے اندر ایک Candidate اتنا Grow کر گیا کہ اس نے اپنی Capacity اتنی بڑھا دی کہ وہ 15 اور 20 نمبروں سے جا کر 90 نمبر پر پہنچ گیا ہے؟ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس پورے نظام کو Review کرنے کی ضرورت ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس پر اسمبلی کے اندر Thorough debate کی جائے، میری یہ بھی گزارش رہے گی کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے، مجھے معلوم ہے حکومت نے بھی اس پر کچھ کام کیا ہے، اس پر کچھ کمیٹیاں بنائی ہیں، اس پر ہوم ورک کیا ہوا ہے، میں ایک گزارش کرونگا کہ اس وقت حکومت کے تمام سینیئر منسٹرز موجود رہیں، میں یہ بھی گزارش کرونگا کہ اس کو Conclude کریں، اس اسمبلی کے اندر یا کسی سٹینڈنگ کمیٹی میں اس کو پھر ریفر کریں، اس پر کوئی ریزولیوشن پاس کرائیں، اگر ہم کسی Conclusion تک پہنچے تو اس پر کوئی ریزولیوشن پاس کرائیں، یہ انتہائی اہم معاملہ ہے، ہزاروں کی تعداد میں لاکھوں کی تعداد میں سٹوڈنٹس ان امتحانات کے اندر Appear ہوتے ہیں، ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کو ایمپلائمنٹ ملتی ہے، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس انتہائی اہم مسئلے پر موقع دیا۔

جناب سپیکر: Okay جی، اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات): شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ بالکل Irregularities ہوئی ہیں، Anomalies بھی آئی ہیں، میں عنایت بھائی سے ایگری کرتا ہوں، جب میں ایجوکیشن منسٹر تھا تو میرا چارج لینے سے پہلے کبھی ٹیسٹنگ ایجنسی سے Procurement نہیں کی گئی لیکن ضیاء اللہ بنگش صاحب نے اس Procurement کا پراسیس شروع کیا ہوا تھا، باقاعدہ Procurement کے تحت سب سے Low rate NTS کا آیا، ہم نے ان کو بزنس دے دیا اور جو اصل صورتحال ہے وہ یہ ہے کہ جب ہم جس لیول کی بھرتیاں، جس تعداد کی بھرتیاں کر رہے ہیں، اگر وہ مجھ سے پوچھیں تو اس وقت کوئی Defend نہیں کر رہا لیکن NTS کے علاوہ اس وقت کسی ادارے کی Capacity نہیں، ایٹا ہمارا اپنا ادارہ ہے، اس کی Capacity روز بروز بڑھا رہے ہیں، جواب میں بھی انہوں نے لکھا ہے کہ آئندہ ایٹا جب تک این او سی دیگا، تب تک ایٹا کو ٹیسٹنگ کے تھرو جانا پڑیگا، کابینہ کی کمیٹی بھی اس کے اوپر بنی ہوئی ہے۔ جہاں تک عنایت بھائی کی بات ہے کہ ڈگریز ہیں، ڈگریز تو ایسی کوئی بات نہیں ہے، جس طرح ابھی پرائمری ٹیچرز کے انٹرویو کے زیرو مارکس ہیں، یہ کوئی مارکس نہیں ہیں، وہ کچھ Weight دیتے ہیں این ٹی ایس کو، باقی Qualification کے نمبرز لگتے ہیں لیکن ہمیں کوئی اعتراض نہیں، ہم چاہتے ہیں کہ یہ سسٹم مزید بہتر ہو، یہ سسٹم مزید Transparency اس میں آئے، اس کے اوپر بحث کرنے کے لئے تیار ہیں، ان کی جتنی Suggestions ہونگی، اس کا ہمیں فائدہ ہی ہوگا۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the adjournment motion, moved by the honourable Member, may be admitted for detailed discussion? Those who are in favour of it may say 'Yes'and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detailed discussion.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention': Malik Badshah Saleh Sahib, please move your call attention.

ملک بادشاہ صالح: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میں وزیر برائے محکمہ توانائی و ترقیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ گزشتہ حکومت نے یورپین یونین کے تعاون سے تین سو پچاس ہائیڈل پاور سٹیشنز منظور کئے تھے جس پر کام شروع ہوا تھا،

مذکورہ منظور شدہ پاور سٹیشنز میں سے پی کے 10 اپر دیر میں بھی کئی ہائیڈل پاور سٹیشنز منظور ہوئے تھے لیکن ایک دو کے علاوہ سب پر کام ابھی تک جوں کاتوں نامکمل پڑا ہے۔ اسمبلی فلور پر کئی بار اس مسئلے پر بھی بحث ہو چکی ہے، متعلقہ وزیر صاحب نے 30 دسمبر 2020ء کو کام مکمل کرنے کی آخری یقین دہانی بھی کرائی تھی۔ دوسری بات یہ ہے کہ مختلف این جی اوز کو اس کے ٹھیکے بھی دیئے گئے اور وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ پاور سٹیشنز انہوں نے محکمہ سے خرید لئے ہیں، اس بہانے سے وہ متعلقہ این جی اوز عوام سے پیسے وصول کرتے ہیں، ہمارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا کہ قوم کمیٹیوں کے ذریعے سے اس کو چلائے گی۔ کمیٹیاں بھی بنائی گئی ہیں لیکن ابھی تک اس پر عمل درآمد نہیں ہوا جو کہ عوام کے ساتھ سراسر ظلم ہے، لہذا حکومت اس بارے میں ذمہ داروں کے خلاف قانونی کارروائی کر کے ان کو سزا دی جائے اور ساتھ ہی این جی اوز والوں کو بھی اس گھناؤنی حرکات سے منع کرے تاکہ ادھورے کام مکمل ہو سکیں۔

جناب سپیکر صاحب! یہ 2002ء میں ہمارے علاقے میں یورپین یونین کے تعاون سے ایک سروے ہوا تھا جس میں یہ اندازہ لگایا گیا تھا کہ سردیوں میں سالانہ ہمارے علاقے میں 12 لاکھ فٹ دیار جلاتے ہیں تو پھر یورپین یونین کے تعاون سے 12-2011ء میں یہ جنریٹر ہائیڈل پاور سٹیشنز منظور ہوئے۔ پچھلی گورنمنٹ میں پرویز خٹک صاحب جب چیف منسٹر تھے تو اس نے اس پر کام بھی شروع کیا، یہ ملاکنڈ ڈویژن میں تین سو پچاس تھے جو عمران خان صاحب اس کو ڈیمز کہا کرتے تھے، یہ وہی ہے لیکن میرے گاؤں سے ایک کروڑ 75 لاکھ روپے نکالے گئے ہیں لیکن اس میں کوئی کام ابھی تک نہیں ہوا، میں نے آنریبل بھائی کو اس بارے میں کل پرسوں درخواست بھی دی ہے کہ آپ اس میں انکوائری کریں، اس نے وعدہ بھی کیا ہے۔ آنریبل منسٹر صاحب! اگر آپ اس انکوائری کا وعدہ کرتے ہیں تو پھر آپ اس کو پینڈنگ رکھیں تو مہربانی ہوگی۔

<u>جناب سپیکر</u>: تاج محمد خان ترند، Minister for Energy & Power کا مائیک کھولیں۔

<u>جناب تاج محمد (معاون خصوصی برائے توانائی)</u>: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ ملک صاحب نے بہت اہم مسئلے کی طرف یہاں پر ہماری توجہ مبذول کرائی ہے۔ ایم پی اے صاحب نے مجھے Application دی تھی، اس پر میں نے کل انکوائری کے آرڈرز دیئے ہیں، ان شاء اللہ جب انکوائری کی رپورٹ آئے گی، میں اس کے ساتھ شیئر بھی کرونگا۔ دوسرا میں اس کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگر اس میں کوئی شک ہوا انکوائری رپورٹ

میں، تو میں خود جاکر اس کے ساتھ موقع پر جانے کے لئے تیار ہوں، وہاں پر میں Visit بھی کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، ملک بادشاہ صالح صاحب۔

معاون خصوصی برائے توانائی: جناب سپیکر! ہماری پچھلی حکومت کا ایک بہت اچھا پروگرام تھا، جہاں پر یہ مائیکرو ہائیڈل بنے، اس سے لوگوں کو بڑا فائدہ ہوا، اگر اس میں کوئی گھپلے یا کوئی اس طرح کی چیزیں سامنے آتی ہیں تو ہم ان شاء اللہ برداشت نہیں کرینگے اور جو بھی اس میں ملوث ہوگا، اس کے خلاف سخت ایکشن لینگے۔ تھینک یو، جی۔

جناب سپیکر: بادشاہ صالح صاحب! ٹھیک ہے؟

ملک بادشاہ صالح: جی، اس طرح ہے کہ آنریبل منسٹر صاحب سے میری درخواست ہے کہ وہ خود جاکر دیکھ لیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہا کہ انکوائری کے بعد خود جاؤنگا۔

ملک بادشاہ صالح: بس اس طرح اس پر ہمارا فیصلہ ہو جائیگا، یہ خود آکر دیکھ لیں، اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کھانا آپ کے ساتھ کھائینگے۔

ملک بادشاہ صالح: By number اس کو۔۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے توانائی: جناب سپیکر! میں نے کل انکوائری آرڈر کی ہے، جب انکوائری کی رپورٹ آجائے تو پھر میں ان شاء اللہ وہاں پر جاؤنگا۔

جناب سپیکر: ایڈوکیٹ جنرل صاحب کے ساتھ رابطہ ہوا ہے، وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ اس وقت سپریم کورٹ میں ہے، وہ آج آنے سے قاصر ہے، اجلاس کے بعد تفصیلی بات کرینگے، پیر کے دن وہ تیاری کے ساتھ آئینگے، انہوں نے کنڈی صاحب کے پوائنٹ آف آرڈر کو جاری حالات کے تناظر میں درست قرار دیا ہے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1753، جناب کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، منسٹر صاحب کی بھی ریکویسٹ تھی، وہ آج ہیں نہیں تو آج Kindly اگر ڈیفر کر دیں۔

جناب سپیکر: جی ڈیفر ہو گیا۔

Mr. Ahmad Kundi: Thank you.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پروبیشن اینڈ پے رول مجریہ 2021 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8: Honourable Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Probation and Payroll Bill, 2021, in the House.

جناب منور خان: جناب سپیکر صاحب! جیسا کہ کنڈی صاحب کہہ رہے ہیں، یہ سب کچھ غیر آئینی ہے تو-----

جناب سپیکر: جی۔

جناب منور خان: اسمبلی کو یہ بل بھی کیبنٹ نے ریفر کیا ہے-----

جناب سپیکر: یہ Introduce ہو رہا ہے، وہ تو پاس کریں نا۔

جناب منور خان: نہیں جی، اگر Introduce ہو رہا ہے تو غلط ہو رہا ہے، کیبنٹ Unconstitutional ہو گئی ہے تو یہ کیسے ابھی اسمبلی میں پیش کرتے ہیں؟ کیبنٹ میں بھی اس پر اعتراض ہے تو اس کو بھی Monday تک یا جدھر بھی ہو جائے وہ پیش نہیں کر سکتے، ایسے نہیں ہونا چاہیئے، یہ کیبنٹ سے آیا ہے، ابھی آپ اس کو پیش کر رہے ہیں، سر، یہ نہیں ہونا چاہیئے، فضل شکور صاحب! آپ یہ نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، کیبنٹ سے بل ہمارے پاس منظور ہو کر آنا، یہ اسمبلی کی ضرورت نہیں ہے، یہ قانون کیبنٹ کے لئے ہو گا، ہمارے پاس کوئی بھی بل لا سکتا ہے، یہ منسٹر کے Signature سے Acceptable بل آیا ہے، آپ کے Signature سے بل آئیگا، جمعرات کو ہم وہ بھی لینگے، Acceptable کی اس میں کوئی ایسی بات نہیں، آپ پیش کریں۔

Mr. Fazl e Shakoor Khan (Minister for Law): I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Probation and Payroll Bill, 2021, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

Minister for Law: Thank you.

صوبائی اور ضلعی سطح پر فرقہ ورانہ ہم آہنگی کے فروغ کے لئے علماء و مشائخ کونسل کے قیام کے لئے آئین کے آرٹیکل 144 کے تحت قرارداد کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Resolutions: The Honourable Minister for Law, to please move the resolution under Article 144 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! میرا وہ-----

جناب سپیکر: وہ لیتے ہیں، یہ تو ایجنڈے پر ہے۔

نکتہ اعتراض

Minister for Law: In pursuance of Article 144 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa hereby resolves that 2[Majlis-e-Shura (Parliament)] may by Law establish on Ulama and Mashaikh Council on Provincial and District level to promote sectarian harmony in the country.

جناب سپیکر: جی، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، یہ ریزولیوشن جو منسٹر لاء نے Under Article 144 ٹیبل کی، میرے خیال میں اس نے پڑھا ہوگا Article 144، ذرا آپ ملاحظہ فرمائیں، دیکھ لیں، اس میں Article 144 says_ "(1) If 1[one] or more Provincial Assemblies pass resolutions to the effect that 2[Majlis-e-Shoora (Parliament)] may by Law regulate any matter، ایک منٹ سر، not enumerated in 3[the Federal Legislative List] in the Fourth Schedule, it shall be lawful for 2 [Majlis-e-Shoora (Parliament)] to pass an Act for regulating that matter accordingly, but any act so passed may, as respects any Province to which it applies, be amended or repealed by Act of the Assembly of that Province.، اب اس میں دو چیزیں ہیں، ایک آپ ملاحظہ فرمائیں کہ To regulate the matter اور یہاں پر جو ریزولیوشن میں یہ کرنا چاہتے ہیں، فیڈرل گورنمنٹ سے To establish a Council of Ulemma، تو یہ ایک Separate law ہے تو پھر ہمارے Legislative list میں نہیں ہے، اس کو پھر ہم کیوں Adopt نہیں کر سکتے، ہم کیوں یہاں پر ایکٹ پاس نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ جو آرٹیکل 70 ہے، Read with Article 141, Article 142, Article 143 تو پھر ہمارے پاس یہ Jurisdiction میں آتا ہے تو پھر ہم کیوں یہاں پر خود اس لاء کو پاس نہیں کرتے، اگر ہم اس کو یہی چاہتے تھے کہ آپ ہمارے لئے کونسل بنائیں اور یہ Already لاء بھی نہیں ہے، آپ جو ریزولیوشن میں پاس کرنا چاہیں تو Already ایک لاء موجود ہوتا ہے، فیڈرل گورنمنٹ میں لاء موجود ہوتا ہے، اس میں جس طرح اگر آپ National Disaster Management

Authority کا جو ایکٹ ہے، اس کو آپ لے لیں، ہمارا پراونشل پھر بن گیا، ہم نے اس میں امنڈمنٹ کر لی، اس طرح آپ Revisit کر لیں، ان کو دیکھ لیں، اس پر آپ نہیں کر سکتے ہیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Minister for Law.

<u>وزیر قانون</u>: اس میں جو آرٹیکل 144 ہے، اس میں کچھ لسٹ ہے، اس میں اگر کوئی چیز نہ ہو تو اس کی ہم لوگ پراونشل اسمبلی کو بھی اگر اجازت دیں، فیڈرل گورنمنٹ کو تو وہ ہمارے لئے اس میں Legislation کر سکتی ہے، اس ریزولیوشن کا Basic مقصد یہ ہے کہ اس طرح ہے، ہمارا ملک اس پر ہم کافی زیادہ کیا کہیں گے، Different schools of thought کے علماء کرام ہیں تو یہ National harmony پیدا کرنا چاہ رہے ہیں، اس میں کہیں اس طرح کے Let's say Sir ہمارے یہاں پر کے پی میں ایک School of thought ہے جس کو ہم پنج پیر کہتے ہیں، وہ پنجاب اور سندھ میں اتنی زیادہ نہیں ہیں، یہ وہاں پر ہم اس طرح کے بورڈ بنانا چاہتے ہیں کہ پورے ڈسٹرکٹ میں ہر ایک کو نمائندگی ملے، صحیح طریقے سے سب کی نمائندگی ہو۔ اس کا Basic reason یہ ہے کہ جو ہم Anti terrorist، ہماری بد قسمتی ہے کہ اس طرح کے لٹریچر مختلف علماء کرام کی طرف سے آ جاتا ہے، اس طرح Hate speeches آ جاتی ہیں، Hate literature آ جاتا ہے تو وہ وہاں پر ایک جگہ پر سارے علماء کرام اور باقی وہ سارے مل کر اس کو اس طرح کی Legislation ہو تاکہ ملک میں Sectarian harmony آئے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، اکرم خان درانی صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جو بڑی خوبصورت سی باتیں کیں، ہمیشہ اس قسم کی چیزیں پیش کرتے ہیں، وہ ظاہری طور پر بڑی خوبصورت اور نمایاں لگتی ہیں، مجھے تعجب ہے کہ ایک طرف یہ کہتے ہیں کہ ہم فرقہ وارانہ تعصب کو ختم کرتے ہیں، دوسری طرف وہ پھر اس کونسل میں ایسے لوگوں کو شامل کرتے ہیں، چناؤ کرتے ہیں، بالکل گورنمنٹ کی باتوں سے وہ انگوٹھا بھی لگاتے ہیں، دستخط بھی کرتے ہیں، من وعن تسلیم بھی کرتے ہیں، ابھی یہ ہے کہ وفاقی حکومت نے پانچ بورڈز نئے بنا دیئے ہیں، ایک طرف کچھ جماعتوں کو Terrorist ڈیکلیئر کر کے ان کو Ban کیا، اس کے لئے پھر بورڈ بھی بنا دیا، اگر ایک تنظیم ہے، جماعت ہے، سیاسی ہے، آپ کے پاس پوری معلومات نہیں اور جلدی میں آپ اس کو Ban کرتے ہیں، بجائے اس کے کہ اس پر پابندی ہے، اس کے باوجود آپ ان کے لئے ایک بورڈ بھی بناتے ہیں، اجازت بھی دیتے ہیں، چونکہ اسلامی نظریاتی کونسل میں ہر قسم کے لوگوں کا جتنے

بھی مسالک ہیں، ان کی نمائندگی ہے، کوئی بھی اس قسم کی بات ہو تو وہ وہاں پر اسلامی نظریاتی کونسل میں جاتی ہے، خواہ وہ ہمارے صوبے کے حوالے سے ہو، تو پھر یہاں پر جو ڈسکشن ہوتی ہے، آپ اس کو اسلامی نظریاتی کونسل سے ریفر کرتے ہیں، ابھی اگر یہاں پر ہم مزید اس طرح کی اور کونسل بھی بنادیں، اس میں ایسے لوگوں کو لائیں، ہم تو بظاہر یہ کوشش کرتے ہیں کہ وہ متنازعہ نہ ہو لیکن پھر اس کا گورنمنٹ جو چناؤ کرتی ہے، اس میں ایسے لوگوں کا چناؤ کرتی ہے کہ وہ خود بخود متنازعہ چیز ہوتی ہے، جو اہمیت مذہبی مسلک کی ہوتی ہے، اس میں اگر اس شان کے مطابق لوگوں کی تقرری آپ نہ کریں، اس پر پھر اس مسلک کی بھی، میرے خیال میں وہ بھی آپ اس طرح نہیں کرتے ہیں، چناؤ بھی گورنمنٹ خود کرتی ہے، ہم تو کہتے ہیں کہ اس قسم کی چیزیں نہیں لانی چاہئیں، ابھی نئی بات آرہی ہے کہ جمعہ کا خطبہ وہ حکومت لکھ کر دے گی، پابندیاں وہاں علماء پر ہیں، ایک طرف مسجد ہے، دوسری طرف اس کے ساتھ کلب ہے، وہاں پر وہ مولوی صاحب کچھ بھی دیکھے لیکن اس پر پابندی نہیں ہے، خطبے میں وہ بات نہیں، ہمارے ہاں بے حیائی اور عریانی اس کے تدارک کے لئے معاشرے میں جو بات آتی ہے، کم از کم ہمارے علماء جمعہ کے دن عوام کو ایک سوچ دیتے ہیں، پھر ایک خوف پیدا ہو جاتا ہے، پھر وہ رک جاتا ہے، لہذا میری گزارش ہے کہ گورنمنٹ مزید ان چیزوں کو متنازعہ نہ بنائے، اس کی کوئی ضرورت نہیں، وہی اسلامی نظریاتی کونسل میں چناؤ ایسے لوگوں کا کرے جو معاشرے کو قابل قبول ہوں، شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، لطف الرحمان صاحب۔

<u>جناب لطف الرحمان:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ جیسے درانی صاحب نے فرمایا، بالکل اسی طرح کی بات ہے، مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں اس قرارداد کے پیچھے جو نیت ہے، اس نیت پر شک ہے، اس میں بڑا خوشنما فرقہ واریت کے حوالے سے لفظ شامل کیا گیا ہے، فرقہ واریت بالکل نہیں ہونی چاہیئے، ہم فرقہ واریت کے خلاف ہیں، جمیعت علماء اسلام ملک میں فرقہ واریت اگر اس کو کوئی فروغ دیا گیا ہے تو سوال ان لوگوں سے پوچھا جائے جنہوں نے اس کو ہمیشہ فروغ دیا۔ جناب سپیکر! آج جو قرارداد لائی جارہی ہے وہ انتہائی بدنیتی پر لائی جارہی ہے کیونکہ اگر آپ کے پانچ بورڈز ہیں، ہمارے پاکستان میں مدارس کے حوالے سے ان پانچ بورڈوں کے علاوہ آپ نے ایک ہی دن میں چھ سات بورڈز اور منظور کئے ہیں، بورڈ آپ نے ان لوگوں کو دیئے کہ جن لوگوں پر ان کی تنظیموں پر آپ نے پابندی لگائی ہوئی ہے، پاکستان میں وہ Ban ہیں، وہ کوئی جھنڈا اور تنظیم کا نام اس حوالے سے وہ کوئی پروگرام نہیں کر سکتے، وہ Ban ہیں، اگر وہ Ban ہیں، آپ ان کو بورڈز مہیا کر

رہے ہوں تو اس کا مقصد یہ ہے کہ پھر اس پر آپ کچھ کرنا چاہتے ہیں، آپ جو خوشنما الفاظ اس کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں، کس طریقے سے ہم کہیں کہ یہ نیک نیتی پر اور ملک میں ایک امن کی فضاء قائم کرنے کے لئے فرقہ واریت کی فضاء کو ختم کرنے کے لئے کوئی قانون بنایا جائے، قراردادیں پاس کرنا چاہتے ہیں، میں صوبائی اسمبلی سے اور اس ایوان کے ممبران کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دیکھیں، دو باتیں نہیں چل سکتیں، سٹیٹ کو سوچنا ہوگا کہ اگر ان چیزوں پر آپ Ban لگاتے ہیں اور پھر انہی کو بورڈز فراہم کرتے ہیں، آج وہ اسی حوالے سے قرار دادیں پاس کرنا چاہتے ہیں، علماء اور مشائخ کونسل بنانا چاہتے ہیں، اس کا مقصد یہ ہے کہ انہوں نے کس طریقے سے کنٹرول کرنا ہے، خوشنما لفظوں کے پیچھے اصل مقاصد کیا ہیں؟ ہمارے ممبران کو بھی اس حوالے سے معلومات نہیں ہیں کہ وہ اصل مقصد کیا ہے؟ اس کے پیچھے اس طرح کی قراردادیں پاس نہیں ہونی چاہئیں، نہ یہ ملک کے لئے بہتر ہے اور نہ ہی ہمارے صوبے کے لئے بہتر ہے، جس پر تنازعات کھڑے ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اوکے جی، سردار یوسف صاحب۔

<u>جناب لطف الرحمان</u>: میرے خیال میں کچھ بھی ہو لیکن نیک نیتی سے ہو، کوئی بات سمجھ میں آئے اور وہ صوبے کی بہتری کے لئے ہو تو قرارداد لائی جائے، ہمیں بھی سمجھایا جائے، ہم بھی اس ایوان کا حصہ ہیں، ہمیں تھوڑا سا اس حوالے سے سمجھایا جاتا کہ یہ قراردادیں ہم صوبے میں کیوں پاس کرنا چاہتے ہیں، مرکز میں جو قانون سازی ہو رہی ہے، وہ کس Basis پر ہو رہی ہے، کس لئے ہو رہی ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو جی، سردار یوسف صاحب۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: شکریہ جناب سپیکر! یہ قرارداد جو سامنے لائی گئی ہے، پہلی بات یہ ہے کہ اس کی واقعی وضاحت ہونی چاہیئے، اس کی ضرورت کیوں پیدا ہوئی؟ دوسری بات یہ ہے کہ علماء اور مشائخ کی جو کونسل بنائی جا رہی ہے، ایک اسلامی نظریاتی کونسل ہے لیکن اس کے علاوہ واقعی جب ہماری حکومت تھی، پاکستان مسلم لیگ نون کی حکومت تھی، مرکز میں ہم نے علماء اور مشائخ کونسل بنائی تھی، اس علماء اور مشائخ کونسل میں جتنے بھی مسالک کے لوگ تھے، ان سے نام لئے تھے، کوئی حکومت نے اپنی طرف سے نامزد نہیں کئے تھے، جتنے بھی مسالک کے لوگ تھے، فرقہ واریت کی بات علیٰحدہ ہے، یہاں اس ملک میں چار مسالک کے مذہبی لحاظ سے لوگ رہتے ہیں، جس میں اہلسنت والجماعت ہیں، بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث اور اہل تشیع ہیں، جتنے بھی نام لئے گئے، ان سے ان کی مرضی کے مطابق نام لئے گئے، مرکزی سطح پر علماء اور مشائخ

کونسل بنائی لیکن جس طریقے سے یہ قرارداد آرہی ہے، اس میں تو نظر یہ آرہا ہے کہ حکومت اپنی مرضی سے کوئی نامزد کر دے گی، وہ تو ان کی نمائندگی بھی نہیں ہوگی، اس وجہ سے جس طرح کہ مولانا صاحب نے بھی کہا کہ اس کی نیت پر شک ہے، اس کا مقصد کیا ہے، آیا ان مسالک کے ذمہ دار لوگوں سے مشاورت کی گئی ہے؟ اس کے بعد یہ قراردادیں لا رہے ہیں یا اپنی طرف سے یہ قراردادیں لا کر پاس کر کے نامزد کر دیئے جائیں، اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی بورڈ کی بات ہوتی رہی، اس وقت میں وزارت مذہبی امور میں منسٹر تھا، ہم نے سب سے یہ رائے لی، ایک بورڈ، ہم نے اپنی طرف سے یہ کہا کہ فرقہ واریت کو کم کرنے کے لئے جو بورڈ ہو، چاروں مسالک کا ایک ہی بورڈ ہو جس کے ذریعے یہ چیزیں افہام و تفہیم کے ذریعے، نصاب پر بھی بات ہو سکے گی، اس کا پروسیجر بھی Adopt کیا جا سکے گا لیکن اب عجیب سی بات، الٹی بات ہو رہی ہے، ایک طرف حکومت یہ کہتی ہے کہ فرقہ واریت کو کم کر دیں، دوسری طرف سے زیادہ بورڈز بنائے جا رہے ہیں، ان کو دیئے جا رہے ہیں، زیادہ فرقے پیدا کئے جا رہے ہیں، یہ تو حکومت کی واقعی نیت پر شک ضرور ہوتا ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو قرارداد ہے، اس کی پہلے باقاعدہ صحیح طریقے سے وضاحت ہو، جتنے مسالک کے لوگ ہیں، ان سے مشاورت بھی ہو، اس کے بعد اس کو لایا جائے تاکہ اس پر سیر حاصل بحث کر کے اس کو پھر اپنی رائے دیں جی، شکریہ۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، عنایت صاحب، دو منٹ۔

جناب عنایت اللہ: میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، بارہ بجکر بیس منٹ ہو گئے ہیں، ایک بجے کو اجلاس ختم ہو جائے گا، مجھے پیش کرنے دیں، میں کیا کروں؟ جی کریں۔

جناب عنایت اللہ: یہ بڑا Important issue ہے، اسلامی آئیڈیالوجی کونسل۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپوزیشن والے آپس میں بیٹھ کر یہ طے کریں، یہ سارا ٹائم آپ لوگ لے رہے ہیں، ادھر سے کسی نے نہیں لیا۔

جناب عنایت اللہ: یہ ایک اسلامک آئیڈیالوجی کونسل بھی موجود ہے، پانچ بورڈز بھی مدارس کے موجود ہیں، ان بورڈز کے اندر ایک اتحاد موجود ہے، اتحاد تنظیمات مدارس کے نام سے موجود ہے، ان پانچ بورڈز کے اندر تمام مکاتب فکر کے علماء شامل ہیں، جن میں شیعہ بھی ہیں، جن میں سنی مکاتب فکر، بریلوی ہیں، اہلحدیث ہیں، دیوبندی مکتبہ فکر ہیں، جماعت اسلامی کا بھی بورڈ ہے، ان پانچ بورڈز کے اوپر یہ مشتمل ایک

اتحاد تنظیمات مدارس ہے جو کہ ایک Legitimate forum ہے، تمام پاکستان کے مذہبی مسالک کا نمائندہ اتحاد ہے، وہ جا کر حکومتوں سے ملتا ہے، حکومت اگر کوئی ریفارمز لانا چاہتی ہے، مدارس کے سسٹم کے اندر حکومت اگر کوئی Alternate forum develop کرنا چاہتی ہے جس کا نہ قانون کے اندر کوئی ذکر ہے، نہ Constitution کے اندر کوئی ذکر ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ اگر وہ ان پانچوں بورڈز کے ساتھ ان مسالک کی تنظیمات پر اتحاد کے ساتھ اگر حکومت Coordinate نہیں کرے گی تو اس سے فرقہ واریت مزید بڑھے گی۔ جناب سپیکر صاحب! میں آگے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ فرقہ واریت مذہبی ایشو نہیں ہے، یہ Politically create کیا گیا ہے، ہمارے ہزاروں سال ایک ہزار سال سے زیادہ مسلمانوں کی خلافت اور حکومت رہی ہے، یہ گزشتہ سو سالوں کے درمیان یہ Phenomena آیا ہے، اس کو مذہب کے، امت کے بڑے علماء ہیں وہ ایڈمٹ نہیں کرتے ہیں، تبھی 1951ء سے تمام مسالک کے علماء نے پاکستان کے لئے دستوری خاکہ دیا تھا، کبھی 1973 Constitution کے اوپر تمام مسالک کے لوگوں نے دستخط کئے تھے۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Windup, please.

<u>جناب عنایت اللہ:</u> اس لئے اس کو Politically address کریں اور جو Religious لوگ ہیں، مختلف Schools of thought ہیں، ان کے ساتھ اگر آپ Coordinate نہیں کریں گے، کوئی Alternate forum develop نہیں کریں گے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ اشتیاق ارمڑ صاحب! آپ بڑے اچھے پوائنٹس لے کر آئے ہیں، کون کر رہے ہیں نا، منسٹر صاحب کر رہے ہیں، ان کے بارے میں اب آپ کوئی بات نہیں کر سکتے۔

<u>جناب منور خان:</u> جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اپنی سیٹوں پر بیٹھیں، آپ بات کریں، اب ہم نے کہا ہے، ریکویسٹ کی ہے اور کیا کروں؟ منور خان صاحب! آپ تشریف رکھیں، Please don't waste the time، درانی صاحب نے بھی ریکویسٹ کی، ہمارے منسٹروں نے بھی ریکویسٹ کی، میں نے بھی ریکویسٹ کی، آپ اب خوشی سے بیٹھے ہوئے ہیں، اس کا میں کیا کروں؟

<u>سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، جو باتیں ہوئیں، ابھی تک اس چیز پر ڈسکشن جاری ہے، اس پر مختلف Schools of thought کے لوگ ہیں، ان کو اکٹھا کرنا، ان کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کا مقصد ہی یہی ہے کہ ہم ایک ہو جائیں۔ یہاں پر بات ہوئی

کہ حکومت اب جمعہ کے روز اپنی مرضی کے خطبہ بھی دے گی لیکن ہماری Intention، آپ دیکھیں، ہماری Intention یہ نہیں ہے، ہم بھی مساجد میں جاتے ہیں، انہیں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں لیکن اکثر آپ نے دیکھا ہوگا کہ وہاں پر کونسی باتیں ہوتی ہیں؟ کبھی میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ اپنے ہاسپیٹل کو گندا کریں، آپ ہارن بجائیں، اس کے درمیان کوئی بھی ایسی بات نہیں، جو باتیں ہوتی ہیں وہ اپنے مقاصد تک محدود ہوتی ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے 1945ء میں دیکھا کہ World War II میں دنیا تباہ ہو گئی، وہ مخالف جب اسلام کی طرف آتے ہیں، اس کو ہم NATO کہتے ہیں، وہ NATO بن جاتا ہے، ایک فورس بن جاتی ہے، یہاں پر ہم فرقوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں، کوئی شیعہ بن جاتا ہے، کوئی سنی بن جاتا ہے، کوئی دیوبندی بن جاتا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک کی خاطر یہاں پر ہم سارے اکٹھے ہو جائیں، اس ملک کو بچائیں۔ Thank you very much.

<u>Mr. Speaker:</u> I will put it for voting. Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'. Count please.

جو ریزولیوشن کے حق میں ہیں وہ اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو جائیں، دوبارہ کاؤنٹ کریں جی۔ اکبر ایوب صاحب! آج آپ اپوزیشن میں بیٹھ کر کھڑے ہو گئے، ابھی جو اس ریزولیوشن کے خلاف ہے وہ کھڑے ہو جائیں، آپ تشریف رکھیں، اکبر ایوب صاحب نے علیحدہ سیٹ کی درخواست تو نہیں دے دی؟ Those who are against this resolution should stand up، یہ نگہت Abstain کر رہی ہیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>جناب سپیکر:</u> ریزولیوشن کے حق میں 38 اور مخالفت میں 18۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جی، یہ زیادہ ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ شمار نہیں ہونگے، یہ سیٹوں پر جائیں گے تو پھر شمار ہونگے۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> 18 ہیں، جب وہ جائیں گے تو پانچ چھ اور بھی بڑھ جائیں گے۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> مفتی صاحب! نیچے بیٹھیں۔

(تالیاں)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is passed with majority.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر!-----

<u>جناب سپیکر</u>: نگہت بی بی! Rule relax کرنے کی درخواست کریں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سر! آپ ہی Rule relax کرادیں،240اور140-----

<u>جناب سپیکر</u>: تو وہ کہہ دیں نا۔

(قہقہے)

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House-----

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: جناب سپیکر صاحب!-----

<u>جناب سپیکر</u>: یہ دو ریزولیوشن لیتے ہیں، پھر درانی صاحب کی طرف جاتے ہیں۔

Is it the desire of the House that the rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honorable Member to move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes'and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The Member is allowed to move,

جی نگہت بی بی! پہلے آپ کریں، فضل الہیٰ، آپ بھی کریں اور پھر نذیر عباسی صاحب، آپ کریں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب! میں اس کا پس منظر آپ کو بتادوں کہ یہ باہر تقریباً کوئی سو بچیاں بیٹھی ہوئی ہیں، ساتھ ہی فزیو تھراپی کے جو ڈاکٹرز ہیں وہ Male بھی بیٹھے ہوئے ہیں، یہ پچھلے چار دن سے دھرنے میں تھے، کل سے میں نے ان کے ساتھ کوشش شروع کی، آج اللہ کے فضل وکرم سے ڈپٹی سپیکر صاحب، شاہ محمد صاحب اور ان کے علاوہ ہمارے آنریبل-----

<u>جناب سپیکر</u>: بی بی، ریزولیوشن کی طرف آئیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: لاء منسٹر صاحب گئے اور ان کو یقین دہانی کروائی، انہوں نے کہا کہ ہم دھرنا ختم کردیں گے، یہ ریزولیوشن پاس کردیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: پاس کریں۔

قراردادیں

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! اس میں شگفتہ بی بی کے سائن، شوکت یوسفزئی صاحب کے سائن، اکبر ایوب صاحب کے سائن اور شاہ محمد صاحب کے سائن موجود ہیں۔ جناب سپیکر! یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے، جی فضل الہیٰ صاحب کے سائن بھی موجود ہیں۔

جناب سپیکر! یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ DPT کے ایک سو فارغ التحصیل طلباء کے لئے آنے والے بجٹ 22-2021 میں سرکاری ہسپتالوں میں Paid house job کے لئے آٹھ کروڑ کی رقم مختص کی جائے اور ان کی Paid house job کو اسی طرح ہر سال Percentage میں لیا جائے۔

جناب سپیکر: Permanent کیا جائے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Permanent کیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب! ہم اس کے لئے تمام ہاؤس کے ممبران ان بچیوں اور بچوں کے لئے بھرپور کوشش کریں گے، ہمارے جو آنریبل منسٹرز ہیں، فنانس اور ہیلتھ کے، وہ آٹھ کروڑ روپے کچھ بھی نہیں ہیں، یہ بارہ کروڑ روپے ان سے ہر Batch میں لیا جاتا ہے اور ہر Batch میں اگر یہ آٹھ کروڑ روپے خرچ کردیں تو آٹھ کروڑ کچھ بھی نہیں ہیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Fazl-e-Elahi Sahib, please move your resolution No.1338.

جناب فضل الہیٰ: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ قوم ٹیلہ بند اور پی ایچ اے کے درمیان پشاور ریزیڈینشل سوڑیزئی بالا پر ایک تنازع چلا آرہا ہے، ٹوٹل 18 ہزار کنال زمین ہے، یہاں پر 2012ء میں یہ سکیم منظور ہوئی تھی، سابقہ منسٹر احسان اللہ صاحب نے خریدی، ہوائی انتقالات کے موروثی قابضین اور آبادکار جو مالکان ہیں، وہ اضاخیل، گڑھی حجم، گڑھی شہیدان، گڑھی شیراز خان، گڑھی محمد حسن، گڑھی ہاشم وغیرہ کی جو اقوام ہیں، انتقالات بھی موجود ہیں، 2012ء سے اس پر ہائی کورٹ میں کیس بھی چلا آرہا ہے جبکہ پی ایچ اے نے 2014-9-17 میں یہ خریدی جو کہ توہین عدالت بھی ہے، 94 کروڑ روپے سابق منسٹر صاحب کو دیئے گئے جبکہ ان سے قبضہ بھی

نہیں لیا گیا، جس سے حکومت کو کروڑوں روپے کا نقصان ہوا، قانونی طور پر چھ مہینوں میں قبضہ لیا جاتا ہے جو کہ 2020ء میں چھ سال بعد قبضہ لیا گیا جو کہ سراسر غیر قانونی ہے۔ 3 جنوری 1994ء کو رول 194 کے تحت ریگی للمہ، حیات آباد کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے سپیشل کمیٹی بنائی گئی جس میں ارباب سیف الرحمان صاحب چیئرمین، ڈاکٹر عنایت الحق صاحب، ایم پی اے، حاجی محمد نواز ایم پی اے، غنی محمد خان، ایم پی اے شامل تھے، انہوں نے حیات آباد کے کیس کو بنیاد بنا کر پچاس فیصد رقم قبضہ اور پچاس فیصد مالکان کو دی، بلکہ اسی طرح 3-08-2004 کو خالد وقار چمکنی کی سربراہی میں کمیٹی تشکیل دی گئی، اس کمیٹی میں پچاس فیصد موروثی قابضین کو دی گئی، اسی طرح 2006ء میں ان دونوں فیصلوں کی بنیاد پر ڈی ایچ اے بھی اسی طرح ان اقوام کے ساتھ بیٹھ کر ایک Grand Committee تشکیل دی اور جس طرح حیات آباد اور ریگی ڈی ایچ اے کا مسئلہ باہمی مشاورت سے حل ہوا، اسی طرح اس کا بھی حل ہونا چاہیئے۔ جناب سپیکر! یہاں پر میں آپ کو بتا تا چلوں کہ حیات آباد اور ریگی میں جو علاقے ہیں اور جو قابضین تھے، ان کے ساتھ ایک مرلے کا بھی انتقال نہیں تھا، یہاں پر ہمارے ساتھ میری قوم خلیل مہمند کے ساتھ جو چار ہزار کنال کے جو انتقالات ہیں، ان کو Bypass کیا گیا ہے، ان کے ساتھ ظلم کیا گیا ہے، لہذا اس پر ایک سپیشل کمیٹی بنائی جائے تاکہ میری قوم کو انصاف ملے، ان شاء اللہ ضرور ملے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، یہ ریزولیوشن پاس کرنی ہے، ?This is a resolution۔ جی، خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ</u>: اس پر میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ فضل الہٰی بھائی نے جو قرارداد پیش کی اور جو باتیں کی ہیں، ہم ان کو سپورٹ کرتے ہیں کیونکہ یہ وہاں پر ٹھیک ہے، انہوں نے ہاؤسنگ کے لئے سکیم لی ہے، خریدی گئی ہے لیکن وہاں پر جو مالکان ہیں یا قابضین ہیں، ان کی بھی دلجوئی کے لئے ایک کمیٹی، ایک کمیشن بنانا چاہیئے کیونکہ دو دو سال، تین تین سال، چار چار سال سے وہ قابضین آرہے ہیں، وہاں پر ان کے مکانات ہیں، ان کی جو فصلیں ہیں، ان کے بہت نقصانات ہو رہے ہیں، ہم ان کو سپورٹ بھی کرتے ہیں، یہ بہت ضروری ہے، اس کو منظور کرنا چاہیئے، ان لوگوں کی بھی دادرسی ہونی چاہیئے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: کامران خان! وہ کہتے ہیں کہ کمیٹی بنائیں یا کوئی کمیشن بنائیں، اور کیا، اس کو پینڈنگ کریں، اس قرارداد کا کیا کروں؟

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر! اس قرارداد کو پاس کریں، اگر Future میں کوئی ایشوز آتے ہیں تو بھی اس کے اوپر بات کر لیں گے۔

جناب فضل الٰہی: جناب سپیکر صاحب! میں خوشدل خان ایڈوکیٹ صاحب کا مشکور ہوں، شاید ان کا حلقہ بھی ہے لیکن وہاں پر آپریشنز بھی ہوئے ہیں، لوگ زخمی بھی ہوئے ہیں، میں خوشدل خان ایڈوکیٹ صاحب کا مشکور ہوں کیونکہ خوشدل خان صاحب کو سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ سے فرصت نہیں ملتی ہے لیکن میں آج شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس قرارداد کو سپورٹ کیا ہے، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو ایوان سے پاس کرادیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Janab Nazeer Abbasi Sahib!

جناب نذیر احمد عباسی: جناب سپیکر!۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: Order in the House, please. نام پڑھیں، جن کے نام ہیں، نام پڑھیں۔

جناب نذیر احمد عباسی: جناب سپیکر! میں ایک قرارداد لانا چاہتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: نام پڑھیں، جن کے نام ہیں۔

جناب نذیر احمد عباسی: سب لوگوں کے نام ہیں، سر، یہ کافی لمبی ہے، کوئی بیس بائیس لوگوں کے اس پر Signatures ہیں، اپوزیشن کی طرف سے بھی اور ٹریژری بنچز کی طرف سے بھی ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں پڑھیں۔

جناب نذیر احمد عباسی: یہ قرارداد ہے کہ ہندکو زبان جو ہمارے صوبہ خیبر پختونخوا کی ایک بڑی آبادی میں بولی جاتی ہے، وہاں سے منتخب نمائندگان بھی اس ایوان میں موجود ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ہندکو زبان کو پارلیمانی زبان کا درجہ دیا جائے، صوبائی اسمبلی کے قواعد وضوابط میں اس کے بارے میں ترمیم لائی جائے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب نذیر احمد عباسی: یہ ایک بڑی آبادی ہے جس میں آپ کا پشاور شہر ہے، آپ کا کوہاٹ ہے، ہزارہ میں یہ زبان ایک بڑی Majority میں بولتی جاتی ہے، اس کو اگر اسمبلی میں پارلیمانی زبان میں شامل کر لیا جائے، اس کے ترجمہ کا انتظام کر لیا جائے تو میرے خیال میں یہ اس زبان کو ایک عزت دینے والی بات ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کامران خان بنگش صاحب۔

جناب نذیر احمد عباسی: ہمارے صوبے کی بہت بڑی تعداد جو اس زبان کو بولتی ہے۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: شکریہ، جناب سپیکر۔ ہم اس قرارداد کی مکمل طور پر سپورٹ کرتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک جو ہمارے بڑے بڑے Urban centers ہیں جن میں پشاور بھی شامل ہے، کوہاٹ ایریا کی انہوں نے بات کی، ایبٹ آباد، ہری پور، ڈی آئی خان کا بھی کچھ ایریا یہاں پر Hindko speaking جو وہاں پر بہت زیادہ پاپولیشن ہے، پشاور کے حوالے سے اگر میں بات کروں، میرا حلقہ جو وسط سٹی میں ہے، اس میں بہت زیادہ Hindko speaking ہے، اپنے حلقے کی نمائندگی کرتے ہوئے ان کی قرارداد کو سپورٹ کرتے ہوئے میں بھی یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو پاس کر دیا جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

اس کے لئے رولز میں امنڈمنٹ لانا پڑے گی۔ جی، اپنا شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت): میں نے کہا، ایک اسمبلی یہاں پر لگی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے تو ریکویسٹ کی ہے، میں فاٹا کے آنریبل ممبرز سے پھر ریکویسٹ کرتا ہوں۔

وزیر محنت: یا تو ان کی بات سنی جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے کہا کہ اپنی سیٹوں پر جا کر بات کریں، اس پر انہوں نے یہ کہا کہ نثار مہمند صاحب بات کر لیں تو پھر ہم اٹھ جائیں گے۔ پھر درانی صاحب، آپ نے یہ بات کی تھی کہ نثار مہمند کو اجازت دے دیں، وہ بات کریں تو یہ اٹھ جائیں گے، ہم نے ان سے بات کروائی ہے، یہ پھر بھی نہیں اٹھے۔

وزیر محنت: میرے خیال سے یہ اسمبلی ہے، اس میں بات ان کو کرنی چاہیئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہم نے تو کہا ہے، نثار مہمند اس دن ان کی نمائندگی کر کے بات کی ہے۔

وزیر محنت: ان کا احتجاج وہ ٹوکن احتجاج ہے، اس پر غور کریں۔

جناب سپیکر: ابھی درانی صاحب! نماز کا ٹائم آ گیا، لطف الرحمان صاحب پھر رہ جائے گا۔ جی، لطف الرحمان صاحب۔

جناب لطف الرحمان: جناب سپیکر اس دن آپ چلے گئے تھے تو ڈپٹی سپیکر صاحب بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے اپنی سیٹ سے بات کی، حکومت نے وعدہ کیا کہ آج ہم آپ کو اس کا تفصیلی جواب دیں گے، حکومت جواب دے دیں تو قصہ ختم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: ان کے ساتھ حکومت کی طرف سے کس نے بات کی تھی، آپ نے کامران؟ جواب دے دیں نا۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! اس دن اجلاس میں قبائلی اضلاع کے حوالے سے ہم نے کافی تفصیل سے بات کی تھی، ان ممبران کے حوالے سے اگر ہم بات کریں۔۔۔۔

جناب سپیکر: فاٹا کے ممبران ذرا سنیں، کامران صاحب کی بات سنیں، یہ منسٹر صاحبان ذرا، ہیلو یار، ان کو آگے سے اٹھائیں نا۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! میر کلام صاحب کی Already وزیر اعلیٰ صاحب سے ملاقات ہو چکی ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ان کو سنیں، منسٹر صاحب کو سنیں، وہ ان کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! میر کلام صاحب کی Already وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ ملاقات ہو چکی ہے، جو چار باقی ممبران ہیں، ان کی بھی ہم میٹنگ کروا دیں گے، ان کے جو Concerns ہیں وہ Genuine ہیں، وہ وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی سنے، ہمیں بھی ہدایات کر دی کہ وہ ان کو Resolve کر لیں۔ باقی چار ممبران کے ساتھ بھی بات کر لیں گے، میرے خیال میں اکیس میں سے چار ممبران رہ گئے ہیں اور باقی سترہ کے Grievances ختم ہو گئے ہیں، ان کو ہم پچیسویں آئینی ترمیم کے ساتھ Link کریں، میرے خیال میں یہ تو قبائلی اضلاع کے ساتھ ناانصافی ہے کہ چار ممبران وہ اکیس ممبران کے اوپر حاوی ہو جائیں، میری ریکویسٹ ہے، ہم نے تین دفعہ ان کے ساتھ اس دن جرگہ بھی کیا، ہم ان کی میٹنگ کروا دیں گے، ان کے بجٹ کے حوالے سے جو Concerns ہیں، ہم وہ Resolve کر دیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے، ابھی تو بات ہو گئی نا، میں میر کلام صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ کی بات سی ایم صاحب کے ساتھ ہو گئی تھی، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنے ممبران کو بٹھائیں، یہ اچھا طریقہ نہیں ہے، بس احتجاج کی حد تک تو ٹھیک ہے، وہ ہو گیا، ریکارڈ بھی ہو گیا، پھر ادھر دستر خوان نہ لگائیں نا، میں نے پولیس ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں اس دن کہا تھا کہ اویناش سنگھ کی گمشدگی کی رپورٹ آج ایوان میں پیش کی جائے، آپ لائے ہیں، یہاں سیکرٹری صاحب کے حوالے کر لیں۔ جی وقار خان، Move کر لیں، اپنی ریزولیوشن جلدی سے دیکھیں۔

جناب وقار احمد خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ محکمہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن خیبر پختونخوا نے E- Transfers & Postings Policy, 2019 کے تحت Hard areas کے اساتذہ کرام کے لئے جو اضافی مراعات دی ہیں، ان علاقوں میں سوات کے پہاڑی علاقوں کو بھی شامل کیا جائے، وہاں پر کام کرنے والے اساتذہ کو Hard area کی مراعات دی جائیں۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: حمیرا بی بی! ادھر میرے پاس یہی ریزیلوشن ہے، جی، حمیرا بی بی۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ چونکہ اس وقت ملک بھر میں مہنگائی اور بے روزگاری کے ساتھ بجلی کی ناروالوڈ شیڈنگ کے ہاتھوں عوام شدید مشکلات سے دوچار ہیں، ملک میں غربت کی زندگی گزارنے والے 44 فیصد سے زیادہ غریب دو وقت کی روٹی کیلئے پریشان ہیں، ایسے میں عوام سے نیلم جہلم کے مکمل شدہ منصوبے کے نام پر بجلی بلز میں نیلم جہلم سرچارج کے نام سے ٹیکس وصول کیا جاتا ہے جو کہ سراسر ناانصافی ہے، حکومتی اعداد و شمار کے مطابق مذکورہ نیلم جہلم سرچارج میں حکومت نے پانچ ارب روپے اضافی جمع کئے ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وفاقی حکومت ملک بھر میں صارفین سے بجلی بلز میں نیلم جہلم سرچارج کی وصولی کا سلسلہ فی الفور بند کیا جائے تاکہ عوام کو ریلیف مل سکے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

اب باقی بھی بہت سی ریزلیوشنز ہیں، اب نماز میں آدھا گھنٹہ رہ گیا ہے، Monday کو لے لیتے ہیں، باقی ریزلیوشنز جتنی بھی ہیں، Monday کو لے لیتے ہیں۔

تحریک التواء نمبر 292 پر قاعدہ 73 کے تحت بحث

Mr. Speaker: Discussion on Adjournment Motion No. 292, Mr. Akram Khan Durrani Sahib.

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ آج چونکہ جمعہ کا دن بھی ہے، اس پر میں لمبی بات نہیں کرنا چاہتا، دو پوائنٹس ہیں، ایک یہ ہے کہ میں نے منسٹر صاحب سے پوچھا تھا، وہاں پر جو تعمیر ہوئی ہے، اس کا ٹینڈر ہوا ہے کہ نہیں؟ میرے پاس ثبوت ہے، ٹینڈر نہیں ہوا ہے، ٹینڈر کے بغیر کام نہیں ہو سکتا۔ دوسرا یہ ہے کہ اللہ اکبر چوک کو جب وہاں پر گرایا گیا، میں نے یہ پوچھا تھا کہ پہلے بھی جو چیز آپ گراتے ہیں، Assessment کرتے ہیں، اس کا جو بھی ملبہ ہوتا ہے، اس کو پھر آکشن کرتے ہیں، وزیر صاحب کے پاس جو رپورٹ آئی ہے وہ میں نے بھی پڑھی، یقین کریں وہ غلط ہے، آپ اس طرح کریں کہ Impartial آپ ایک انکوائری کر لیں، مجھے آپ پر اعتماد ہے، اس ہاؤس کی طرف سے جس طرح بھی آپ مناسب سمجھتے ہیں، میں آپ کو اور اس کمیٹی کو پروف مہیا کرونگا، اگر میری بات سچ ہے تو پھر میرے خیال میں جنہوں نے غلط کام کیا، اس کے خلاف کارروائی ہونی چاہیئے، اگر میری بات غلط ہے، پھر میں منسٹر صاحب سے معذرت بھی کرونگا، آپ کو میں نے تکلیف دی، آپ میرے بڑے محترم ہیں، آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی میں نے سبکی کی، میں وہ پوائنٹ نہیں اٹھاتا جو میرے پاس اس کا پروف نہ ہو، میں منسٹر صاحب سے بھی یہ گزارش کر رہا ہوں کہ وہ بھی آپ پر اعتماد کریں، یہ میرا بھی ہے، آپ انکوائری بنا دیں، اس کے سامنے میں سارے ثبوت لاؤنگا، قانون سے بالاتر نہ ڈپٹی کمشنر ہے نہ کمشنر ہے، چونکہ یہ پی ٹی آئی کا روزانہ ہم دیکھتے ہیں، عمران خان یہی بات کرتا ہے کہ سب قانون میں برابر ہیں، اگر پی ٹی آئی کا خود یہ حال ہے، اسکے وزیراعظم کی بات ہے، آج میں اس وزیراعظم کی بات کو دہرانا چاہتا ہوں، میرے خیال میں پھر تو ہمارے وزیر صاحب کو اپنے وزیراعظم کی لاج رکھنی چاہیئے، اس پر اس کو اختلاف نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب پختون یار خان: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بھی بات کرنا چاہتے ہیں، آپ بھی کرلیں، میر کلام صاحب نہیں ہے، آپ بات کرلیں، پختون یار صاحب! بات کریں۔ میر کلام صاحب کدھر ہے؟ اچھا آپ بھی کریں۔

جناب پختون یار خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ آج جب دوبارہ اس موضوع پر یہاں پر بحث مباحثہ ہو رہا ہے، اپوزیشن لیڈر صاحب نے صرف دو ہی الفاظ یہاں پر ادا کئے، اللہ اکبر چوک کا ذکر کیا، سب سے پہلے میں اس ایوان کو ایک مختصر سا ایک فوٹو دکھانا چاہتا ہوں جو کہ اللہ اکبر چوک کا ہے، Same وہی چوک آج بھی اسی حالت میں بلکہ ان کے دور سے بہترین حالت میں وہ چوک آج بھی کھڑا ہے، ان شاء اللہ ایسا ہی اللہ کے نام سے کھڑا رہے گا۔ یہ اللہ اکبر چوک کی تصویر ہے جو کہ میرے ہاتھ میں ہے، سارے ایوان کو میں یہ تصویر دکھانا چاہتا ہوں، کیا اس چوک کے ساتھ ایسا کچھ ہوا ہے جو خواہ مخواہ اپوزیشن لیڈر صاحب اس کو انا کا مسئلہ بنا رہے ہیں؟ دوسری بات یہ ہے، مسئلہ یہ نہیں ہے کہ صرف یہاں پر اللہ اکبر چوک کا ذکر ہو رہا ہے، اس چوک کے نام کے ساتھ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: رنجیت سنگھ صاحب! آپ تشریف رکھیں، رپورٹ کی فوٹوسٹیٹ ہو رہی ہے، ابھی آپ تک پہنچ رہی ہے۔

جناب پختون یار خان: وہاں پر بنوں میں جو کچھ Encroachment Illegal تجاوزات اور غیر قانونی الاٹمنٹ کے خلاف جو آپریشن ہونے جا رہا ہے، وہاں پر یہ اس آڑ میں صرف آپریشن رکوانا چاہتے ہیں۔ سر، ان لوگوں کے ساتھ ایشوز اور مسئلے صرف وہی ہیں لیکن میں اپنی بات کا آغاز اکبر ایوب صاحب کی اس بات سے کرنا چاہونگا کہ واقعی بڑی اچھی اور زبردست بات انہوں نے کہی تھی، مجھے سب سے زیادہ مسئلے بنوں سے رپورٹ ہو رہے ہیں، چاہے میں سی اینڈ ڈبلیو کا منسٹر تھا، چاہے میں ایجوکیشن کا منسٹر تھا، چاہے میں اگر آج بلدیات کا منسٹر ہوں تو مجھے سب سے زیادہ مسائل وہاں بنوں سے درپیش ہیں۔ سر، یہ حقیقت ہے کہ وہاں کے مسائل کافی زیادہ ہیں، کہا جاتا ہے، یہ روایت ہے کہ ماں بھی تب تک اپنے بچوں کو دودھ نہیں دیتی جب تک وہ نہ روئیں، آج میں اس ایوان میں عوامی مسائل کو دیکھ کر اور ان کی مشکلات کو دیکھ کر اکبر ایوب صاحب سے کہنا چاہونگا کہ درپیش مسائل اور مشکلات سے ہمارے عوام کو نکالیں تاکہ ان کے اور ان کے بچوں کا رونا بند ہو جائے۔ جو بنوں میں اس وقت ہونے جا رہا ہے، آج جو بات یہاں پر زیر بحث ہے وہ ناجائز تعمیرات اور تجاوزات کے حوالے سے ہے جس کی وجہ سے سرکاری زمینوں پر قبضہ

ہو گیا، لوگوں کے حقوق اور جمع پونجی پر بنوں میں شب خون مارا گیا، اب میں یہاں پر دو چیزوں کا ذمہ دار ٹھہرانا چاہتا ہوں، ایک باثر شخصیت کی غیر ضروری مداخلت اور سرکاری قوانین کی خلاف ورزی، مثال کے طور پر میں نے پرسوں بھی اپنی سپیچ میں اپوزیشن لیڈر کو مخاطب ہو کر کہا تھا کہ ویال منڈان کا مسئلہ ان کے سامنے بھی رکھا گیا تھا، میرے سامنے بھی الیکشن کے دنوں میں یہ رکھا گیا تھا، آج اس چیز کو دوبارہ Deny کر دیں، ویال منڈان کے اوپر جو تجاوزات اور جو تعمیرات وہاں پر ہوئی ہیں، ان لوگوں کی ڈیمانڈز جائز نہیں ہیں، اقوام منڈان جو غیور قبائل اور غیر تمند لوگ ہیں، ان کی ڈیمانڈ جائز نہیں ہے تو بھی ٹھیک ہے، اگر ان کی ڈیمانڈ ٹھیک نہیں تو بھی بتادیں، اگر ان کی بات ٹھیک ہے تو خیر ہے رہنے دیں، وہی تعمیرات اور وہی الاٹمنٹ والا سلسلہ، وہاں پر جب تک اجلاس ہو گا، میں اپنے منڈان کے عوام کیلئے یہ آواز اس ایوان میں تب تک اٹھاتا رہونگا جب تک وہ آواز (تالیاں) ان کی قوم کی نہ سنی جائے، غیر قانونی تعمیرات وغیرہ جب تک وہاں سے وہ Remove نہ ہو جائیں۔ سر، میرے منڈان کے عوام کا بھی ایک مطالبہ ہے، منڈان ویال کے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ کونسی غیر ضروری، اس میں تو انہوں نے لکھا ہے کہ۔۔۔۔۔

<u>جناب پختون یار خان:</u> سر، وہی مسئلہ ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اللہ اکبر چوک اور پولیس کی کچھ دیواروں کا ذکر ہے۔

<u>جناب پختون یار خان:</u> سر، یہ سارا یہی مسئلہ ہے، ایک پکچر میں نے آپ کو دکھادی، پرسوں جو ڈیٹیل ڈسکشن ہونے جارہی تھی وہ بھی یہی مسئلہ رکھا گیا تھا، بنوں میں وہاں پر لوگوں کو بتایا جاتا ہے کہ ہم آپ کیلئے آواز اسمبلی فلور پر اٹھائیں گے لیکن یہاں پر پہنچ کر اللہ اکبر چوک اور پولیس کی دیوار اپوزیشن لیڈر صاحب کو ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر یاد آ جاتی ہے، وہاں پر کھڑے ہو کر کبھی کسی کو گالی دیتے ہیں، کبھی کسی کا نام لیتے ہیں، کبھی کسی کو کہتے ہیں کہ فلاں آفیسر نے فون کر کے وہاں پر لوگوں کی تعمیرات، مکانات اور دکانیں وغیرہ گرائیں، یہ سلسلہ کب تک چلتا رہے گا؟ وہاں پر ایک بات اور یہاں پر دوسری ہوتی رہتی ہے، یہ ہمیشہ کیلئے ختم ہونا چاہیئے، یہ نہیں ہے کہ اس سلسلے میں ہم کسی اور ایشو پر آ جائیں اور بیچ میں دوبارہ وہی بات آ جاتی ہے۔ سر! ڈیٹیل ڈسکشن ہے، میں اپنے پوائنٹس آپ کے سامنے اس ایوان کے سامنے رکھ رہا ہوں اور امید ہے کہ میرے ان پوائنٹس اور ان تجاویز پر آج عمل کر کے ایک مناسب حل نکالیں گے۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you.

جناب پختون یار خان: سر! یہ اتنی آسانی سے ختم نہیں ہوگی، ڈیٹیل ڈسکشن ہے، منڈان قوم کا ایک مطالبہ ایک آواز بن کر اس ایوان سے محکمہ ایریگیشن سے صوبائی حکومت سے اور خاص کر اپوزیشن لیڈر صاحب سے منڈان ویال پر بنائی گئی تمام تعمیرات وتجاوزات اور الاٹمنٹ کو ختم کریں، اس ویال کو اپنی اصلی حالت جو 2002ء سے پہلی والی حالت تھی اس پر لایا جائے، جس میں بنوں کی آبپاشی اور نکاس آب کا جو دیرینہ مسئلہ تھا وہ حل ہو جائے گا، بلکہ ایک دیرینہ مسئلہ جو غیر سیاسی اور سیاسی شخصیات کے سامنے رکھا جاتا ہے، منڈان ویال کی اقوام غیور قبائل کی 80 ہزار کنال آبادی وہاں پر بنجر ہونے جارہی ہے، یہ لوگ کل کیا کرینگے؟ اگر ان کی یہی اراضی بنجر ہو جائے تو کل یہ لوگ سڑکوں پر نکلیں گے یا کیا کچھ کرنے جائینگے۔ سر! یہی گزارش تھی، اپوزیشن لیڈر صاحب بھی یہ سمجھیں کہ منڈان قوم کا یہ مطالبہ جائز ہے، ٹھیک نہیں تو اس قوم کے مطالبے کی تردید کریں، اور یا پھر اس ایوان میں اس منڈان قوم کی آواز بن کر آج میری بات میں ہاں میں ہاں ملاکر کہہ دیں کہ جو تعمیرات وہاں پر ہوئی ہیں، ان کو گرادینا چاہیئے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Windup, please.

جناب پختون یار خان: نمبر دو، جناب سپیکر صاحب! وہاں پر بنوں کے عوام کو، سادہ عوام کو، غریب محنت کش عوام کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ڈیٹیل ڈسکشن کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایک بندہ گھنٹہ بولے گا، یہ ہے کہ ہر ایک بول سکتا ہے، پانچ پانچ، چار چار منٹ، ابھی بہت سے لوگ ہاتھ کھڑے کر رہے ہیں۔

جناب پختون یار خان: بنوں کے عوام کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس ایک منٹ اور ہے، One minute more۔

جناب پختون یار خان: سر! میرے حلقے کے مسائل ہیں، آج اس فلور پر اس کو اٹھانا پڑیگا، میرے بنوں کے غیور عوام کے مسائل ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کریں نا، ایک منٹ میں Windup کریں۔

جناب پختون یار خان: سر! محنت کش عوام کو جو جھانسہ دیکر بڑی بے دردی سے وہاں پر لوٹا گیا، ایسا لوٹا گیا کہ یقین کریں اگر وہ کہانی آپ سنیں گے تو لوگ ڈبل شاہ اور ٹرپل شاہ کو بھی بھول جائیں گے۔ جس طریقے سے وہاں سے ان لوگوں کو لوٹا گیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کس نے لوٹا؟

جناب پختون یار خان: جی ساروں کو پتہ ہے، اگر ہم اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھ لیں تو ہمیں اپنے گناہ خود نظر آ جائیں گے، چند بااثر شخصیات۔۔۔۔

جناب سپیکر: ڈی سی ہے، ٹی ایم او ہے، کون ہے؟

جناب پختون یار خان: چند سیاسی شخصیات اپنے افسران کو وہاں پر لگا کر سرکاری اراضی میں ٹی ایم اے کی جتنی بھی پراپرٹی ہے، منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، وقف جائیداد یا میرے بنوں میں کتنے کنواں جات تھے جو کہ 26 عدد پر مشتمل تھے، وہاں پر اپنے بااثر شخصیات، عزیزوں، دوستوں کو نوازا گیا اور ابھی وہاں چند ہزار روپوں کے عوض نوازا گیا، وہی چند ہزار روپے کی الاٹمنٹ پھر میرے ان غریب محنت کش بھائیوں کو لاکھوں اور کروڑوں روپوں میں بیچی گئی، جیسے آج بنوں میں وہاں پر چیخ وپکار ہے، وہاں پر وہ کر رہے ہیں۔ سر! میری یہی Suggestion ہو گی کہ ایک نہ ایک دن ویسے بھی پتہ لگنا تھا، ان لوگوں نے اس لئے بھی اپنی جان خلاصی کروائی اور لوگوں کے سر بیچ کر دے دی کہ ایک نہ ایک دن ایسی چیز یہاں پر آئیگی، ایک ایسی حکومت آئیگی، آج شکر الحمد للہ پاکستان تحریک انصاف کی شکل میں اس صوبے پر حکومت کر رہی ہے (تالیاں) اس وجہ سے بھی ان لوگوں نے اپنی وہ الاٹمنٹ غریب لوگوں کو وہاں پر بیچ دی، اب ضلعی انتظامیہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ الاٹمنٹ کیا لیز تھی؟ جگہ جو تھی۔

جناب پختون یار خان: سر! یہ الاٹمنٹ وہاں پر مختلف طریقوں سے کروائی گئی تھی، اسی ایوان کے ایک معزز رکن صاحب جو اپوزیشن لیڈر صاحب کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں، عنایت اللہ خان صاحب سینیئر منسٹر تھے، اس کی بھی میں ایک دستاویز اس ایوان میں دکھاؤنگا، اس نے الاٹمنٹ کو Cancellation کے بارے میں 2014ء میں لکھا ہوا تھا، وہ اس ایوان میں آج دکھاؤنگا۔ سر! جب ضلعی انتظامیہ بلاتفریق وہاں پر آپریشن کر رہی ہے، میں نے اس دن بھی کہا تھا، آج بھی کہنا چاہتا ہوں، اس ایوان میں بلاتفریق وہاں پر آپریشن ہونا چاہیئے، کوئی کسی کو گلہ شکوہ ہو تو شروعات مجھ سے کریں، میری سٹی میں پراپرٹی نہیں ہے، میرے گاؤں میں جائیں، شاید میں نے کسی ویال پر قبضہ کیا ہو، میں نے کسی اریگیشن کی کسی دوسری پراپرٹی پر قبضہ کیا ہو سر، (تالیاں) یا میں نے اوقاف وغیرہ کی پراپرٹی پر قبضہ کیا ہو تو بے شک میں آج اس ایوان میں اس حکومت کو یہ کہنا چاہتا ہوں، یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میرا کردار اور یہ میں آپ کے ساتھ شانہ بشانہ اس پر کھڑا رہونگا، یہ پراپرٹی Vacate ہو کر آ جائے لیکن ایسا بھی نہیں چاہتا کہ ہم

غریب عوام کو وہاں پر تعمیرات و تجاوزات، الاٹمنٹ پر لوٹیں، لوگوں کو وہاں پر ورغلا کر اپنے کرتوتوں پر سرچھپا سکیں۔ جناب سپیکر! یہ پوری فائل جو میرے ہاتھ میں ہے، یہ ان الاٹمنٹ والوں کی ایک فائل ہے، آپ یقین نہیں مانیں گے، وہ بندہ آج وہ میری تقریر سن کر بھی کہے گا کہ پرسوں مجھے کسی نے واٹس اپ پر ایک میسج بھیجا تھا، میرے ساتھ اب بھی ریکارڈ پر موجود ہے کہ بھائی آپ میرے لئے وہاں پر مرغی منڈی کی بھی آواز بن کر میرے لئے وہاں پر آواز اٹھائیں، مرغی منڈی تک بنوں میں نہیں بخشا گیا، وہاں پر تانگہ سٹینڈ کو نہیں بخشا گیا، سر! جو چوراہے، چوک وہاں پر، اس کو نہیں بخشا گیا، جو کنالوں اور مرلوں پر مشتمل اراضی ہوگی، ان لوگوں نے وہ کیسے ان کو بخش دی، سر! بات یہ نہیں ہے، بے ضابطگی، اس کی نشاندہی ہم کرینگے۔ آخر میں ایک معزز رکن وزیر بلدیات کا وہ لیٹر پیڈ جس کا میں نے ابھی حوالہ دیا، یہ ان کی وہ فائل ہے، اس میں میرے پاس اگر وہ Deny کرنا چاہیں تو بھی کر سکتے ہیں، ورنہ یہ اس میٹنگ کے منٹس ہیں جو عنایت اللہ خان صاحب نے لکھے تھے، سر! 14/09/2014 کو اور 12/09/2014 کو ایک لیٹر وہاں پر لکھا گیا تھا، اس میں لکھا تھا، Cancellation of the allotment of the following properties made without completion and formalities and to oblige the intellectual personalities and causing financial loss to the MC, resulting the MC Bannu in financial grant, allotment shop of Mr. Hukam Zad، سب کو بنوں میں یہ پتہ ہے کہ حکم زاد کیا کام کرتا تھا اور کیا کام کرنے والے ہیں، آج بھی اس کے ہاتھ میں 50 اور 60 تک اور 100 کے الاٹمنٹ پیپرز ویسے ہی ان کے ساتھ آج بھی ہیں، آپ بھی جا کر وہاں پر بنوں میں بڑی آسانی سے ان سے کوئی الاٹمنٹ لیٹر خرید سکتے ہیں، آپ کو بھی مل جائیں گے، آپ بھی دیکھ سکتے ہیں، میں بھی وہاں پر دیکھ سکتا ہوں لیکن بعد میں اس کا انجام کیا ہوگا، ساروں کو پھر پتہ ہوگا۔ اس کے علاوہ Allotment of the land of open wells in the jurisdiction of MC Bannu، یہ عنایت اللہ خان صاحب کا لیٹر ہے، نہ پی ٹی آئی کی حکومت کا ہے، نہ پختون یار کا ہے، نہ اکبر ایوب صاحب کا ہے، نہ محمود خان صاحب کا لیٹر ہے، نہ ہمارے پرنسپل سیکرٹری شہاب علی شاہ صاحب کا کوئی لیٹر ہے، بار بار ہم اس سٹیج پر یہی تقاضا کرتے رہیں کہ فلاں آفیسر نے ڈی سی کو فون کر کے کہا تھا کہ آپ ان مکانات اور دوکانات کو وہاں پر مسمار کر کے گرادیں، اپنا گناہ ہے تو اپنے گناہ کو ظاہری بات ہے کہ وہاں پر ہم چھپائیں گے۔ اس کے علاوہ میں آج اس ایوان کو وہی کہنا چاہوں گا کہ اس حوالے سے آزاد خودمختار کمیشن بنایا جائے، بنوں میں جتنی بھی بے ضابطگیاں وہاں پر ہوئی ہیں، چاہے وہ اللہ اکبر چوک

کی شکل میں کیوں نہ ہوں یا کسی اور شکل میں کیوں نہ ہوں یا ان غریب عوام کو لوٹنے کا جو طریقہ کار وہاں پر اختیار کیا گیا ہے، خیر اب اگر ادھر اپوزیشن لیڈر صاحب کو اس چیز پر کوئی اعتراض ہے تو آپ پنجاب سے، اسلام آباد سے، بلوچستان سے یا ملک کے کسی دوسرے خطے سے بھی کسی آفیسر کو بلا کر آپ اپوائنٹ کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

جناب پختون یار خان: ایک سیکنڈ، سر، بات یہ نہیں ہے، میری استدعا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پختون یار خان، ٹائم نہیں ہے نا، اب بس۔

جناب پختون یار خان: سر، بات تھوڑی سی لمبی ہو گئی، سر، بات یہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے بات بہت لمبی کر دی ہے، یہ دیکھیں کہ دو بندے اور بھی بولیں گے تو پھر درانی صاحب بولیں گے، میں نے اس کو Windup کرنا ہے، آپ کے پاس ایک منٹ اور ہے۔

جناب پختون یار خان: سر، میرے بڑے بزرگ ہیں، بنوں کے بزرگ سیاستدان ہیں، برخوردار کہہ کر پکارا تھا، ظاہری بات ہے وہ میرے کیا کچھ بھی نہیں لگتے لیکن بات یہ نہیں ہے، سٹیج پر پرسوں بھی کہا تھا کہ ہمارے کمشنر صاحب مچھلی پکڑنے والے ایک آفیسر ہیں، ظاہری بات ہے کہ فیشریز ڈیپارٹمنٹ سے ان کا تعلق ہے لیکن شکر الحمد للہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے وہ چھوٹی چھوٹی مچھلیاں پکڑ کر، آج بنوں میں پاکستان تحریک انصاف نے اس کو بھیجا کہ ہم وہاں پر ان کو بڑے بڑے مگرمچھ، آج جو غیر قانونی الاٹمنٹ کی، ان کو وہاں پر پکڑ سکیں۔ اس کے علاوہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، جی۔ شاہ محمد وزیر صاحب، بس بہت ٹائم لے لیا، آپ نے 15 منٹ کے لئے، یار بس ٹائم ہی نہیں ہے، پھر نماز ختم ہو جائیگی۔ جی، شاہ محمد وزیر صاحب۔

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ بنوں کی زمین صوبے کی قیمتی زمینوں میں شمار ہوتی ہے، جہاں ڈسٹرکٹ انتظامیہ اور مختلف محکمے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، پختون یار بات کو ختم ہی نہیں کر رہے، یار ختم کرو نا، بس اب آپ کا ٹائم ختم ہو گیا۔ جی، شاہ محمد وزیر صاحب۔

وزیر ٹرانسپورٹ: بنوں کی زمین صوبے کی قیمتی زمینوں میں شمار ہوتی ہے، جہاں ڈسٹرکٹ انتظامیہ اور مختلف محکموں نے Encroachment کے خلاف آپریشن کیا، تقریباً 57 کنال سے زیادہ زمین واگزار

کرائی جس کی قیمت تقریباً گیارہ ارب سے زیادہ ہے، ان زمینوں پر قبضہ بنوں کے حکمران طبقے نے کیا تھا، پھر غریب طبقے پر وہ فروخت کی تھی، جس میں محکمہ ایریگیشن، سی بی آر 24 کنویں جو سابقہ دور میں۔۔۔۔

(جمعہ کی اذان)

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر ٹرانسپورٹ: جناب سپیکر، ان زمینوں پر قبضہ بنوں کے حکمران طبقے نے کیا تھا، پھر غریب طبقے پر وہ فروخت کی تھی جس میں محکمہ ایریگیشن سی بی آر 24 کنویں جو سابقہ دور میں پانی کی سبیل ہوتی تھی، مال منڈی، بکرا منڈی، زرعی منڈی، گڑ منڈی، مٹکہ منڈی، لہسن منڈی، غزالی سٹوڈنٹ ہاسٹل جس میں محکمہ ایریگیشن، ریلوے، اوقاف، ٹی ایم اے اور ٹرانسپورٹ کی زمینیں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ محکمہ ٹرانسپورٹ کی جو زمین تھی، چھ سو روپے لیز کے لئے جمع کئے تھے، 32 دکانیں تھیں، ایک بالا خانہ تھا جس پر 32 سال تک قبضہ کیا گیا تھا جو سابقہ حکومت نے واگزار کرایا جس کی قیمت تقریباً پانچ ارب روپے تھی، ایک ارب روپے تھی، وہاں کی Encroachment کی وجہ سے جب بارش زیادہ ہوتی ہے تو پانی زیادہ ہوتا ہے، پھر یہ بنوں شہر کے گھروں میں داخل ہوتا ہے، لوگوں کو مختلف قسم کی تکالیف ہوتی ہیں۔ جناب سپیکر، بنوں میں جو بھی برسرِ اقتدار آتا ہے وہ سرکاری زمین پر جائز وناجائز طریقے سے قبضہ کرنا چاہتا ہے، کیونکہ یہ ایک منافع بخش کاروبار بن گیا ہے، اس میں ٹی ایم اے کے ناظمین اور ٹی ایم اے کے عملے نے خوب مزے اڑائے ہیں، اونے پونے داموں پر سرکاری زمین کی بندر بانٹ کی گئی ہے، جہاں ایک کنویں کو 25 اور 30 ہزار میں نیلام کیا گیا ہے، دو ڈھائی کروڑ پر فروخت کیا گیا ہے، صوبائی حکومت نے سستے بازار کا پروگرام سارے صوبے میں شروع کیا، ایک بہترین پروگرام ہے جس میں بنوں میں سستا بازار قائم کیا، آٹھ کنال سرکاری زمین جو تھی، بازار کے ساتھ غریب لوگ استعمال کرتے تھے، ان پر کیبن بنائے اور انہی محنت کشوں کو بغیر کرایہ کے یہ دکانیں دے دیئے، اس میں مختلف قسم کی سہولتیں موجود ہیں، اگر ہم بنوں ٹی ایم اے کی آمدن دیکھیں تو یہ سالانہ آمدن چھ ملین ہے، اگر ہم اس پر کرایہ لگا دیں، اس سستے بازار کی دکانوں پر تو سالانہ 15 ملین روپے اس کا کرایہ بنتا ہے۔ ضلعی انتظامیہ نے ایک بہترین کام کیا ہے، جناب سپیکر صاحب، اب اللہ اکبر چوک کی بات ہوئی، اللہ اکبر چوک بہت چھوٹا سا منصوبہ ہے، ہمارے لیڈر ہیں وہ اپوزیشن کے بہت بڑے لیڈر ہیں، بنوں کے لئے محترم ہیں، چیف منسٹر بھی بنوں سے رہ چکے ہیں، اس صوبے کے لئے ہم اس کی قدر کرتے ہیں لیکن جب بنوں کے حقوق کی بات آتی ہے تو ہم حق بات کرینگے،

جس طرح ہمارے لیڈر صاحب نے کہہ دیا، بنوں میں انصاف ہونا چاہیئے، یہ عمران خان کا وعدہ ہے، پہلے میں بات کروں گا، وعدے پر آؤں گا، پہلے بات کروں گا، کل کمشنر پر بھی بات ہوئی کہ یہ جس طرح پختون یار نے بتایا کہ یہ مچھلی پکڑنے والے ہیں، کمشنر صاحب نے جو زمینیں آزاد کی ہیں، جہاں بھی رہ چکے ہیں، یہ وہی کمشنر ہیں، میں کسی بیورو کریسی کا ترجمان نہیں ہوں لیکن حق بات کہوں گا، یہ وہی کمشنر ہیں جو بنوں کا ڈی سی تھا، اے این پی کے دور میں سوات سے سارے لوگ بھاگ گئے، یہی ڈی سی ڈٹے رہے اور آپریشن شروع تھا، سوات کے حالات آپ کو خود معلوم ہیں۔ اس کے علاوہ اس کو کمشنر کا اختیار بھی دیا گیا، اس کے علاوہ اس نے جو زمینیں واگزار کرائیں، لوئر دیر میں سرکاری زمین تین ہزار پانچ سو کنال واگزار کرائی، ہری پور میں اکبر ایوب صاحب کے علاقے میں 17 کنال سرکاری زمین تھی وہ واگزار کرائی، نو سو کنال زمین شمالی وزیرستان میں واگزار کرائی، چار سو کنال لکی مروت میں واگزار کرائی، اس طرح کے لوگوں پر اس طرح کے الزامات یہ اس کی زبان ٹھیک نہیں ہے، یہ الزام بھی ہمارے لیڈر صاحب نے لگادیا لیکن ہمارے ایم این اے صاحب جو بہت معزز ہیں، اس کی زبان بھی چیک کریں، وہ میرے موبائل میں ریکارڈ پر موجود ہے، میں اپنی طرف سے اور اپنی حکومت کی طرف سے کمشنر کو اور ڈی سی کو Appreciate کرتا ہوں۔ اب ہمارا مطالبہ ہے، آخری مطالبے پر آتا ہوں، ہمارے قائد کا ویژن ہے، اس ویژن کے مطابق درانی صاحب نے کہہ دیا کہ اس کے لئے انکوائری مقرر کریں، اللہ اکبر چوک بہت چھوٹا سا منصوبہ ہے، وہ ڈیزائن میں صرف ترمیم ہو چکی ہے، چوک کی ڈیزائن میں ہمارا یہ مطالبہ ہے، بنوں کے عوام کے لئے، ان کے حقوق کے لئے روزانہ یہ مسئلے ہونگے، وہاں احتجاج ہونگے، وہاں لوگ بیٹھتے ہیں کہ ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، اس زیادتی کو دیکھنے کے لئے اور مانیٹرنگ کرنے کے لئے 1997ء سے لیکر آج تک ایک ایسا کمیشن مقرر کیا جائے جو جوڈیشل کمیشن ہو جو ساری تحقیقات کرے، جس نے بھی غلطی کی ہے، میں خود اس غلطی میں شامل کیوں نہ ہوں، ہمیں سزا دے دے، جو بھی اس میں ملوث ہو تاکہ وہ بچ نہ جائیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> وہ تو کہتے ہیں کہ کمیشن مقرر کریں۔

<u>وزیر ٹرانسپورٹ:</u> اس کیلئے ہم مطالبے کرتے ہیں، 1997 سے لیکر آج تک جوڈیشل کمیشن بنانے کا۔۔۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہشام کو بات کرنے دیں، ہشام صاحب، آپ آخر میں بات کر لیں، نہیں بات نہیں، ان کو دو تین بات کرنے دیں تو پھر آپ Windup کر دیں، پھر یہ رہ جائے گا۔ درانی صاحب، میں آپ کو الگ ٹائم دیتا ہوں، بس ایک آدھا بندہ اور کر لے تو پھر آپ کریں۔

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر سماجی بہبود): اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ میں اب اٹھا ہوں کیونکہ ہمارا بنوں ڈویژن ہے، میں لکی مروت سے تعلق رکھتا ہوں۔ پہلے تو یہ ڈسٹرکٹ بھی ہمارا تھا، ایک ہی ڈسٹرکٹ تھا، لکی مروت اور بنوں درانی صاحب میرے لئے محترم ہیں، ہمارے بڑے ہیں، میں ان کا بڑا احترام کرتا ہوں، ہماری ایک وقت میں ایک ہی پارٹی تھی، ہم جے یو آئی میں نہیں تھے، یہ ہمارے ساتھ تھے، ہمارے اپنے جو مشران ہیں، میں ان کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتا ہوں، So, no harsh feeling, just, you know, to point out certain important things، ایک یہ اللہ اکبر چوک کی بات ہے، اللہ اکبر چوک انہوں نے ایک بڑا اچھا Initiative لیا تھا لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اللہ اکبر چوک کونسی قرآن میں یا حدیث میں کچھ ہے کہ چوک پر آپ اللہ اکبر لکھیں، اس میں اللہ اکبر لکھنے سے اس لیڈر کو یا اس قوم کو کچھ فائدہ ہوگا؟ اللہ نے یہ کہا ہے کہ میں نے ایک قانون دیا ہے، میں نے قرآن بھیجا ہے، میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس دنیا کے لئے، اس جہان کے لئے آخری پیغمبر بھیجا ہے، اس کی سنت پر آپ عمل کریں، اس کی سنت یہ ہے، حدیث شریف ہے کہ آپ اپنے گھروں کو تنگ کریں لیکن جانے والے اور گزرنے والے راستوں کو بڑھائیں۔۔۔۔

Mr. Speaker: Windup, please.

وزیر سماجی بہبود: ایک منٹ، یہ چوک چھوٹا ہوا ہے یا اس سے راستہ بڑا ہوا ہے، اللہ کی نگاہ میں پی ٹی آئی حکومت نے اچھا کام کیا ہے یا جو پچھلے پرانے لوگ تھے، It's a very congested city, in Bannu، اس میں This was the need of the time، یہ ہونا چاہئے تھا، پھر پولیس سٹیشن کی دیوار ہے، وہاں پر بوریاں پڑی تھیں، ڈیران بنا تھا، اگر اس پر ایک Proper دیوار بن گئی، It is more secure، آپ کو پتہ ہے، the whole South We being through an era of terrorism and everything, so, it is something to protect the police, why? اس پر اتنی بحث کیوں؟ بحث اگر ہم نے کرنی ہے، ایریگیشن پر بات کرتے ہیں، Let us debate on irrigation of the South، کرم تنگی ڈیم پر بات کرتے ہیں، Drinking

water پر بات کرتے ہیں، سر! بنوں سٹی اس کا کوئی Sustainable drinking water
solution ابھی تک نہیں ہے، میں ان کو یہاں پر تجویز دیتا ہوں، آنے والے چالیس سال کے لئے بنوں
سٹی کے لئے ایک Drinking water plan بنایا جائے، ساؤتھ کے لئے، جو Highways ہیں، ان پر
بات کرنی چاہیئے، لکی مروت، ٹانک، بنوں ان تینوں They are in the ten poorest districts
of KP، اس پر بات کرنی چاہیئے، پچھلی حکومتوں میں جو ہوا ہے، اس پر بات ہونی چاہئیے، اس حکومت کو
کیا کرنا چاہیئے؟ اس پر بات ہونی چاہیئے۔ دو پوائنٹس، جہاں تک بیورکریسی کی بات ہے، میں بیورکریسی کا
سب سے بڑا Critic ہوں، میں یہ کہونگا کہ شاید میری سیاست کے دوران مجھے نقصان بھی اس لئے ہوا
ہے، جناب سپیکر! جو دو بیورکریٹس ہیں، شوکت علی یوسفزئی صاحب جو کمشنر ہیں ہمارے، I didn't
know اس سے پہلے جب یہ کمشنر بنوں بنے، Sir, I think کہ Our division is blessed to
have a Commissioner like him. (Applause) In my political
tenure, I have not seen a more efficient Commissioner in Bannu
division than Shaukat Ali اب اگر یہ بات ہے کہ ہم یہ کہیں کہ یہ مچھلی پکڑنے والا تھا تو یہ
سسٹم کی غلطی ہے، جو انسانوں کو پکڑنے والے ہوتے ہیں، انسانوں کے لئے اچھائی کر سکتے ہیں، وہ پرانے
سسٹم نے ان کو مچھلیوں میں ڈال دیا ہے اور جو مچھلیوں والے تھے، یہاں پر اس ایوان میں بھی ایسے لوگ
آئے ہیں، (تالیاں) اس ایوان میں بھی ہمارا Background جو ہے، ہم Different
backgrounds سے آئے ہیں، یہ Personal attacks نہیں ہونے چاہئیں۔ جہاں تک شہاب علی
شاہ کی بات ہے، If I see, it he is one of the most competent bureaucrats in
Pakistan (تالیاں) میرا اس کے ساتھ I have no، میرے لئے وہ کیا کریگا یا میں اس کے
لئے کیا کرونگا؟ لیکن The good should be appreciated, the bad should be
pointed out, they should be punished, they should be treated as they
treat our public. آخر میں اسمبلی میں ایک جنرل بات کرونگا، یہ سارے ہمارے بڑے ہیں، درانی
صاحب کے ساتھ Personally we have family relations and یہ ہمیں چھوٹے ہونے پر
Directions دینگے، یہ ہمیں ریکویسٹ بھی نہیں کرینگے لیکن جو ہمارے مشران ہیں، ہمارے چیف منسٹر
محمود خان صاحب ہیں، سر، میں اگر چیف منسٹر صاحب کو Follow کرتا ہوں، It is not only کہ وہ
پی ٹی آئی یا عمران خان ان کو چیف منسٹر لے کے آئے ہیں، ان میں خود بھی یہ Potential ہے، ان میں

Capacity ہے ، (تالیاں) وہ آج ہمارے لیڈر ہیں، میں ان سے یہ درخواست کرتا ہوں، ہم سب ان کی عزت کرینگے، یہ ہمارے مشران کی عزت کرینگے، بس یہی دو چار باتیں تھیں۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned for 2:00.pm.

نماز کا ٹائم ہے، ادھر دو بجے ہیں، دو بجے کے بعد دوبارہ شروع کرتے ہیں، دو بجے اجلاس، continue کریں گے

After prayer at two o'clock, again we will meet Insha Allah ، نماز کے بعد پھر دوبارہ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس ایشو پر بات کرتے ہیں، پوائنٹ آف آرڈر پر دے دونگا نا، پہلے اس ایشو کو ختم کرتے ہیں، پہلا ٹائم عنایت صاحب کو دے دوں۔

جناب عنایت اللہ: میں اسی ایشو پر بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسی ایشو پر۔

جناب عنایت اللہ: آج انہوں نے میرا نام لیا تھا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ: میں اسی ایشو پر بات کرونگا۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے بعد اکرم درانی صاحب۔

ذاتی وضاحت

جناب عنایت اللہ: جی ٹھیک ہے۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے Personal explanation پر اجازت دی۔ دو مرتبہ انہوں میرا نام لے لیا، یہ لیٹر شاید میں نے ایشو کیا ہے، چونکہ ممبر صاحب حکومتوں کے اندر نہیں رہے، میں تھوڑا Explain کروں، How the governments are run، حکومتوں کے اندر فیصلے کیسے کئے جاتے ہیں؟ حکومت کے اندر فیصلے Rules of Business کے تحت حکومتیں Run کرتی ہیں، یہ بد قسمتی ہے کہ خیبر پختونخوا حکومت

ہیں لیکن بہر حال جب تک وہ تبدیل نہیں Unconstitutional بھی Rules of Business کے
ہوتے تو حکومت اسی کے مطابق Run کریگی۔ میں اس لئے بات کرتا ہوں کہ کیوں
Unconstitutional ہیں؟ Article 129 یہ کہتا ہے کہ:

4[129. (1) Subject to the Constitution, the executive authority of the Province shall be exercised in the name of the Governor by the Provincial Government, consisting of the Chief Minister and Provincial Ministers, which shall act through the Chief Minister.

اس میں یہ Clear cut لکھا گیا ہے کہ Executive authority چیف منسٹر اور منسٹرز کے ساتھ ہے
لیکن خیبر پختونخوا حکومت کے اندر Rules of Business میں Executive authority منسٹرز
کے پاس نہیں ہے-----

<u>جناب سپیکر</u>: یہ پنجاب میں ہوا ہے، پنجاب یا سندھ میں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: پنجاب کا مجھے نہیں پتہ ہے لیکن Constitution میں یہ جو 18th amendment ہوئی ہے-----

<u>جناب سپیکر</u>: بالکل ایسا ہی ہے، اس میں ہم نے پچھلے دور میں ایک کمیٹی بھی بنائی تھی۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: لیکن اس کا بہت زیادہ عرصہ ہوا ہے، میرا خیال ہے کہ یہ جو حکومتی فیصلے ہو رہے ہیں
وہ بھی Unconstitutional ہو رہے ہیں، اس لئے میں تھوڑا سا اس مسئلے پر آتا ہوں۔ یہ
Constitutional issue ہے، خوشدل خان اس کو Further explain کر سکتے ہیں، وہ
Constitutional expert ہیں لیکن یہاں یہ ایک Illegality اور ایک Unconstitutional
practice خیبر پختونخوا کے اندر ہو رہی ہے۔ اصل میں منسٹرز جو ہیں وہ Overall head of the
departments ہیں اور Minister policy direction issue کرتا ہے، منسٹر کسی Specific
TMA کو ڈائریکٹیوز ایشو نہیں کرتا ہے جو Specific TMA s ہیں یا کسی Entity کو کوئی لیٹر جاتا ہے
تو وہ ایڈ منسٹریٹیو سیکرٹری یا اس کا جو Relevant officer یا انچارج آفیسر ہے وہ ایشو کرتا ہے۔ میں یہ کہتا
ہوں کہ ہم نے پورے صوبے کے لئے Guidelines issue کی ہیں، ہم نے اس میں یہ E-tender کا
سلسلہ تھا وہ Introduce کیا تھا، ہم نے آکشن کے بارے میں کہا تھا کہ آکشن کو Transparent بنا
دیں، ان آکشنز کے اندر ہم نے ان سے کہا تھا کہ آپ اس میں وہاں کے صحافیوں کو شامل کریں، اس کی
ویڈیوز ریکارڈ کریں اور جو بندہ Highest bidder ہو، مثلاً کوئی بس سٹینڈ ہے، کوئی Highest

اس وقت یہ ایک Departmentally کو وہی ایوارڈ کریں اور Highest bidder ہو تو اس bidder پروسیجر تھا کہ Departmentally چیزیں چل رہی تھیں، ہم نے ایک جنرل پالیسی بنا دی کہ Departmentally کوئی چیز بھی نہ چلائیں، Transparent طریقے سے کریں، Competitive طریقے سے کریں، ایک جنرل پالیسی ڈائریکٹنز پورے صوبے کے لئے تھے۔ میرا خیال ہے کہ Personally میں نے یہ لیٹر ایشو نہیں کیا، ایک جنرل لیٹر جاتا ہے، یہ اس ٹی ایم اے کی اور اس Entity کی ذمہ داری ہے کہ وہ پھر اس لیٹر کی روشنی میں دیکھے کہ کیا چیز Constitutional ہے، لیگل ہے، Transparent ہے اور جو Competitive list ہے، اس کے اندر آتی ہے کہ نہیں آتی؟ لیکن یہ جو آئینی نکتہ میں نے اٹھایا ہے، اس کو بھی ویسے وہ Brush under the carpet نہ کریں، وہ نہ کریں، اس وقت آئینی نکتہ کے اوپر بھی آپ ایڈوکیٹ جنرل سے رائے لیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس پر میں نے کوئسچن بھی ڈرافٹ کیا ہوا تھا، اس کا بھی جواب نہیں مل سکا، اس پر میں نے کال اٹینشن نوٹس وغیرہ بھی اسمبلی کے اندر Submit کیا تھا لیکن یہ کسی بھی وقت یہ نکتہ جو تھا اسمبلی کے اندر ڈسکس نہیں ہو سکا، اس لئے اس نکتے کو بھی اس کے ساتھ Club کریں، اس وقت جو Unconstitutionally آپ کی Decision ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: دیکھیں، اب ایجنڈے میں یہ آئٹم شامل ہے، فریش ایجنڈا دیا ہوا ہے، اٹھارہویں ترمیم کے تناظر میں یا اس پر بحث آئے گی، اس دن یہ بات کرلیں۔ جی، اکرم خان درانی صاحب۔

تحریک التواء نمبر 292 پر قاعدہ 73 کے تحت بحث

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جناب سپیکر صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ آج میری جو تحریک التواء پر بحث تھی وہ رولز ریگولیشنز پر تھی، اس پر نہیں تھی جس طرح میرے دوستوں نے یہاں پر کچھ بیان کیا، وہ صرف اتنا تھا کہ میں نے دو چیزیں پوچھی تھیں، میں کرپشن پر بھی آ رہا ہوں، میں سوموار کو سستہ بازار پر اس کے بعد کرپشن پر، اس کے بعد ایجوکیشن پر، اس کے بعد ہیلتھ پر لیکن یہاں پر جو بات چھیڑی گئی وہ کچھ اور طریقے سے ہے، میرے خیال میں باہر میرے دوست چلے گئے، میرا صرف آج یہ تھا کہ آیا ڈپٹی کمشنر قانون سے بالاتر ہے، وہاں پر چھوٹا کام ہوا ہے یا بڑا کام ہوا ہے وہ رولز اور ریگولیشنز کے مطابق ہوا ہے، جو Rule ہے، وہ اس پر Apply ہوا ہے، ٹینڈر ہوا ہے، پولیس سٹیشن اور اللہ اکبر چوک جب گرا رہے تھے، چھوٹا تھا یا بڑا تھا، جس طرح ابھی عنایت اللہ خان نے کہا کہ آکشن کو ہم نے شفاف بنانا تھا، آیا اس کو گرانے

پر آکشن ہوا ہے، اس میں دس لاکھ روپے تھے، ایک لاکھ روپے کی سکیم تھی یا کیا اور تھا، اس پر مجھے معلومات ہیں، نہ وہاں پر تھانے کا ٹینڈر ہوا ہے اور نہ آکشن ہوا ہے، وہاں پر اللہ اکبر چوک میں جو سامان تھا وہ امیر اللہ اس طرح لے کر چلا گیا۔ ابھی آتے ہیں، چونکہ میں نے آسان بھی کیا تھا لیکن کچھ نادان دوست یا زیادہ حکومت کو اپنا وہ پیش کرتے ہیں، ابھی میں تھوڑی سی لمبی بات کرونگا، پختون یار خان نے پرسوں بھی بات کی کہ ہم بنوں میونسپل کمیٹی کو بااختیار بھی بنانا چاہتے ہیں، مالی لحاظ سے بھی اس کو مستحکم کرنا چاہتے ہیں، ہماری حکومت کا یہ ایک پروگرام ہے، خوشی کی بات پر ہم ساتھ ہیں لیکن اگر میں یہ پوچھوں کہ ابھی عید گزر گی، حکومت کی طرف سے ایک ہی منڈی جو کہ قانونی ہے، اس کا کروڑوں میں آکشن ہوتا ہے، تین کروڑ، چار کروڑ، پختون یار خان نے بغیر قانون کے ان کی اجازت سے اپنے گاؤں میں منڈی بنائی، منڈی جب بنادی گئی تو ڈپٹی کمشنر کے حکم پر اسسٹنٹ کمشنر چلا گیا کہ آپ ہی اس کو بند کریں، یہ غیر قانونی ہے، منڈی صرف ضلع میں ایک ہوتی ہے، ہم نے آکشن کیا ہے، میرے پاس ویڈیو ہے، آپ کو دے دونگا، اس کے بھائی نے اسسٹنٹ کمشنر کے ساتھ تلخ کلامی کی، وہ بالکل عام فیس بک پر چل رہی تھی، اس طرح نہیں کہ منسٹر صاحب کو وہ نہیں آئی ہو، آیا میں پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ یہ ایم سی کو وہاں پر مالی لحاظ سے مضبوط کرنا تھا یا کمزور کرنا تھا، نمبر ون۔ دوسرا، اس نے کرپشن کی بات کی، میں آج وہ نہیں کرونگا، میں ایجوکیشن پر بات کرونگا، ایجوکیشن کا کیا حال ہے، کلاس فور کا کیا ریٹ ہے، ٹرانسفر پوسٹنگ کے کتنے ریٹس ہیں؟ وہ بالکل میرے پاس ثبوت ہے، میں ادھر لوگ لاؤں گا، پہلے بھی میں نے آپ کو کہا تھا کہ میرے پاس ثبوت ہے، وہ بھی میں اپنے وقت پر پیش کرونگا۔ ابھی انہوں نے کہا کہ میں زیادہ منڈال قوم کے ساتھ وفادار ہوں، یہ آج کیا تاریخ ہے؟ 28 تاریخ ہے، یہ ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر نے شوکت علی کو کہا جو اے سی بنوں ہے، کاشف تحصیلدار ہے، یہ اس کی رپورٹ ہے، میں پڑھتا ہوں، حسب حکم بموجودگی جناب شوکت علی خان صاحب، اے سی ون بنوں، ان کے ہمراہ محمد کاشف تحصیلدار، گرداور سرکل صدر پٹوار حلقہ فتما خیل کلاں، ارشاد علی خان پٹواری، ٹی ایم اے محمد حیات خان، ڈی مارکیشن ویال منڈال، مطابق ریکارڈ مال بحرین کیفے سے لے کر ریلوے روڈ بنوں سٹی تک، ریلوے پل کی جانب اختتام بنگی بستی یہی ویال ہے، بستی تک جی ٹی ایس چوک میں، جی ٹی ایس چوک شہر کے ساتھ ہے، موجود تجاوزات پر سرخ نشانات لگائے گئے، مزید قابل لحاظ تجاویز برآمد نہ ہوا، یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں، اس گورنمنٹ کا اے سی، تحصیلدار، اس گورنمنٹ کا پٹواری، ان سب کے دستخط ہیں، صرف ویال منڈال صفائی کا محتاج ہے، یہ کاپی آپ کو میں

دے رہا ہوں، اس میں کاپی ہوئی ہے، یہ 24 تاریخ کی ہے، آج 28 تاریخ ہے یا 29 تاریخ ہے، سب سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ بنوں میں جو ویال ہے، ہم نے بنائے ہیں، اریگیشن ہمارا Main جو پوری قوم کا ہے، میرے پاس وہ ثبوت بھی ہے، ایک دفعہ اس پورے شہر میں Encroachment کے خلاف اصغر علی جو ڈپٹی کمشنر تھے، اس نے کیا کہ جس طرف وہ یہ نشاندہی کرتا ہے، ملک ریاض خان کی بلڈنگ ہے، یہاں پر آپ کے ساتھ ایم پی اے تھے، یہ دونوں اس کی طرف اشارہ کر رہے تھے، اصغر علی کو ہائی کورٹ کے جج نے آرڈر کیا، منڈان کے لوگ وہاں پر ہائی کورٹ میں آئے تھے، اس کا ایک سینیئر وکیل تھا، اس نے درخواست جمع کی اور اصغر علی ڈپٹی کمشنر کو لکھا کہ آپ ہائی کورٹ کو جائیں، ایک مہینے کے اندر اندر رپورٹ Submit کریں، جتنے بھی تجاوزات ہیں، ملک ریاض خان کے وہاں پر جو دکانیں ہیں، اس کو Demolish کریں، ہائی کورٹ کا آرڈر ہے وہ بھی میرے پاس ہے، میرے چیمبر میں، وہ بھی دے دوں گا، اصغر علی خان ڈپٹی کمشنر گیا جو سیڑھی پانچ پانچ فٹ، دس دس فٹ باہر تھی، اس کو کاٹا گیا، کچھ باتھ رومز تھے، ان کو بھی کاٹا گیا، میرے پاس وہ بھی موجود ہے، جب اصغر علی ڈپٹی کمشنر گیا، اس کے علاوہ ایک انچ کی بھی Encroachment ملک ریاض کی جائیداد میں نہیں ہے، وہ بھی میرے پاس ہے، وہ بھی میں آپ کو دے دوں گا۔ ابھی باقی میں نے کہا کہ بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ میں اس پر بعد میں بات کروں گا، ہشام خان نے باتیں کی ہیں، سب سے پہلے بات یہ کہ ہماری ایک پارٹی ہے، یہ جے یو آئی میں نہیں ہے، یہ عمر میں مجھ سے چھوٹا ہے، میرے خیال میں اس کو کچھ یاد نہیں ہو گا، 1977ء میں ہم نے مولانا فضل شہید صاحب کو کھڑا کیا، 1977ء میں جے یو آئی کی طرف سے ہم نے مولانا عبدالصمد صاحب کھڑا کیا، میں اس کا ایجنٹ تھا، ریکارڈ میرے پاس ابھی بھی موجود ہے، فضل شہید بھی جیت گئے، مولانا عبدالصمد بھی جیت گئے، اس کے ساتھ ہمارا ایک ضلع تھا، لکی اور بنوں ایک ہی ضلع تھا، اس کے ساتھ ہم نے ڈسٹرکٹ کونسل میں مقابلہ کیا، ہم نے اپنی طرف سے 1983ء میں احمد نواز سکندری کو کھڑا کیا اور انہوں نے حاجی نواب خان کو، 1983ء میں الیکشن ہم نے جیت لیا اور احمد نواز خان 1988ء تک ضلع بنوں کے چیئرمین رہے، میں اپنے برخوردار سے یہ پوچھتا ہوں کہ آپ کون سی پارٹی کی بات کرتے ہیں؟ کوئی ایسی پارٹی نہیں ہے جو آپ کے خاندان نے اس میں حصہ نہیں لیا اور پھر چھوڑا نہیں؟ آج بھی آپ کا سسر انور سیف اللہ پیپلز پارٹی میں ہے، جہانگیر سیف اللہ پی ٹی آئی میں ہے، سلیم سیف اللہ مسلم لیگ نون میں ہے، میرے رشتہ دار ہیں، میرا ان سے قریبی رشتہ ہے، ابھی بھی لکی میں دو ایم پی ایز میرے ہیں، ایم این اے بھی میرا

ہے، یہ کہہ رہا ہے کہ ہماری پارٹی تھی، مفتی محمود صاحب وزیر اعلیٰ تھے، اس کا سسر ہمایوں سیف اللہ اس کے ساتھ وزیر تھا، ہمارے ساتھ پارٹی میں گئے ہیں، جب اے این پی کا گورنر ہٹایا گیا، نام بھول گیا، خوشدل خان، یہاں پر مفتی محمود صاحب وزیر اعلیٰ تھے، ارباب سکندر خان وہ گورنر تھے، جب بھٹو صاحب نے اس کو ہٹایا، میری جماعت نے Resign کیا، استعفیٰ دے دیا، اس وزیر اعلیٰ کی کرسی کو لات ماری اور اس کا سسر بھاگ کر دوسری کیبنٹ میں دوبارہ وزیر بنا، یہ تاریخ ہے، تاریخ لکھی جاتی ہے، تاریخ دہرائی جاتی ہے، یہ وقت کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے، میرے خاندان کا ریکارڈ نکال لیں، 1985ء میں صرف میرا چچا آزاد Elect ہوا تھا، سیاسی بنیادوں پر الیکشنز نہیں تھے، اگر میرے خاندان کے کسی فرد نے بغیر جمیعت علمائے اسلام کے یا کسی دوسری جماعت کے ٹکٹ پر الیکشن کیا ہو تو میں سیاست چھوڑ دوں گا، میں نے بچوں کو وصیت نامہ لکھا ہے کہ اگر آپ اکرم خان درانی کے بچے ہیں، آپ نے اگر جمیعت کے ساتھ چھوڑ دیا، میں قبر میں بھی آپ لوگوں کو معاف نہیں کروں گا، یہ وصیت نامہ میں نے بیٹوں کو دیا ہے، ہم روزانہ بدلنے والے لوگ نہیں ہیں، ہم ایک نظریئے کے ساتھ ہیں، ہم اصولوں کے ساتھ ہیں۔ بات آ گئی، شاہ محمد خان صاحب میرے ساتھ پارٹی میں تھا، مزید میں نہیں جاؤں گا، اس نے ایک بات کی کہ کمشنر کو انہوں نے یہ کہا ہے، میرا بیٹا زاہد اکرم درانی جو ایم این اے ہے، کمشنر کو اس وقت ہم نے مچھلی پکڑنے والا کہا جب اس کی ویڈیو آ گئی کہ حکومت بھی بدمعاش ہے، میں بھی بدمعاش ہوں، جب خود کمشنر بدمعاش ہو جاتا ہے تو میں اس کا لحاظ نہیں کرتا، جب وہ کمشنر ہوتا تو دونوں ہاتھوں سے سلام، جب وہ خود کہتا ہے، ویڈیو میں آپ کو ابھی دے دوں گا کہ میں بدمعاش ہوں، میری حکومت بدمعاش ہے، بدمعاش میں نے کبھی دیکھا نہیں ہے، اس طرح کے بدمعاشوں کو میں نے لاتوں سے مار مار کر ہٹائے ہیں، کوئی بدمعاش میرے سامنے نہیں آیا ہے، کل بھی یہی کمشنر میرے دوستوں کو فون کر رہا ہے کہ میں درانی سے معافی چاہتا ہوں، وہ میرے بھائی ہیں، وہ یہ ہے اور وہ ہے، اگر میں آج بھی کہہ دوں کہ وہ میرے ساتھ میرے گھر میں دنبوں کے ساتھ ہوگا، جس شہاب کی انہوں نے بات کی، اس نے جب میڈیکل کیا تو اس کے پاس تعلیم کے لئے فیس نہیں تھی، میڈیکل سے واپس ہوا، چچا نے اس پر تعلیم کی، ذاکر علی شاہ ڈائریکٹر زراعت اس کا چچا تھا، جب میں چیف منسٹر تھا تو میرے پاس اس کی بہن آئی، اب یہ دونوں شہاب علی شاہ نہیں جانتے تھے کہ یہ کون ہے، یہ میری پرسنل بات ہوتی ہے، آپ کی بات پر بعد میں آؤں گا، میں نے رشتے کی وجہ سے آپ کا بڑا لحاظ رکھا ہے، اس کا بہنوئی جاوید اور انور میرے پاس آئے اور کہا کہ میں پنجاب کے دریاب میں پڑا

ہوں، خدارا ہمیں ادھر سے نکالو، میں نے اعجاز قریشی کو کہا، ریکویزیشن کی، میں نے ان کو لایا، سب سے پہلے چیف سیکرٹری صاحب نے اے پی اے غلنئی لگا دیا، اس کے بعد چیف سیکرٹری صاحب کو کہتا تھا کہ میں اس کا رشتہ دار ہوں، اس نے پھر ڈی سی او سوات لگا دیا، سوات کے بعد ڈی سی او کوہاٹ لگا دیا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: درانی صاحب! میرے خیال میں ایڈجرنمنٹ موشن کی طرف آئیں، جو باتیں آپ کر رہے ہیں نا، بعض باتیں مناسب نہیں ہیں۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: میں آپ سے کہتا ہوں کہ اتنا ٹائم آپ نے دیا ہے، میں نے ذکر کیا اور یہ نکالیں گے۔ میں جانتا ہوں جناب سپیکر صاحب! میری بات سنو، آپ نے قصداً وقت دیا کہ کوئی ایسی بات نکلے کہ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں نہیں، آپ وقت لیں، جتنا مرضی وقت لیں لیکن ذرا پرسنل چیزوں پر نہ آئیں۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: آپ میری بات سن لیں، میں نے برداشت کیا، ابھی آپ بھی برداشت کرو، جب وہ کوہاٹ کا ڈی سی او تھا، جنرل اورکزئی کو کسی نے کہا کہ یہ بہت بہادر ہے، اس نے اس کو بلایا اور کہا کہ میرے ساتھ ہنگو چلے جائیں، یہ میرے گھر میں آیا، اس طرح ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اورکزئی سے مجھے بچالو، ہنگو چھوٹا سا ضلع ہے، کوہاٹ بہت بڑا ضلع ہے، میں نے بھی کہا کہ بیٹا اگر آپ اپنی تاریخ بناتے ہیں، آپ کے لئے بہت عزت کی بات ہے کہ گورنر آپ کو اپنے ضلعے میں لے کر جا رہا ہے، میں نے کہا کہ فوراً چلے جاؤ، وہاں پر ان کو سلام بھی کرو اور جاؤ، ادھر سے آیا، یہ کرم میں پی اے تھا، وہاں پر انہوں نے آئی ڈی پیز کے فنڈ میں بہت زیادہ کرپشن کی، منیر اورکزئی نے قومی اسمبلی میں اس کے خلاف بات کی تو یہ میرے پاس پھر آگیا، منیر اورکزئی کو میں نے کہا کہ یہ میرا لاڈلا ہے، اس کو چھوڑ دو، یہ ساؤتھ میں وزیرستان پی اے تھا، راستے میں لوگ اس کے لئے بیٹھے تھے، اغوا کر رہے تھے، اس کے ساتھ ابھی جو کمشنر بنوں ہے، ڈی آئی خان، میں ان کا نام بھول گیا، ہاں ٹھیک ہے، عامر لطیف جو ابھی ادھر سیکرٹری ہے، وہ دوسری گاڑی میں تھا، آگے میں تھا، اس نے پگڑی پہنی ہوئی تھی، لیوی اس کے پاس تھی، فورس اس کے پاس تھی، عامر لطیف کو لوگوں نے اس کے سامنے اغوا کیا اور یہ بھاگا، عامر لطیف کا باپ میرے پاس آیا، میں وزیر اعلیٰ نہیں تھا، میں وزیر نہیں تھا لیکن درانی صاحب ہمیشہ وزیر اعلیٰ بھی ہے اور وزیر بھی ہے، وہ کبھی عہدے کا محتاج نہیں ہے، میں نے ساؤتھ وزیرستان میں مولانا عبدالمالک صاحب کو بلایا، علماء کو بلایا کہ یہ میرا بھائی ہے، اگر اس کا ایک بال کو بھی نقصان ہوا تو یہ درانی کا نقصان ہے، انہوں نے عامر لطیف کو وہاں سے بازیاب کرا

کے، اس کا پورا خاندان شکریئے کے لئے میرے پاس آیا۔ ابھی مزید باتیں میں دوسرے ٹائم پر کروں گا، میں شاہ محمد خان کی بات کو سیکنڈ کرتا ہوں، جوڈیشل کمیشن 1997ء سے لے کر جب میں وزیراعلیٰ تھا، ابھی جو موجودہ پرویز خٹک گزرا ہے، ابھی جو محمود خان ہے، آپ سی ایم کو لکھیں، وہ چیف جسٹس کو لکھیں کہ چیف جسٹس کا کوئی بھی ایسا آدمی ہو کہ جس پر چیف جسٹس کا زیادہ ٹرسٹ ہو، سب پر ہمارا ٹرسٹ ہے، ہمارے ججز ہیں، وہ ججز مجھے قبول ہیں، سب کاموں کے لئے جو ابھی Encroachment ہے، جو کچھ بھی ہے، آپ نے بھی وعدہ کیا، اس نے بھی جوڈیشل کمیشن کی بات کی لیکن جوڈیشل کمیشن پھر بی آر ٹی کے لئے بھی بننا چاہیئے جس میں یہ وزیر تھا، محمود خان صرف 1997ء تک چاہتے ہیں نا، 1997ء سے ابھی تک بی آر ٹی بھی اس میں ڈالیں، 1997ء سے ابھی تک مالم جبہ بھی اس میں ڈالیں، 1997ء سے ابھی تک بلین ٹری بھی اس میں ڈالیں، 1997ء سے ابھی تک میرے پاس جو کچھ بھی ہے وہ بھی میں کمیشن کے سامنے پیش کروں گا، میرے پاس جو شہاب علی شاہ کے کچھ بھی اس طرح کی چیزیں ہیں جو اس کی حیثیت سے بہت زیادہ ہیں، میں وہ کمیشن کے سامنے رکھوں گا، اگر کسی کو مجھ پر الزام ہے کہ میں نے کرپشن کی ہے، میری ماں کا پچانوے سال کی عمر میں احتساب ہوا، نیب نے تین سال انکوائری کی، اکرم خان درانی کی پانچ سالوں کی انکوائری کی، زاہد اکرم درانی کی پانچ، تین سالوں کی انکوائری کی ہے، ایم این اے کی عرفان درانی جو میرا داماد ہے، پچازاد ہے، تین سالوں کی انکوائری کی، میں آج آپ کے حوالے سے اس گورنمنٹ کو چیلنج کرتا ہوں کہ میری انکوائری آپ دوبارہ کرلیں، اگر میں نے اپنی چیف منسٹری کے وقت میں کوئی غلط الاٹمنٹ کی ہے، میں نے کوئی ایسا کام کیا ہے، ہم جو بھی کام کرتے ہیں، جمیعت العلمائے اسلام کا نظریہ یہ ہے کہ مخلوق خدا کی خدمت سے کوئی بہتر خدمت ہے ہی نہیں، ابھی آپ مزید اگر اکبر ایوب صاحب کچھ کہنا چاہتا ہے، میں پھر جب میرا دادا چیئرمین تھا، ایوب خان کو ہم نے ووٹ دیا، میرا دادا اس وقت چیئرمین تھا، جب ایوب خان کو ووٹ دیا تھا، میرے پاس گھر میں وہ دستخط موجود ہیں، وہ لیٹرز ایوب خان نے میرے دادا کو لکھے اور جنرل حبیب اللہ خان جو میرے دادا کے خالہ زاد تھے، اس کا پورا خاندان شکریہ کے لئے بھی آئے تھے، کچھ ایسی باتیں جو میرے پاس ہیں۔ ابھی میں ایجوکیشن پر بات کروں گا، ابھی ٹرانسپورٹ پر بات کروں گا، وہ الگ بات ہے لیکن اکبر ایوب صاحب اگر چاہتا ہے، وہ ابھی اٹھے، آج آپ سی ایم ایک لیٹر لکھ دیں، سی ایم 1997ء سے لے کر آج تک جوڈیشل کمیشن بنائیں لیکن آپ اپنا بھی بنائیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

قائد حزب اختلاف: اپنا بھی بنالیں، اس طرح نہیں کہ وہ خود اپنے آپ کو، میں اس بات پر حیران ہوں کہ جب وقار سیٹھ ہمارا جو ایک ایسا جج تھا، میرے خیال میں تاریخ میں صوبے میں ایسے چیف جسٹس بہت کم ملیں گے، اس نے جب بی آر ٹی کی انکوائری شروع کی تو وہ کون تھے جو سپریم کورٹ میں Stay کے لئے گئے؟ بلین ٹری پر جب آپ نے کمیشن بنایا، جس دن ہم جارہے تھے، یہ کیوں بھاگ گئے؟ ابھی بلین ٹری پر جونیب کی انکوائری آئی ہے یا چیف جسٹس کے جو Observations آئے ہیں، ٹی وی پر چل رہے ہیں، ہمارا جو فارسٹ سیکرٹری ہے، اس کو کہہ رہا ہے کہ مالم جبہ میں تو کوئی درخت نہیں ہے، سارے کاٹے گئے، یہ موجودہ چیف جسٹس آف پاکستان جو ابھی کہہ رہے ہیں، آپ بات کر رہے ہیں کہ ہم نے درخت لگائے، درخت کدھر ہیں؟ جناب سپیکر صاحب! ہماری زبان مت کھولیں، میں سب چیزوں کا ذخیرہ ہوں لیکن لحاظ رکھتا ہوں، اگر احتشام گل نے ہمارے ساتھ یہ بات نہ کی ہوتی تو میں کبھی یہ بات نہ کہتا کہ مفتی محمود صاحب جب وزیر اعلیٰ تھے، وہ اس کے ساتھ تھے، ہم جب الیکشن آپس میں لڑتے تھے، کون جیتا اور کون ہارا؟ یہ اوپر ذات کی بات ہے، میں اس لئے نہیں کہتا کہ میں اتنا بہادر آدمی ہوں لیکن ہم نے محنت کی ہے، آپ میرے ساتھ تھے، وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے، کوئی چیز آپ کو معلوم ہے کہ وہ احتساب کے لئے دے دو، آپ پہلے سپیکر ہیں، میں نے کوئی ایسی بات کی ہے، میں نے کرپشن کی ہے، آپ کو میں کہتا ہوں، ناراض نہیں ہونا، خوش ہونا ہوگا، اگر میں نے کوئی جرم کیا ہے تو پھر مجھے اس کی سزا ملنی چاہیئے، ابھی مزید بھی کسی کو کہنا ہے تو میرے پاس بہت سی باتیں ہیں لیکن میں وہ ابھی اس لئے نہیں کہہ رہا ہوں کہ بس۔

Mr. Speaker: We are going to windup. Ji, Akbar Ayub.

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ): سر! میں دو منٹ میں پرسنل بی آر ٹی کے حوالے سے وضاحت کرونگا۔

وزیر سماجی بہبود: سر! میں دو منٹ میں جواب دونگا۔

جناب پختون یار خان: سر! میں بھی بات کرونگا۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ پھر Windup نہیں ہو سکے گا، آپ سارے بات کر چکے ہیں، بس، نہیں ابھی جو بات کروانی ہے، اکبر ایوب صاحب کو چٹ دے دیں، یہ مناسب نہیں ہے، آپ کو پہلے ٹائم دے دیا گیا ہے، نہیں بس پھر یہ جھگڑا بنے گا، ابھی اکبر ایوب صاحب کا ٹائم ہے، اب ان کو دے دیا۔

(شور)

جناب سپیکر: جی، اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات): جناب سپیکر! پرانی باتوں کو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ دیکھیں، پھر درانی صاحب کہیں گے کہ مجھے ٹائم دے دیں، یہ چلتا رہے گا، اب یہ مناسب نہیں ہے۔ جی، اکبر ایوب صاحب۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! ٹھیک ہے، آپ کو موقع بعد میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب! بس باتیں ہو گئیں نا، منسٹر صاحب! باتیں ہو گئیں، آپ کو پتہ ہے سوال اور جواب چلتا رہے گا، یہ ایسا نہیں ہوتا، آپ کو ایک دفعہ فلور دے دیا گیا ہے، بس ختم۔

وزیر سماجی بہبود: سر! ایک ریکویسٹ ہے، ہم میں سے ایک Choose کریں وہ جواب دیگا، اکبر ایوب صاحب اور ہم میں سے ایک Choose کریں وہ جواب دے گا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تینوں میں سے کوئی جواب دے، اصل میں یہ ان کی منسٹری ہے، ہشام صاحب! بات سنیں، یہ ان کی منسٹری ہے۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! آپ ان کو بے شک جواب دینے دیں، میں پہلے جو محکمانہ بات ہے وہ کر لوں، پھر آپ ان کو چانس دے دیں، کیونکہ یہ پرسنل تھوڑی بہت باتیں ہوئی ہیں، یہ ابھی مجھ سے ناراض ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: ایک وزیر صاحب نے کہا کہ جوڈیشل کمیشن بنا دیں، کل اس نے کہا تھا کہ جوڈیشل کمیشن بنا دیں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Independent Judicial Commission.

قائد حزب اختلاف: ابھی آپ یہ فائنل کریں کیونکہ ان کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہی میں فائنل کرتا ہوں۔

(شور)

قائد حزب اختلاف: آپ فائنل کریں۔

(شور)

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ ان پر بات کرینگے تو وہ آپ پر کرتے، اس طرح یہ بات ختم نہیں ہو گی، آپ کو پہلے چانس مل چکا ہے، No talks more، جی اکبر ایوب صاحب۔

جناب پختون یار خان: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: اچھا، میں ختم کرلوں تو پھر آپ کو بے شک چانس مل جائے گا۔

جناب پختون یار خان: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے بعد کریں، پختون یار صاحب! آپ اس موضوع پر دو دفعہ باتیں کر چکے ہیں، آپ پہلے بھی بات کر چکے ہیں، بس یار کتنا ہوتا ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: چلیں خوشدل خان بھی کہہ رہے ہیں، اس ایوان میں بہت سے موقعے جواب دینے کے لئے ملیں گے۔

جناب سپیکر: آگے بھی بہت ساری چیزیں ہیں، درانی صاحب بھی اس وقت بات کریں گے، ان کی پانچ چھ ایڈجرنمنٹ موشنز ہیں۔ جی، اکبر ایوب صاحب۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

وزیر ٹرانسپورٹ: سر! مجھے پانچ منٹ دے دیں، میں بی آر ٹی کے حوالے سے وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: دو منٹ کے لئے تشریف رکھیں نا، بعد میں دیکھتے ہیں۔

وزیر بلدیات: خیر بعد میں موقع مل جائے تو دینگے، بہت سے مواقع پڑے ہیں، یار دو سال پڑے ہیں۔

جناب سپیکر: کیونکہ جو بات کرنی ہے، ایک چٹ لکھ کے بھیج دیں۔ دیکھیں، سپیکر کا کام ایوان کو۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: پہلے مجھے دیں پھر آپ بے شک ان کی سن لیں۔

جناب سپیکر: سپیکر کا کام ایوان میں جھگڑا بنانا نہیں ہوتا، معاملے کو سنبھالنا ہوتا ہے، ابھی آپ سب کو بس کھلا ٹائم مل گیا تھا۔ چلیں اکبر ایوب صاحب!

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! مجھے دو منٹ کے کرنے دیں پھر آپ بے شک ان کو ٹائم دے دیں، ایک منٹ میں اپنا جواب دے دیں گے، درانی صاحب سے شروع کردیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں Explanation کا جواب دے دونگا۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر صاحب! سب سے پہلے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب پختون یار خان: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس ان کو موقع دیں نا، جواب دینے دیں، ان کی ایڈجرنمنٹ موشن ہے، پختون یار، آپ کو دو دفعہ ٹائم دے دیا گیا ہے، بس ابھی آپ تشریف رکھیں۔

وزیر بلدیات: ٹھیک ہے، آپ کو دیتے ہیں، میں لے لوں تو پھر آپ لے لیں، میں جواب دے دوں تو پھر آپ لے لیں، آپ کو دینگے۔ جناب سپیکر! درانی صاحب ہمارے لئے محترم ہیں، وہ ابھی عمر کا بھی یہ تقاضا ہے، وہ کہنا نہیں چاہیئے، ماشاء اللہ Young لگتے ہیں لیکن عمر زیادہ ہو گئی ہے، جذبات میں بھی آ جاتے ہیں اور درانی صاحب کو غصہ بھی آتا ہے۔ میں جب ادھر جا کر درانی صاحب کے پاس بیٹھا، ہمارے ایکس چیف منسٹر ہیں، He is respectable to all of us، کوئی بھی ایکس چیف منسٹر ہو وہ ہمارے لئے قابل عزت ہیں، اس صوبے کا چیف ایگزیکٹیو رہا ہے۔ جناب سپیکر! درانی صاحب بار بار کہہ رہے ہیں، میرے خلاف کوئی انکوائری کوئی الاٹمنٹ اگر ہو، عنایت صاحب نے کہا کہ یہ منسٹر کا کام نہیں ہے، الاٹمنٹ کرنا محکمے کا کام ہے، اگر کوئی لیز ہوتی ہے، کوئی الاٹمنٹ ہوتی ہے، درانی صاحب کے ساتھ میں وہاں سیٹ پر جا کر یہ بات ختم ہوئی تھی کہ ایک Impartial enquiry ہونی چاہیئے، ہم دونوں نے فیصلہ کیا کہ یہ ہم سپیکر صاحب پر چھوڑینگے، Impartial proper commission بنے اور وہ اس چیز کی انکوائری کرے، اس بات پر ہمارا End میں فیصلہ ہوا ہے، یہ درانی صاحب کی ذات کے خلاف انکوائری نہیں ہے، اگر کوئی ایری گیشن ڈیپارٹمنٹ کی بات کر رہا ہے، کوئی لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی بات کر رہا ہے، کوئی کسی اور محکمے کی بات کر رہا ہے، یہ کمیشن کا کام ہے، جب وہ کمیشن بنے تو پھر جس کو کمیشن دعوت دے گا، کوئی بیچ میں آ کر جو بھی اس کے پاس کوئی Proofs ہیں، کوئی چیز ہے، وہ جائے، وہاں جمع کرائے، پختون یار خان جمع کرانا چاہتا ہے، یہ کرائیں، درانی صاحب اگر جمع کرانا چاہتا ہے، خوشدل خان، اس طرح ہوتا ہے نا، یہی طریقہ کار ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہی طریقہ ہے، ٹھیک ہے۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! مقصد بنوں نہیں ہے، وہ ایک چوک کو ٹریفک کے لئے کھلا کرنا چاہتا ہے تو وہ چیز Personalize ہو گئی، اربوں روپے سوات ریور جو وزیر اعلیٰ کا اپنا حلقہ ہے، اربوں روپے کی Encroachment ہٹائی گئی ہے، سوات ریور سے، مردان میں Encroachment ہٹ رہی ہے، پشاور میں ہٹ رہی ہے، کوہاٹ میں ہٹ رہی ہے، ڈی آئی خان میں ہٹ رہی ہے، یہ جو جگہ خالی کرائی گئی ہے، اس کی جو لاگت بتاتے ہیں، وہ بنوں میں 5.4 ارب روپے ہے، یہ دیکھیں۔۔۔۔

وزیر ٹرانسپورٹ: یہ گیارہ ارب روپے کی ہے۔

وزیر بلدیات: اچھا، یہ کہہ رہے ہیں کہ گیارہ ارب ہے، مجھے اب پتہ چلا، درانی صاحب! It's not personal against you، آپ اس کو پرسنل مت لیں، and let's not، درانی صاحب! آپ سینیئر آدمی ہیں، آپ اس صوبے میں ہمارے لئے محترم ہیں۔ دیکھیں، آپ منہ سے افسروں کے نام لینگے، یہ چھوڑیں، درانی صاحب! میں آپ سے ریکویسٹ کر رہا ہوں، افسروں کو نہیں، ہم آپس میں بیٹھ کر ادھر یہ کر رہے ہیں، یہی ریکویسٹ ہو گی۔ جناب سپیکر! یہ ہم آپ پر چھوڑتے ہیں، آپ ایک رولنگ دیں۔ جہاں تک انہوں نے بی آر ٹی وغیرہ کے بارے میں کہا ہے، بی آر ٹی کی باری بھی آ جائے گی۔۔۔۔

جناب سپیکر: So، وہ ابھی سارے آہستہ آہستہ آ رہے ہیں۔

وزیر بلدیات: یہ منسٹر صاحبان، وہ بھی آ جائے گی، سپریم کورٹ میں درخواست دی تھی کہ کام نامکمل نہ رہے، ایک دفعہ مکمل ہو جائے، جتنی انکوائریاں کرنی ہیں، کریں، ہم کسی کو یہاں اگر کوئی چور ہے تو ہم اس کو Defend کرنے کے لئے نہیں، میں خاص طور پر کسی کو، چاہے وہ میری پارٹی کا ہو، چاہے وہ اپوزیشن کا ہو، میں کسی کو یہاں Defend نہیں کرتا۔ جناب سپیکر! Rule on it، پھر ان کو تھوڑا موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: So, I will advise to Chief Minister کہ وہ ہائی کورٹ کے جج کی سربراہی میں ایک جوڈیشل کمیشن قائم کریں، یہ ساری چیزیں اس کے سامنے پیش ہو جائیں، ہماری طرف سے جو ممبرز Allegation لگا رہے ہیں یا اس طرف تو وہ اس کے سامنے پیش ہوں، ایک غیر جانبدرانہ فیصلہ آ جائے گا اور وہ رپورٹ پیش کریں گے۔

وزیر ٹرانسپورٹ: سر! مجھے بی آر ٹی پر بات کرنے دیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: بی آر ٹی پر اس وقت بات کریں جب وہ ایجنڈے کا آئٹم ہو۔ آگے سارے، ابھی نہیں، جب اس کا دن آئے گا اس پر بات کریں، یہ سارے آئٹمز درانی صاحب نے دیئے ہوئے ہیں، جو آئٹم ایجنڈے پر آئے گا، آج اس کو ہم نے ختم کر لیا۔ تھینک یو۔ Discussion on Chashma Right Bank Canal.

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! چار گھنٹے سے زیادہ سیشن نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیوں؟

جناب عنایت اللہ: رولزآف بزنس کہتا ہے کہ سیشن چار گھنٹے سے زیادہ نہیں ہو سکتا، رولزآف بزنس دیکھیں، چار گھنٹے سے زیادہ سیشن نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر: جی دیکھیں، Monday کا ایجنڈا Already circulate ہو گیا ہے، اس میں چشمہ رائٹ بینک کینال ہے اور وہ بھی بہت ضروری ہے، یہ Suggestion for forthcoming budget، یہ دونوں چیزیں ضروری ہیں، Monday کا ایجنڈا Circulate ہو گیا نا۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! کل کے لئے رکھ دیں۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: کل تو ہفتہ ہے، کل سے ہفتہ اور اتوار ہے، اب Monday کو ہو گا۔

(شور)

جناب سپیکر: بس بجٹ کے اوپر تھوڑی سی باتیں کر لیں تو یہ ختم کر دیتے ہیں۔

وزیر سماجی بہبود: میں Personal explanation پر بات کرنا چاہتا ہوں، مجھے موقع دے دیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی میں دے رہا ہوں، آپ Personal explanation پر بات کریں۔

قائد حزب اختلاف: سر! پھر مجھے بھی موقع دینگے؟

جناب سپیکر: آپ کو بھی دے رہا ہوں۔

وزیر سماجی بہبود: سر! اگر موقع نہیں دیتے تو پھر ہم واک آؤٹ کر لیتے ہیں۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: بات کریں نا، آپ کو Personal explanation پر دے رہا ہوں، کریں نا، Personal explanation پر صرف جو Allegations آپ سمجھتے ہیں، بس اس کا جواب دے دیں۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! یہ ابھی تنقید کرینگے اور کچھ نہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ ابھی تنقید نہیں کرینگے۔

قائد حزب اختلاف: کیا آپ چاہتے ہیں کہ بحث سے ایوان کا ماحول خراب ہو جائے۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں تو نہیں چاہتا ہوں، ویسے اب میں کیا کروں؟

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، میں کبھی بھی یہ نہیں چاہتا ہوں۔

(شور)

جناب سپیکر: دیکھیں، لاء منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں، یہ مناسب نہیں، میں نے پہلے بھی کہا، ایک دفعہ آپ کو ٹائم دے دیا گیا ہے، سب نے بات کر دی ہے، پختون یار صاحب کو دو دفعہ ٹائم دیا جا چکا ہے۔

(اس مرحلہ پر مذکورہ اپوزیشن ممبران ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

وزیر بلدیات: سر! انہوں نے اس بات پر واک آؤٹ کر دیا ہے، وہ ایوان سے نکل گئے ہیں۔

جناب سپیکر: نہ بیٹھیں، واک آؤٹ کر دیں، یہ کوئی طریقہ ہے کہ بار بار میں موقع دیتا رہا، جب ایک فیصلہ کر دیا تو اب کیا جواز رہتا ہے۔ جی، چشمہ رائٹ بینک کینال پر جناب احتشام جاوید صاحب۔

جناب احتشام جاوید: سر! رپورٹ کہاں ہے؟

جناب سپیکر: رپورٹ Circulate ہو گئی نا۔

جناب احتشام جاوید: سر! اس میں کچھ ہی نہیں، اس رپورٹ کو میں کس طرح پڑھونگا؟

جناب سپیکر: اس کو میں بھی پڑھتا ہوں پھر دیکھتے ہیں، اگر ضرورت ہو گئی تو پھر ہم آئی جی پی صاحب کے ساتھ بات کرینگے، ٹھیک ہے، ابھی میں نے پڑھی نہیں لیکن رپورٹ آ گئی ہے۔

جناب احتشام جاوید: سر! Kindly ادھر سے ہمارا بندہ غائب ہے، وہ مل نہیں رہا ہے اور ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بھی کوئی بات نہیں آ رہی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! کل کے لئے رکھ دیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: سر! کل چھٹی ہے نا، ہفتہ اور اتوار ہے۔

جناب احتشام جاوید: سر! دو دن چھٹی کے دوران ہم پھر مزید انتظار کرینگے۔۔۔۔

جناب سپیکر: دو دن چھٹی ہفتہ اور اتوار ہے، پھر Monday کو اگلا ایجنڈا چلا گیا ہے، ہو گیا ہے۔

جناب احتشام جاید: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! تو کیا ہوا، Monday کو رکھ لیں۔

جناب سپیکر: Monday کا ایجنڈا وہ چلا گیا ہے نا، Circulate ہو گیا ہے نا، Monday کا ایجنڈا ہم Recirculate کریں گے، پہلے کوئی اور چیز آئی، اب یہ جو رہ گیا ہے، یہ ہم Monday کو لے لینگے، یہ دس اور گیارہ نمبر رہ گیا۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی اکبر صاحب، بولیں نا۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! مجھے تھوڑا سا ٹائم دے دیں۔

جناب رنجیت سنگھ: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کو بلائیں، میں رنجیت سنگھ صاحب! آپ کو ٹائم دونگا، آج تک ہاؤس میں کوئی رپورٹ پڑھی گئی ہے، ٹیبل ہوتی ہے، آپ نے پڑھ لی، ہاؤس کو بھی مل گئی، اب اس کے بعد آپ ایسا کریں۔

جناب رنجیت سنگھ: سر! اس میں دو دن ہیں، آپ پڑھ لیں۔

جناب سپیکر: یار جھگڑا ابھی ختم ہوا ہے، آپ نئی بات لے کر آ جاتے ہیں۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! دو منٹ دیں تاکہ پھر درانی صاحب بھی Respond کر لیں اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شاہ محمد وزیر صاحب۔

جناب رنجیت سنگھ: جناب سپیکر! میں دو منٹ کے لئے بات کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھے نا، رنجیت سنگھ صاحب! آپ تشریف رکھیں، پلیز مہربانی کریں، آپ بیٹھیں۔

وزیر ٹرانسپورٹ: شکریہ، جناب سپیکر۔ پہلے میں بی آر ٹی کی بات کرونگا کیونکہ پچھلی گورنمنٹ میں بھی میری ذمہ داری تھی، اس گورنمنٹ میں بھی میری ذمہ داری ہے، بی آر ٹی پر ہر سیاسی لیڈر جب اسمبلی میں آتے ہیں، یک طرفہ فائرنگ کرتے ہیں، الحمد للہ آج بی آر ٹی بنا ہے، یہ فیصلہ قوم کرے گی کہ بی آر ٹی ایک اچھا یا غلط منصوبہ تھا؟ جہاں تک کورٹ کی بات ہے، انکوائری کی بات ہے، ہم نے شروع نہیں کیا تھا کہ لوگ اپنی بدنیتی کی وجہ سے عدالت چلے گئے، وہاں پر Stay لینے کی کوشش کی لیکن وہاں Stay نہیں ملا، ہم نے کام شروع کیا، انکوائری کی درخواست ہوئی، انکوائریاں بھی ہوئیں، ہم نے سپریم کورٹ میں درخواست کی ہے، صرف اس وجہ سے کی ہے کہ اس کو کمپلیٹ ہونے دیں، کیونکہ یہ ایک بڑا منصوبہ ہے، اس سے پشاور اور صوبے کے عوام کو تکلیف ہو گی، اس وجہ سے Stay لے لیا، اب بی آر ٹی کمپلیٹ ہے، جو بھی انکوائری کرنا چاہتا ہے، کسی پر بھی پابندی نہیں ہے، جو بھی اسمبلی فلور پر کچھ کہنا چاہتا ہے، کسی پر پابندی نہیں ہے، اگر کوئی غلطی ہے تو وہی ذمہ دار ہو گا جس نے غلطی کی ہے۔ اس کے علاوہ جہاں تک بنوں کا تعلق ہے، درانی صاحب کیوں پرسنل ہو رہے ہیں، بنوں پر ہم نے بھی بات کی ہے، جو بنوں املاک کی بات ہے، اگر اس میں غلطی نہیں ہے تو اس طرح کہہ دیں جس طرح ہم بی آر ٹی پر کہتے ہیں، جب اس میں غلطی نہیں

ہے، اس نے کرپشن نہیں کی ہے تو کیوں وہ ڈرتے ہیں، کیوں ان چیزوں پر وہ غصہ ہوتے ہیں؟ یہ پرسنل ہو رہے ہیں، شہاب علی شاہ ضلع بنوں کا فخر ہے، کل جو بھی تھا، ایک غریب بندہ ہو گا لیکن آج بیوروکریسی میں اس کا جو کردار ہے، بنوں کے لئے جو کردار ادا کر رہا ہے، ہم ان پر فخر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو بنوں میں قبضے ہو چکے ہیں، ہم نے تفصیل سے آپ کو اس فلور پر ڈیٹیل دے دی، ہم نے کسی پر پرسنل حملہ نہیں کیا ہے، ہم نے بنوں کے قبضوں کی تفصیل دے دی، حکمرانوں نے یہ قبضے کئے اور غریب لوگوں پر فروخت کئے ہیں، آج غریب لوگ چیخ رہے ہیں، غریب لوگ نکل رہے ہیں کیونکہ تکلیف آج غریب لوگوں کو ہے، اب ہمیں اندازہ ہو گیا کہ بنوں میں یہ بات ہو رہی تھی، بنوں نے ترقی کی ہے، سابقہ ادوار سے ہمیں یہ پتہ چلا کہ بنوں نے کوئی ترقی نہیں کی ہے، بنوں کے حکمرانوں نے ترقی کی ہے، وہ مالدار بن گئے ہیں، جو حکمران پارٹی تھی وہ بنوں پر قابض تھی، ہم کسی سے بھی پرسنل نہیں ہیں، ہم ان چیزوں پر نہیں آرہے ہیں لیکن جو کمیشن کی بات ہم نے کی، اس پر ہم قائم ہیں، جس طرح اکبر ایوب صاحب نے کہہ دیا کہ کمیشن بنا دیں، 1997ء سے پھر پتہ چلے گا کہ جس میں غلطی ہو، خواہ وہ ہماری حکومت میں کچھ انکوائری ہو رہی ہے، دوسری حکومت میں انکوائری ہو، بنوں میں کسی پر پابندی نہیں ہے، یہاں اسمبلی میں ہر کوئی آزاد ہے، ہم کسی کو رکاوٹ نہیں دیتے۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> آنریبل منسٹر ہشام انعام اللہ صاحب۔

<u>وزیر سماجی بہبود:</u> شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ پہلے تو واک آؤٹ پر Sorry لیکن میں نے تو یہی بات کی تھی کہ جو ہمارے مشران ہیں، میرے جو بڑے ہیں، یہ ہمارے لئے محترم ہیں، یہی بات میں نے کی تھی، کوئی پرسنل بات نہیں کی، ہاں میں نے یہ بات کی تھی کہ ہماری پارٹی ایک تھی، میں ان کو یہ بتاؤں کہ دیکھیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہم ان پر Depend کرتے تھے، یہ ہمارے دوست بھی تھے، آج بھی ہیں، آج بھی وہ میرے مشران ہیں، آج بھی میں ان کی عزت کرتا ہوں لیکن ایک وقت میں ہمارے پولنگ سٹیشنز کا چارج بھی ان کے ساتھ ہوتا تھا، آج بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمیں پتہ چلا کہ یہ مفتی محمود صاحب کے ساتھ اس وقت سے تھے، ایوب خان کو بھی انہوں نے ووٹ دیا، ہمارے ساتھ بھی تھے، یہ آج بڑا افسوس ہوا، آج ان کی ذات پر بات آئے تو میں پھر بھی ان کے ساتھ کھڑا ہوں کیونکہ یہ میرے علاقے کی بات ہے، انہوں نے یہ کہا کہ ہم نے پارٹیاں بدلیں، میرے بزرگوں نے پارٹیاں بدلیں، پارٹیاں بدلنے کی وجہ کیا تھی، ہماری تین سو سال کی ہسٹری دیکھیں کہ ساؤتھ میں کونسا خاندان سب سے زیادہ

Potential میں تھا،ان کا ایک Background تھا، پارٹیاں ہم نے لوگوں اور عوام کے مفاد کے لئے بدلیں، بنوں کے مفادات کے لئے بدلیں، اگر ہم اپنا مفاد سوچتے تو ان کو بھی پتہ ہے، ہمیں بھی پتہ ہے کہ اگر ہم ایک پارٹی کے ساتھ رہتے تو شاید آج چیف منسٹر بھی سیف اللہ خاندان کا ہوتا، شاید پرائم منسٹر بھی سیف اللہ خاندان کا ہوتا۔ (تالیاں) انہوں نے شہاب علی شاہ کی بات کی، شہاب علی شاہ Shahab Ali Shah is not related to me لیکن He is from the South، دیکھیں کسی کی حیثیت پر نہیں جانا چاہیئے کہ میری حیثیت کیا ہے؟ آج میری حیثیت وہ تو عوام کی وجہ سے ہے، ان کی اگر حیثیت ہے تو عوام کی وجہ سے ہے، ہم کیا ہے؟ We are not some royal blood، سب ایک ہی ہے، کوئی غریب ہے تو کوئی مالدار ہے، شہاب علی شاہ اگر Let say ایک کمزور Background سے یہاں تک پہنچا ہے تو ہمیں اس پر فخر کرنا چاہیئے کہ ساؤتھ کے لوگوں میں اتنا Potentials ہے (تالیاں) کہ وہ بغیر پیسوں کے، بغیر تعلیم کے، بغیر Background کے بھی یہاں تک پہنچ سکتے ہیں۔ انہوں نے بدمعاشی کی بات کی، کیوں وہ بدمعاشی کریں گے، ہم آپ کے ساتھ یا آپ ہمارے ساتھ بدمعاشی کریں گے تو پھر ایک کمشنر سوات کا ہے، جب وہ بنوں میں آتا ہے تو یہ ہماری تہذیب نہیں ہے کہ ہم ان کے ساتھ بدمعاشی کریں، بدمعاشی اگر ہم نے کرنی ہے، اگر قوموں کی آپس میں کوئی لڑائی ہو، خدانخواستہ وہاں پر پھر ہمیں اپنی بدمعاشی دکھانی چاہیئے، ہم میں سے کوئی یہ کہیں کہ ہم بدمعاش ہیں تو ہم بدمعاش نہیں ہیں، ہم تو سفید پوش ہیں لیکن جب وقت آتا ہے تو پھر وہاں پر پتہ لگتا ہے کہ کون اصل میں بدمعاش ہے، بدمعاشی کی بات ہے ہی نہیں، کیوں ہم کسی کے ساتھ بدمعاشی کریں؟ میں آخر میں ان کو صرف یہ کہتا ہوں، We started on a very good note، جوڈیشل کمیشن کی بات تھی، آپ نے وہ مان لی، وہ بات بھی آپ نے کی، ہم نے ان کی بات مان لی، ہم ان کے ساتھ متفق ہیں اس بات پر، ہم صرف یہ کہہ رہے ہیں، اگر ایک پارٹی کی حکومت میں اس پر جوڈیشل کمیشن بنایا جائے تو اپوزیشن کی جماعتیں اس سے پہلے آئی ہیں، انہوں نے جو کام کئے ہیں، ان کو بھی وہ Evaluate کریں، Analyze کریں تو Judicial Commission should look at all the things, all the decisions that have been taken for last twenty years, when they were in power also، تو یہ ہمارا جوڈیشل کمیشن بنائیں گے، سب کا وہ کریں گے، ہم نے نہیں کہا کہ آپ نے کرپشن کی ہے، ہمارے منہ پر یہ بات آتی نہیں، آپ جب چیف منسٹر تھے، ہم آپ پر فخر کرتے تھے لیکن آپ اب ذاتی طور پر خاندان کی بات پر آگئے ہیں، باتیں ہمارے پاس بھی بہت ہیں لیکن میرا ضمیر مجھے وہ اجازت نہیں دیتا کہ

میں یہاں فلور پر وہ باتیں لے کے آؤں، Anyway, let`s end it on a good note، بس جو آپ کا فیصلہ ہے، وہی کریں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ پختون یار، بس دو منٹ۔

جناب پختون یار خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ عنایت اللہ خان صاحب نے بات کی، میں نے ان کو پرسنل نہیں لیا، یہ میرے ہاتھ میں جو پیپرز ہیں، اس میں ان کا نام لکھا ہوا ہے۔ جو میٹنگ کی تھی وہ بھی انہوں خود چیئر کی تھی، یہ اس میٹنگ کے منٹس ہیں، یہ منٹس کب ایشو ہوئے، یہ میرے خیال میں 13-01-2014 کو ایشو ہوئے ہیں، اسی کی نگرانی میں وہ سب کچھ ہوا تھا۔ فرسٹ یہ ہے، سیکنڈ ہمارے جو اپوزیشن لیڈر صاحب ہیں، اس نے منڈاان ویال کی بات کی، ظاہر بات ہے بڑا کھلا اور اوپن سا چیلنج دے دیا، یہ کچھ تصاویر میں دکھا رہا ہوں، یہ 1914ء کی منڈاان ویال کی ایک تصویر ہے جو شاید اپوزیشن لیڈر صاحب خود ہی بہتر جانتے ہیں، یہ تصویر جو میں دکھا رہا ہوں، یہ 2002ء سے پہلے ان کی حکومت کی تصویر ہے، یہ پورے ایوان کو میں اوپن چیلنج دے رہا ہوں، یہ ایک تصویر 2019ء کی ہے جو میرے ہاتھ میں ہے، ابھی منڈاان ویال کی جو بمشکل پینسٹھ یا چھیاسٹھ فٹ سے چھ فٹ پر آ گیا، Simply سی بات ہے کہ وہاں پر منڈاان ویال کے بارے میں اتنا کہہ دیں کہ 2002ء سے پہلے منڈاان ویال کی جگہ پر دکانیں تھیں یا نہیں تھیں؟ یہاں پر اس ایون میں صرف اتنا ہی کہہ دیں کہ جو دکانیں آج وہاں پر بنیں وہ کل بھی تھیں یا نہیں 2002ء کے بعد یا 2002ء سے پہلے؟ اس کے علاوہ میرے ہاتھ میں ایک لسٹ ہے جو ہم بار بار کہہ رہے ہیں ایک Independent commission بنایا جائے، یہ کورٹ میں ایک رپورٹ Submit ہوئی تھی، اس میں لکھا تھا، ان کا جو عزیز ہے، ان کی پارٹی کا بھی ہے، وہ ایوان کا ایک معزز رکن بھی تھا، وہاں پر پورے پلازیں بن رہے ہیں، پلازہ ون، پلازہ ٹو، پلازہ تھری، سارے ملک ریاض صاحب کے ساتھ ہیں، یہ سارے 2002ء کے بعد اس ویال پر بنائے گئے، ہزاروں کی دکانیں ہیں، اتنا ہی Simple کہہ دیں کہ یہ دکانیں 2002ء سے پہلے بھی یہاں پر تھیں، میں یہاں پر اس فلور آف دی ہاؤس سب کا Resign آج دینے کو تیار ہوں، یہ سپریم کورٹ کا ایک Decision ہے-----

جناب سپیکر: Windup کریں۔

جناب پختون یار خان: آپ بار بار ہمیں تنگ کرتے ہیں، دو منٹ دے دیں، اس Decision میں لکھا ہوا، As a result of the court above discussion and reason, we dispose off all the writ petitions and direct the officials to respond to remove

all the encroachment made by a person across the board on Wial Mandan، یہ ہائی کورٹ کا میرے ہاتھ میں ایک Decision ہے، Writ petition No. 229 B, 2013، یہ اس کی رپورٹ ہے، پھر وہ میری ذات پر آگیا، پرسوں بھی ایک Attack ہوا تھا، ہم نے برداشت کر لیا، آپ نے موقع نہیں دیا شکر الحمد للہ، آج منڈی کی بات ہوئی، میں نے بزور شمشیر یا بزور بازو ایک منڈی الاٹ کرا دی، اللہ نے مجھے اپنے علاقے میں اتنا بہت کچھ دیا ہوا ہے، میری سینکڑوں، ہزاروں کنال کی اراضی ہے، وہاں پر اپوزیشن لیڈر صاحب خود اچھے طریقے سے جانتے ہیں، یہ اس منڈی کا الاٹمنٹ لیٹر ہے جو باقاعدہ وہاں پر چالان ہے، اس منڈی کی جو Paid amount ہوئی تھی سر! یہ منڈی میری نہیں، میرا کوئی شیئر بھی نہیں ہے، اگر یہ ثابت کر سکے تو پھر میں اس Floor of the House resign دینے کو تیار ہوں۔ کچھ وعدے آئے تھے، میں نے پرسوں بھی کہا تھا، آج بھی کہتا ہوں، یہ پشتونوں کی روایات ہیں، بزرگ سیاستدان ہیں، یہاں پر ہمارے بڑے ہیں، اپوزیشن لیڈر صاحب کو اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ آپ نے دو باتیں پہلے میرے بارے میں کی تھیں، ایک بات یہ کہی تھی کہ پختون یار میری چوکٹ پر عنقریب سجدہ ریز ہوگا، یہ 9 جون 2015ء کی ایک Statement ہے جو اوصاف اخبار کا ایک Piece ہے، یہ خود بہتر طریقے سے جانتے ہیں لیکن شکر الحمد للہ نہ اس کے سامنے جھکا تھا اور نہ جھکے گا، غرور پر مبنی دعوے تھے کہ چوکٹ پر سجدہ ریز ہونا اللہ کی ذات کے لئے ہے، اس کے سامنے ہم جھکتے ہیں، آج بھی جھکے ہیں، ان شاء اللہ آئندہ بھی اس ذات کے سامنے جھکیں گے۔ اس کے علاوہ دوسری بات یہ کہی تھی کہ پختون یار پگڑی پہن کر اور خاص کر میرے والد صاحب کا نام جلسے میں لیا کرتا تھا کہ یہ اسمبلی میں نہیں جائے گا، میں ان کو اتنا کہنا چاہتا ہوں، By name کہا تھا لیکن میں نام بھی نہیں لینا چاہتا، عزت کی وجہ سے وہ خود بہتر طریقے سے جانتے ہیں کہ آج آپ کے سامنے پختون یار کھڑا ہے اور یہ آپ ہیں، میں آپ کے ساتھ اس اسمبلی میں بحث کر رہا ہوں، جہاں آپ نے کہا تھا کہ یہ اسمبلی میں نہیں پہنچے گا، وہاں اس اسمبلی میں آج آپ کے سامنے آپ کے اور اس دور کے کارناموں پر بحث و مباحثہ کر رہا ہوں۔ نمبر دو۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Address to Chair, please.

<u>جناب پختون یار خان:</u> اس کے علاوہ میں نے نہر کے بارے میں کہا تھا، یہ نہر آج بھی آپ کی منتظر ہے، میرے گاؤں۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Address to Chair, please.

جناب پختون یار خان: سر! نام لے کر پکارا تھا، As a Opposition Leader آپ کو مخاطب ہو کر پکار رہے ہیں، وہ نہر جو تھی، پرسوں یہاں پر فلور آف دی ہاؤس کہہ رہے تھے کہ پختون یار کو میں نے نہریں بنا کر دی تھیں، یہ اس نہر کی تصویر ہے اور یہ Specially اس کے لئے لایا ہوں، اس پر بھی ایک جے آئی ٹی بننی چاہیئے، ہو سکتا ہے کہ اپوزیشن لیڈر نے یہ کر کے دی ہوں، ٹھیکہ خود اس نے لیا ہو یا کسی اور کو دیا ہو، اس پر بھی ایک جے آئی ٹی بننی چاہیئے کہ نہر آج تک کیوں نہیں بنی کیونکہ پشتون روایات کے مطابق ہم بحیثیت مسلمان سب انسان وعدے کرتے ہیں، اس وعدے کو پورا کرنا ہم سب پر لازم ہے، میرا وعدہ آج تک اس کے پاس قرض ہے، میرے علاقے میں کھجور کے باغات کافی زیادہ ہیں، میرا علاقہ مشہور ہے، اس کے لئے ایک پلانٹ کا بھی اعلان کیا تھا، کھجور پکانے کا جو پلانٹ ہوتا ہے، شکر الحمد للہ آج تک ہمیں اپنی کھجوریں کھانا نصیب نہیں ہوئیں، وجہ کیا تھی؟ کھجوریں پک نہیں رہی تھیں، پلانٹ کا انتظار ہم کرتے تھے، وہاں پر پلانٹ کے بارے میں گزارش آپ کی وساطت سے کرنا چاہتا ہوں کہ اگر پلانٹ بھی ہمارے علاقے کی کھجوروں کے لئے کروا دیں تو بہتر ہو گا۔ تیسری اور آخری بات، Independent commission کی بات آپ نے کی، ایک ایسا کمیشن بننا چاہیے جو Across the board یہ کریں، ہم یہ نہیں کہنا چاہتے کہ پرویز خٹک صاحب کے دور حکومت میں یا اس سے پہلے اے این پی کے دور حکومت میں یا اس سے پہلے ان کے دور حکومت میں Across the board پچھلے تیس یا بائیس سال کی ساری انکوائری ہونی چاہیے، شکر الحمد للہ میری ذات اس بات پر مطمئن ہے، لوگ کہیں گے کہ جے آئی ٹی میرا کچھ نہیں کر سکتی، نیب میرا کچھ نہ کر سکا، فلاں ادارہ نہیں کر سکا، ایک واحد ذات لاشریک ہے اور اس ذات پر یہ لوگ بھی یہاں آئیں گے، ہم بھی کھڑے ہونگے، اس پر اس قوم کو صفائی دیں گے کہ ہم نے یہاں پر کرپشن یا غیر قانونی طریقے سے کوئی اثاثے اور جائیداد نہیں بنائی۔ آخر میں کہا تھا کہ میرے گھر آتے رہتے تھے، اچھی بات کی ہے، مجھے جہاں تک علم ہے اپوزیشن لیڈر صاحب کا 2002ء سے پہلے پشاور یا پشاور کے باہر کوئی گھر نہیں ہوا کرتا تھا، ہو سکتا ہے کہ 2002ء کے بعد کوئی گھر لیا ہو تو اس کا ایڈریس ہمیں آج دیدیں، کل اس کے گھر اگر خدانخواستہ جانا ہوا تو ہم بھٹک بھٹک کر گلیوں اور چوراہوں پر نہ پھیرا کریں۔ آخر میں Specially شہاب کے بارے میں انہوں نے کہا، شہاب کل بھی ہمارا فخر تھا، آج بھی ہمارا فخر ہے، آخر وجہ کیا ہے کہ اب شہاب علی شاہ ان کے سر پر سوار ہے؟ کوئی وجہ تو ہو گی، ذات پر Personal attack، اس کے گھر والوں پر Personal attack، سب کی یہ باتیں ہیں، اس ایوان میں اپوزیشن لیڈر کافی بڑے

بڑے عہدوں پر رہ چکے ہیں، فیڈرل منسٹر کے لئے سلیکٹ ہو چکے ہیں، دو دفعہ یہاں پر اپوزیشن لیڈر رہ چکے ہیں، ان کے منہ سے ایسے الفاظ سننا ان کو زیب نہیں دیتا۔ آخر میں ایک جملہ ان کے لئے Specially ہے، ہر شخص اپنی سلطنت کا بادشاہ ہے، کسی کو غلام سمجھنے کی غلطی مت کرنا۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: آج بہت عرصے کے بعد پہلا اجلاس میں نے دیکھا ہے جس میں پرسنل قسم کی باتیں ہو رہی ہیں، ایجنڈے سے ہٹ کر دونوں طرف سے ہو رہی ہیں، یہ ویسے مناسب نہیں ہے، درانی صاحب! آپ بعد میں کریں، جی بس کریں نا۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ابھی آپ ہمارے بڑے ہیں، آپ بات کو سنبھال لیں نا۔

<u>قائد حزب اختلاف</u>: میں بڑا ہوں لیکن بڑے کو جب کوئی اس طرح ڈانٹتے ہیں، پرسوں میں نے تو کوئی بات نہیں کی، میں نے تو بڑے ادب کے ساتھ، پیار کے ساتھ پختون یار صاحب کو کہا کہ برخوردار میں نے کوئی اس طرح بات نہیں کی، صرف یہ کہا تھا کہ آپ جانتے ہیں، آپ میرے ساتھ ہوتے تھے، یہ باتیں میں نے کیں، باقی میں اپنی خاندانی حیثیت کے بارے میں بتادوں، Partition سے پہلے پاکستان نہیں بنا تھا، خلیفہ گل نواز کا باپ بابو جان اس کا نام تھا، انگریزوں سے پہلے یہ گاؤں تھا، ریکارڈ پر موجود ہے، اس کا جو ہمارا دوسرا چچازاد تھا، وہ یوسف خان تھا، عزیز کریم خان جو میرے پردادا کا گاؤں ہے، جب اس ملک کو ضرورت پڑی، لوگ انگریزوں کے ساتھ ملے، میرے دادا نے جہاد کا آغاز کیا، جنگ کا سیکنڈ کمانڈر خلیفہ گل نواز تھا، سب کتابوں میں اس کا نام موجود ہے، میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ اس ملک کی آزادی کے لئے میرے دادا خلیفہ گل نواز ابھی محکمہ مال میں ریکارڈ پر موجود ہے، بابو جان کے چار بیٹے تھے، ایک حکیم خان، نواز خان، بہادر خان اور گل نواز خان، جب گل نواز خان وہاں پر تحریک میں شامل ہوئے، ایک ہندو عورت مسلمان ہوئی تھی، رام بی بی نام تھا، پھر ان کو اسلامی نام دیا گیا، پھر انگریزوں نے زبردستی اس کو ہندوؤں کے حوالے کیا، اس پر پیر فقیر ایپی نے جہاد کا اعلان کیا، مجھے اپنے آباؤاجداد پر فخر ہے کہ میرے دادا خلیفہ گل نواز جہاد کے لئے وزیرستان گیا، آج بھی بنوں کے ریکارڈ پر موجود ہے کہ انگریزوں نے ہمارے گھروں کو آگ لگا کر سب کچھ جلا دیا، خلیفہ گل نواز کے نام پر جو بھی جائیداد تھی، اس کو نیلام کیا، ہمارے نزدیک اپنے علاقے میں جو لوگ تھے، انہوں نے Auction میں حصہ لیا، اس سے ہماری دشمنیاں ہوئیں، دشمنی میں اس کے لوگ مارے گئے، اس کے گھروں کو پھر ہم نے جلایا، میرے دادا کے ساتھ وہاں پر غازی تھے،

ان لوگوں کے گھروں کو جلایا، جب ان کے گھروں کو جلایا، 1947ء کے بعد ریکارڈ پر ہے کہ کتنے حملے میرے دادا نے بنوں شہر پر کئے ہیں، بنوں کا جو مین گیٹ تھا وہ کس نے گرایا تھا، 1948ء میں ہم آئے، فقیر ایپی نے اجازت دی، پاکستان بنا، ایسٹ پاکستان میں ہمیں اپنی ایک مرلہ زمین بھی نہیں لی، قومی جرگہ بنا، قومی جرگے نے پھر پچاس روپے پر ہماری زمین نیلام ہوئی اور دوبارہ اپنی زمین ہم نے سو روپے پر خریدی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> Windupکریں۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> نہیں، بس ٹھیک ہے، میں ختم کرتا ہوں، اس کی وجہ بتاتا ہوں کہ میں کون ہوں؟ تھوڑا ساغریب ہو نا وہ اپنی جگہ پر ہے لیکن ملک کے لئے جو قربانیاں ہم نے دی ہیں، وہ میں آپ کو نہیں کہہ رہا ہوں، میں آپ کو بنوں کی تاریخ کی کتابیں دے دوں گا، اس میں خلیفہ گل نواز ہے، آپ وہاں پر برٹش لائبریری میں جائیں تو اس میں اس کا نام موجود ہے، ایک کتاب میں نہیں دس کتابوں میں موجود ہے۔ میں اپنے برخورداروں کو کہتا ہوں کہ پلیز میں تو احترام کا آدمی ہوں، ابھی مجھے انہوں نے دوبارہ کہہ دیا کہ آپ کے ساتھ شہاب کا کیا ہے؟ شہاب کے بارے میں نے یہاں پر سوال جمع کیا، دوسرے دن جب وہ سوال یہاں پر آئے گا تو میں بتادوں گا کہ یہ کیا ہے؟ اگر حقیقت میں ہو تو پھر آپ کا بھی شکریہ، ان سب کا بھی شکریہ۔ مہربانی۔

<u>Mr. Speaker:</u> The sitting is adjourned till 2:00 pm, Monday, 31st of May.

یہ آج کا ایجنڈا ہم Monday کو لیں گے۔

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 31 مئی 2021 بعداز دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)